

دستِ سیاہِ منیر

جلد ۱

مطابق ۱۳۰۵

من تصف شاعران کمالی ای که در طبع و بیان و اندیشه و حکمت و تدبیر و

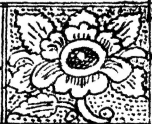
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد سے جب خلاق عالم و نعمت رسول انعم صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم بھیجے پھر ان کے معجزات
زلزلہ رابی امین و اربعانی خوشہ چین خرمین اصحاب بخش بیانی خاکسار ازلی سید صیقر علی سرو
خلف زینب الفضلا قدوة الحکماء حکیم سید محمد الفوری صیغنی مصطفیٰ آبادی غفر اللہ عنہ
لہ بخدمت صاحبان علم و دانش و فاضلان سرا پائیش کہ خطائے زیروستمان سے
دین و دانتہ اغماض کر کے بہ اعراض پیش آتے ہیں بڑے خطا پوشی و عطا پاشی عیب
کو نہر سمجھتے ہیں عرض پرواز ہے کہ بعد اللہ صیغنی غریب پرورد عدل گستر سکندر زمان
ساتم دوران، خاوند نعمت، دار حشمت، ہلال کباب، خورشید قباب، ماہ صورت، ملک
سیرت، آنحضرت، جو خادم، منج، ولایت، مشتری، خلعت، سلالہ سلسلہ قرآن و الہی
زیب اگر کہ دولت و بختیاری، موجب امن امان کا فو انام، باعث درستی مہم خاص عام
فاتحہ کتب کرم، سورہ الطاف قدم، مشید ارکان شرع و اسلام ماحی طرق بدع و ظلام متفنن
قوانین سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، سربازو سے حسن انتظام، قابل عطا، تامل
جفا، حضور فیض معمور لایع النور معدلت نشور ظل الطاف رب غفور، رونق بخش

نزدیک و دور، جناب مستطاب منک القاب، امین الدولہ وزیر الملک
 نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بھادر صولت جنگ والی
 ریاست خدا و محمد آباد عرف ٹونک حرسہا الدین و دارالدہور و فساد الایمنہ
 والشہور، کہ جسکے کلام فصاحت انضمام کا شہرہ دور دور کو سہل الملک بجار ہے اور اچھے
 بلاغت مشحون سے شام دل جان بل سخن معطر ہوتا ہے دیکھاوت اوسکا وہ موج زن ہے
 کہ ہر ایک طالب گو بہر مقصد کے پردہ میں ہے، شجاعت میں بھہ کمال و ترس ہے کہ وقت
 مقابلہ ستم شکل بیزال نکلیں ہے، عدالت کا وہ طرفہ دہنگ ہے کہ آہو کا گھبان پگھلے
 شیر کی بجائے ایک گھاٹ پانی پتھر میں، بازو کی بجائے ایک دوسرے کو دیکھ جیتے ہیں، زرم میں ہمان
 حیدر کے زرم میں مثل سکھ زنا مدار و سروت میں مشہور و یاد و امصار، فنون سپاہ بزرگ
 فردوزگار، عقاب و سکان سیلاب، جہین سفینہ دشمن غرق ہے، یا آلہ العالیین
 جب تک گنگا جمن میں پانی نہیں بھرتے دیا دل آبرو بخش فلک حشر بن اقبال لیل سلا ہے



این دعا از من از جملہ جان آمین باد



قصیدہ و حایہ

سواد شام جب تک صورت زلف معنی ہو
 درخشان جسم دولت تارنگ مہر نور ہو

فروغ صبح جب تک طلوع خورشید خاور ہو
 قرآن مشتری وہ جب تک سعد اکبر ہو



کف نواب برادر امیر خان گنجینہ زرم ہو
 ضیائے ہاشمت آفتاب ذرہ پرور ہو



دماغ اہل عالم بوسے گل ہی معطر ہو
 قد خوان دل جو تاکہ محسوس منو بر ہو

رایض دہر تاجلوہ کہ صفا عکبر ہو
 نخل آرزو جب تک چھانین بار آور ہو

	تراغ جو الی ابر جو شش میس سی تر ہو	
	کری مخلوق آ وقت یکہ خالق کی شاخو رہی کو نین مین جب تک کہ باقی شان بزدانے	دہن مین تاز زبان کے ہونہ بائین تاجو فلک سے تا مین اختر اور اختر مین پر لمعائے
	تری جلو یسے ای مہر عطا عالم منور ہو حشم کو آوج ہو اور آوج پر طالع کا اختر ہو	
	اور او سپر اشک سے شبنم چہا و تاکری کو دھر جو ہائین سخن اور الفت کا چرچا تاکہ جو گھر گھر	چمن مین تاکہ گل ہی اور گل سی رنگ سے نذر گلو نیر والہ و شیدائے بیکت بلبل مضطر
	مہول تابان دولت کا تری دل تاز و تر ہو نبال قدر ماسد صورت پرش مشخّر ہو	
	رہی طالبہ خیمای مہر کا آ ذرہ بیجان عروس گل پہ آبا و بہاری زکری قربان	رہی جب تک جبین آسمان تا روضی پرانہ شان زمین فلک کی تابعت اختر تابع فرمان
	تری بزم غنائے طرب سے نور گستر ہو ترنم قلقل شیشہ ہوا و پروانہ ساغر ہو	
	پڑی جب تاکہ چشم ز گرس بہار گلشن پر کمال کھینچے ہوئی قوس قزح ہی تاکہ شوق	رہی کیسوی سنبل گستاخ مین تاکہ جو بن پر گکامی آزیانہ برق تا بادل کی قوس پر
	تر قیو ازاد دولت فوج عشرت پر مظہر ہو تر ابد خواہ ابر ہو تر اہ سیر نگون سر ہو	
	سر مخلوق پر تار محبت خالق کا ہو ساما	ہی آمرزش ایزد کا جب تک موج زن دریا

رہی تالین داؤدی کا شہرہ سامچہ را
خلیل اللہ کی مہان نوازی کا ہی ناچ چا

تراخوان ضیافت خوان گردون کے بھی طہر ہو
ترا جشن بہارک جشن جمشیدی سی بہتر ہو

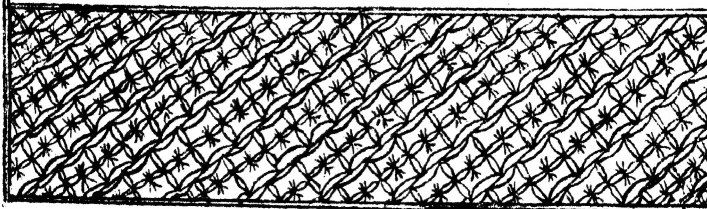
رخِ خوابان پر تل جنک برنگ سنگ لکھو دے
دلِ عاشق تا پابند کیسوی معقد رہی
بیا تا عالم ہستے میں ذوالقرنین کے سدھے
عرب میں مشہر تہرش تیغ ٹھنڈ ہے

تری تیغ دو دم دشمن کی حقین قبر داور ہو
جو ہو سینہ سپر او سکا معر و عدہ برابر ہو

دو دستی مہر و مد کی تافک مشعل کر روشن
دکھائی اوٹھہ کی ستانہ گھٹار نرو و کھٹا جو
لہرین منت باد بہاری تار ہی گلشن
گھر ریزی لہر ترسی تا ہوں جا بجا خرمن

تری تیغ لظو میں آبر و بخشے کا جو ہر ہو
تری شمشیرِ حمت سے سد املک سخا ہو

منتخب آبرو کہ تاریخ ترتیب دیو ان ہے و خیا بان خیال ہے
نایخ طبع برآہ ہوئے ہے طبع ہوا امید ناظرین باکین سے یہ ہو کہ اگر کہیں غلطی بمصدق
أَلُوْ نَسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ الْخَطَاۃِ وَ النِّسْيَانِ - معانیہ کرین بنظر عیب بل شی تصحیح فرمین



تَغْزِيَتُنَا وَتَذِلُّ لَنَا

الْحَمْدُ وَالْبُحْرَانُ فِي أَيَّامِ سَعَادَتِ الْفَضَائِلِ وَدِيَانِ الْبُرْهَانِ

خيابان خیال

ممنوع

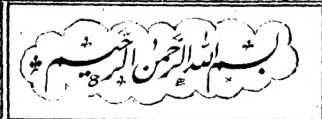
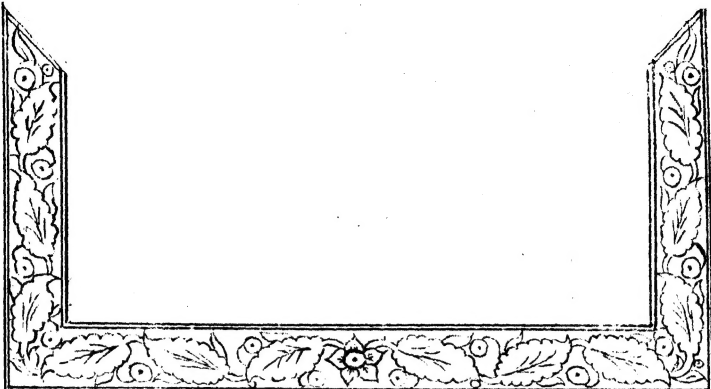
ممنوع

ممنوع

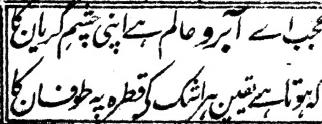
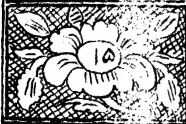
ممنوع

تصنيف: نزهة الخيال، محيى البصر، عليهما آية الله تعالى، في يوم الخميس، في شهر ربيع الثاني، سنة ١٢٨٥

دَرْطِيعِ الْحَمْدِ وَتَوْبِاقِ الْغَايَةِ



<p> ہوا ہی شرقِ جسمِ مطلعِ میرے دیوان کا کروں میں کس زبان کی وصف کو محبوبِ یزدان کا رہوں بلج جب تک ہی تعلق جسم سے جان کا کیا۔ غمخواروں قہقہے تہاں سے رو کو تابان کا پھر اگر تہاں ہے آنکھوں میں تصور کوئے جان کا کیا کوئی نہ توہ ان ہوا جو کوئے جان کا تصور حاضر و غائب چھو جگہ روئے جان کا دل پر دلاں کس کوئی نہ توہ تصور چشمِ جان کا </p>	<p> بنا ہر نقطہ پر نورِ زہرا عرفان کا لقب تو میں آوازِ نئی ہوا دنی سے کیلیان کا ابو بکر و عمر عثمان علی شہیر یزدان کا ہوا ہی مطلعِ خورشیدِ مدین میرے دیوان کا لگا ہوں پر نہیں چڑھتا ہے نقشِ شمعِ حضوران کا نہ دنیا کا نہ دین کا نہ ایمان کا نہ وہ جان کا فقط میں ناظرِ خوانِ حق ہوں فقط حق ان کا جیسا کہ حسین یزدان نے تم کے بیابان کا </p>
---	--



رقم ہو جائے وصف آہن اگر خنجر سا زبان کا
 تصور لبیک دل میں ہے تمہارے دورِ امان کا
 گداوہ ہوں کہ گویہ ہے میرا فقرِ خوش رہی پر
 یہ وقت امتحان ہے پیغم کو جس بار کہیں تو
 خدا لائے چمکوں میں تبوں کی اپنی بندوں کو
 جہاں پران کا لاکھا دکھا دیا اپنے ہونٹوں کو
 تمہاری زلف چھپ جانے میں مجھے ہی رکھا ہے
 وہ بیشک سوئے جنت کاں ہوا سکے رہنے کا
 نہ یہ عشقِ عینِ سوزِ اندازِ ادا اوس میں
 تصور میں جو اوس شرمگان کو میں نہتا ہوں گردا
 پر یرو یوں کی آمد رفت رہتی ہے سدا آئین
 ہمیشہ نوک کی اغیار سے لی عشقِ شرمگان میں
 نخال آرزو کچھ ہے بہلا ہم ہی تو چھاپا میں
 نہ لے گا کور یوں کے ہول کو فی عودِ عنبر کو

تو چمکے صورتِ غورِ شید مطلعِ سیرِ دیوان کا
 بخت آسان ہے اب چاک کر لینا گریبان کا
 نہ خواہاں تاجِ شاہی کا نہ میں تختِ سلیمان کا
 گھٹا دیتی ہے کیونکر زور تو اس سلسلِ انبیان کا
 کہیں ملتا نہیں ہے پھر ہکا بکا رہی میں ان کا
 لہو پانی کرو یوں ایک تم اصلِ جنتِ ان کا
 تماشا دیکھتے کیا ہو سرے حالِ پریشان کا
 جہاں میں نام ہے شہرِ زخرواں اُس کے ہاں کا
 فقط اک روشنی سے نام ہے بھر در نشان کا
 تو خوش آتا ہے چہنپا پاؤں میں جس سبیلان کا
 ہمارا حسانہ دل ہے در دولتِ سلیمان کا
 گروہ عاشقان میں یوں ہوا شہرِ یوں کا
 ملے اوسر و قد بوسہ کو فی سببِ نغدان کا
 جوشانہ ہاتھ آیا اون کی زلفِ نابلسان کا



پر یرو یوں کو رقمِ فقر تیرے سے پیغم کر تے ہو
 پڑا ہے تپہ سایہ آبرو شاید سلیمان کا

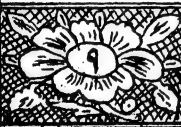


میرے ہر اہلِ مصرع میں ہے عالمِ تیغ و چاک کی
 صنم پوچھو نہ مجھے حالِ سیری و زجران کا
 تو بیشک دلِ کروں میں یوں ہیں چشمِ نازبان کا

سردیوان لکھا ہے وصفِ جابر و شرمگان کا
 جلاتے ہو مجھے اتنی ہی ٹہندی گریبان کا
 جو میں چشمِ سیاہِ یار کی لکھوں صفتِ ایل کا

دیا بوسہ دہان تنگ کا اچ اوس پر پوس لے
 نہ پتر ایکس گرا سپر ترے پائے نگارین کا
 اوڑا میں دجیان تیری بدولت میں ہے خشوت
 چہر کتا ہے نمک ان پر اگر وہ نیست گلشن
 پلٹ کر پھر آیا فاصد اپنا رومحش ترک
 میں اوس دشتِ وحشت ناک میں وحشتِ بھید کا
 نسیم صبحِ حیات کو اور الیجا بے اک دم میں
 جو روتا ہوں خیالِ معاضِ گل رنگِ جانان
 اوڑا کر سر سبکدوشی عطا کرتی ہے اکدم میں
 رفوگرِ نجیدہ کز اجسمِ دل میں غیر ممکن ہے
 دلِ عشاقِ باندہ میں گے یہ عقدِ کھل گیا ہو

لامنت ہو بارے ہو چو شہدِ آبِ حیات کا
 تو چبِ خون میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے حیران کا
 نہ کہتا مار دامن کا نہ مگر ایک گریبان کا
 دکھاتے میں تماشا زخمِ دل گلہا خندان کا
 گلی ہی یا کی ناکا ہے کیا شہرِ خوشان کا
 نشانِ راہِ گم ہے خستہ کسے حینِ میان کا
 سبک تابوتِ ایسا ہے شہیدِ تیغِ حیران کا
 تو زنگِ گل دکھاتا ہے مجھے کمدِ گریبان کا
 الہی دم رہے قائم جہان میں تیغِ جان کا
 رفو تو نے کیا ہوگا کہیں چاکِ گریبان کا
 وں جو را باندہ میں اسید لے گیوے پیمان کا



نہ دنیا میں کوئی بانی رہے گا آبرو ہرگز نہ
 رہے گا کچھ اگر باقی تو ذکرِ خیرِ انسان کا

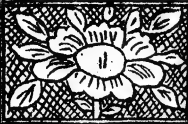


جو دیوانہ بنا چاہے سبق لے میرے دیوان کا
 تماشا ہے کہ غنچے میں جو عالمِ سنبستان کا
 جنون میں تار پرتی ہے ہر اک شریکِ بیان کا
 ضرور اک ان بن لینے راستہ شہرِ خوشان کا
 گلے پر چل رہا ہے دیکھ تو غمِ گریبان کا
 گمان ہے شعلہِ ماحو آہِ پیرِ بقی درخشان کا

سر اسرار میں ہے مضمونِ رقمِ لفِ پریشان کا
 تصورِ دل میں رہا ہے کسی لفِ پریشان کا
 خبر ملتی ہے اس سو آمدِ فصلِ بہاری کی
 جو میں و صاف شہمِ سرگین یار کے احوال
 تہا رہے چترِ پیکان جو محب کو تارِ پریشان
 قیامت ملو رہا ہے ہمارے مالہِ دل نے

نیکون صرف رہ خار جنون ہون پانچو کے چہال
تو ہی دست جنون کی خوشت دل و تنگی کی کر

سے وقف دست خوشت تازا راپنے گریبان کا
نصین یہ جانتا ہے راستہ کوئے گریبان کا



غزل اک درہی کرا بر واسطی میں پڑیے
بین محبت سے حسین ذہن کہلتا تو خندان کا



کہا ہے وصف جو زمین رخ رنگین جانان کا
لگا و تیرا بوسہ دہان جسم سے لے لوان

شہیدوں کو تہا رہے آبِ خجہ آبِ کوشہ
تری غلال میں شاید صد اقم یاد دہی ہے

اولجت پاؤں میں نبل بے پانی تیراں ہو کر
تجلی رخ انور نہیں گچھہ مھر سے کم ہے

بھلا کھر طرح سودین و دل گنہین کو سون
مکان یارین جاتا تو ہوں چپ چھپکے راتو کو

گرت در دوسرے باشد مرا بر گرد سرگردان
بے کے کا گر باشند سنان خار بر خارا

جواب باغ رضوان ہی ہر صحر ہر صف دیوان کا
گے سو فار کا گاہے سرے کا لگا پیکان کا

چمن شریکِ دم ہے جو ہر تیغ صفایان کا
ہر اک خفتہ ہوا بیدار جو شہر خموشان کا

بغیر اوس گل کے نقشہ ہے گلستانہیں نیلیان کا
مقابل روئے جانان کی ہو کیا سنہ پھان کا

کیا پردہ انہوں نے فاش کیر راز پنہان کا
مگر کہشکا لگا رہت ہڈول کو زور دربان کا

کہ صدقی سے مرض ہوا ہے کافر دلعنسان کا
دل سنگین بت میں کیا اثر ہوا آہ سوزان کا



اسد کا مین ہون پیر و آبرو صحر خوشت میں
سہرے نالون سودل بجا گیشہ فیستان کا





کیا کیا نہ تیرے عشق میں اے دلر باہوا
جو دل اسیر حلقہ زلفیعت دوتا ہوا

مکلا جو خطاں پھول سا رخ بد نما ہوا
گن کن مصیبتوں میں نہ میں مبتلا ہوا

گردابِ محبہ برگر کے آتش نما ہوا
رنگِ عجب اربابِ باغِ خزان سے ہوا ہوا

<p> عاشق ہوئے ہم اور سپہ تو وہ بیوفا ہوا گر آبرو سے کوچ بدار البقا ہوا جلوہ سے یار کے خنیں کوئی سبج ہوا وحدت کی آنکھ گر رہے تو دیدار کے لپو از خود برقت نگر میرا دم او لہجہ گیا کوئی نہ کوئی جان پہ کیلے گا سچلا سو سے بیان یار سے واقف جو گویا ساتی کی چشم سست نے مجھ کو کیا شہید میری طرقت سے دینے نفرت کا خوبخیز </p>	<p> روزہ رکھا غریب نے تو دن بڑا ہوا سمجھوں گا میں بخیر میرا خانا ہوا کعبہ ہو کشت ہو اسیکل ہوا کثرت کا درمیان ہے پردہ اوٹھا ہوا مضمون کمر کا حلق زلف دوتا ہوا رہتا ہے تنغ یار کا ڈور اکٹلا ہوا ن ہم جلس مجلس اہل فن ہوا قسمت سے میکہ بھی مجھے کربلا ہوا تصویر کا بھی اون کی سے نقشہ کھینچا ہوا </p>
--	--

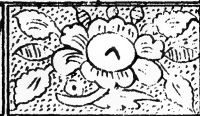
	<p> اے آبرو نہ ملک عدم سے پہر کوئی کیا جانے کہ اپنے احب کو کیا ہوا </p>	
---	--	---

<p> رہتا نہیں ہے کام کیا رکاز ہوا جو شعر حسب حال لکھا مرثیا ہوا لیون سنہ بناے بیٹی ہو تو تو کیا ہوا فقرایہ ان کا خوب ہے ہر منجھا ہوا غصہ ہوا نہ آپ کا فخر خدا ہوا منجا و خیر جانے دو جو کچھ ہو ہوا لوزا ہا اپنی جان کو اب پارسا ہوا صندل کو دیکھتا ہوں گھر میں گہسا ہوا </p>	<p> آئی غصہ گر پہ نہ آئے تو کیا ہوا ہوا ز اسے کس کو یہ ہے دل لگا ہوا آبرو سبب ہی ہے کوئی غصہ کارنج کا لوگوں سے کہتے ہیں وہ مجھے غش میں دکھایا ہو گا یہی کہ جان سے جائینگے جائے بہو لے سے ہی نہ لین گے کہہی نام غیر کا کی شکدہ میں ترسبر مسکینوں کو ساتھ او نہ زہ دل ہوں ہو تو تہا ہوں اینا درد سر </p>
---	---

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است دولت در آن سر است کہ از میہمان سرت اونوشین گم ست کہ از ہبہری کند	مرت کے بعد یاد جو تو آشنا ہوا دل داغباے عشق سے دولت سر ہوا کیا ہے جو خضر کہنے کو یوں جمن سا ہوا
--	---



وٹھا اونہ کچھ ہتے ہو رات کو آبرو
شاید کہ آپ کا ہے کہین ل لگا ہوا



رونگستان پہ ہر اک کوہ گرنا ہوا
داخل خلد برین آن گنہ گار ہوا
نخت خفت میرا پو خواب ہی پیدا ہوا
حق خدمت سے ادا آج نکھڑا ہوا
مشرق مہر ہر اک روزن دیوار ہوا
گرم پہر اس دل بقیاب کا بازار ہوا
تن خالی ہوا قہقہہ دیوار ہوا
چھو کے اوس لطف کو نہا خطا ہوا
ہر گداشہرین شاہی کے نر وار ہوا
گل فقط باغ میں دور و ز کو زار ہوا
عشق ابرو کا سرے واسطے تلوار ہوا
عشق فحال و خط و گیسو نہ سنا ہوا
میرا نامہ ہوا چرچہ احبار ہوا

عشق ہوے کر یار میں ہیہ زار ہوا
مسکن خاص میرا کو چہ دلدار ہوا
 وعدہ وصل کیا یار نے پہر از سر نو
کر چکا جان کو خال نکین پر صدقے
جہا نکنے میں جو پڑا اوس رخ پر نو کا عکس
تب فرقت سے پھر کا لگی سنی بین
ہنس پڑا کیلکے وہ غنچہ دہن شکل میری
تیرہ نختی توازل سے سری تقدیر تیری
نسبت ذرہ بنور شیدا سے کہتے ہیں
در ہم دل بگر ساتھ میں بایں محشر تک
انکہہ پرتے ہی ہوئے قلب جگر دو کڑے
تین تیرہ ہوئی پوشش و خرد و صبر میرے
تم جو پڑہ پڑکے سناتے ہو ہر اک کو احوال



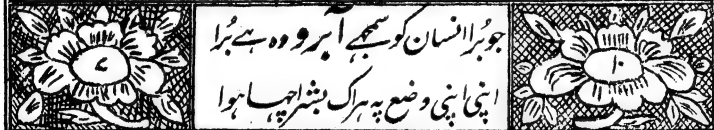
آبرو روئی جو ہم باد و زندان میں





وان نہ پہنچا صد سہ بارِ نظر اچھا ہوا
چشم سے بیمار دہر لب سے اودھ چھا ہوا
پھر نہ صحرا میں ہوا اچھا نہ گہرا چھا ہوا
دینِ حیران کا میرے ہاں اثر چھا ہوا
اک مریضِ عشق بھی صاحب اگر چھا ہوا
پاکبھی اچھے ہوئے اپنے نہ لہر چھا ہوا
ہوکا و نہی دل میں اگر درجہ چھا ہوا
سر پہ فرما دیک تیشہ اگر چھا ہوا
پر ہوئے پیدا یہ دونوں بے بد چھا ہوا
وارثِ مشیر نگہ کا اسے قلم چھا ہوا
شام سے چھوڑا نہ اونکو تا سحر چھا ہوا

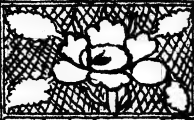
کم نہ کہہ سے ہو لکھی اوس کی کمر اچھا ہوا
یاد مرگ و نیست کا نکو حسن اچھا ہوا
لیلیٰ کا کل پہ مجھوں ہو گیا جب سے یہ دل
رو برو کہتا ہے جو آئینہ رو آئینہ
رنگ عیسیٰ اکو جانیں گے سب اہل جہان
خار و شست بن میں دشمنِ سنگِ طفلانِ شہین
کچھ نہ کچھ آفت رہی تیرے مریضِ عشق پر
بین برے ہمتوا ہنسا تی میں جو صد سیکڑاں
دیکھ کر ہوتے نخلِ بادام و نرگس چشم یار
خون روان ہے جرمِ گردوں کے نہیں ہے شفق
روزِ نیک از دست داونِ نیت کا رِ حافلان



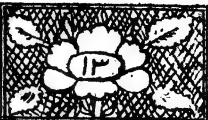
جیسے دانہ پر کوئی گرتا ہے مارا کال کا
ذکر کیا راج کے گہرین موتیوں کے کال کا
ہے هجوم اب تک ہماری گورِ طفلان کا
شورِ محشر سے زیادہ شور ہے خلخال کا
پہول گرتا ہے فنونِ تلوار کا کم ڈال کا

لیلیا یون جلد بوسہ ہمنے اونکے خال کا
گوہرِ صنمون بہت ہیں وصفِ زندا میں سے
بعد مردن ہی یہ ناشیہ جنوں جاتی نہیں
خشتگانِ خاک کیوں چو کین نہ تیری چال سے
عمر ہے خالم کی کوتاہی مثلِ شہر ہے

نامہ تقدیر ہی ہو پیش گر انصاف ہے	دیکھتے یوں کیا ہوا مہم سہرا اعمال کا
 <p>جم کیا دل میں خیال اونکی لکڑ کا آبرو</p>	 <p>کہتے ہیں محبوب ہے شیشہ میں آنا بال کا</p>
<p>واللہ نہ خجسہ کرنا ہے تیغ کا چر کا صحرا میں بہتا ہے نہ گہر میں دل حشری غیرت دہ خورشید یہ دل کا سویدا اے درد جگر تجہ ہی سے تسکین ہے دل کو پر نور میں ہر چند پراوس رخ کو مقابل جاگو تو ذرا نیند سہرا سے قافلہ والو</p>	<p>دل زخمی ہے او ترک تیرتی چھٹی نظر کا رکھا مجھے حشرت لئے ادھر کا ناودہر کا جب سے کہ خیال میں ہے اوں شک فخر کا مر جاؤ گنا پہلو سے اگر تو میرے سر کا جنتا ہی نہیں نگ کہی شمس فخر کا شب کم ہے چمکتا ہے ستارہ و سحر کا</p>
 <p>جاؤ گے سوئے تنکدہ یا جانب کعبہ</p>	 <p>ای آبرو کہیے تو ارادہ ہے کہ ہر کا</p>
<p>قاتل عالم ہے دم خم ابروئے خدا کا اب خنجر آب کوثر ہے شہیدوں کو تیرے سنگ اسود مرد کا ہے چاہ زفرم ہے خون غمرہ و انداز سے شہور و قتل ہوا واسطے عشاق کے زہر شکر آئینہ ہے ایک کاٹھی میں نہیں دیکھا ہے دھوشیگر امتحان کر دیم و مال ہر کسی معلوم گشت غفران ایسی دفرعون موسیٰ پیشواست</p>	<p>کاشتی ہے بارہ ہوتا نام ہے تلوار کا صورت فردوس کن اون کو چمن تلوار کا نام کعبہ ہے صنم کی ابروئے خدا کا جیسے لڑتی ہیں سپاہی نام ہر وار کا گالیاں دیدیکے ہنسنا اوس بیچار کا ہے تصور دل میں کیوں کر اور وان کا ہے عالم میں نہ پایا یار کوئی یار کا نخت خفہ ہونہ پیر و طالع بیدار کا</p>



ابرو کی دار بہت تاک میں تر بننے
تاکہ سب جہین یہ دین سے کسی نوار کا



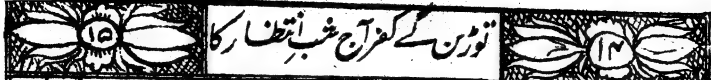
اس یوز کو ہے شوق ہرن کے شکار کا
لتا خنین مزاج ہمارے عبا کا
رکھتا ہے دام یازنگا ہون کے تاک کا
ہر گل ہے شک باغ ترے باسی ہار کا
ہر ذرہ آفتاب ہے میرے عبا کا
عالم ہے اس جہن میں خزان و بہار کا
پاس ادب ضرور ہے ابر ہبا کا
کیا منتظر ہے لیلیٰ محفل سوار کا
آیا ہے پیش خیمہ یہ بفضل ہبا کا
ہے اوج پر ستارہ ذرا آبدار کا
جب گل کہلے تو ختم ہے موسم بہار کا
خاکا ہے شکل رحمت پروردگار کا
چشم فلک میں سرمہ ہو جسکے عبا کا
چونا ہے بعد مرگ بھی تھپ نزار کا
عالم ہے خط ہار میں حظ عبا کا
ہے بوش بھر رحمت سے روگار کا

لیکا ہے دل کو الفت چشمان یار کا
گوشہ جو ہاتھ آیا ہے دامن یار کا
ہے عشق او سکو طائر جان کے شکار کا
تیرے بگاڑ میں جی سزا رون ناہین
اک مہروش کو عشق میں جکڑا ہوا جواں کا
گم دلیں یاد بھر گئے شوق وصل یا
بھلو سے اوٹھ کھڑا ہوا ہمارے غبار دل
جنگل میں سر لڑھکا ہے جو محبتیں کا عبا
چہا یا نہیں ہے باغ پہ ارد میں ابر تر
زیب گلو ہے گاہ گمے گوش یار میں
آئی ہی بیان شباب کے شہیب آشکار کا
اسے زباں خشک یہ دامن تر میرا
اونکے سمنہ حسن کی اندر سے گرمیاں
تاثیر میری آتش وحشت کی دیکھنا
اسے نامہ بر کرد ورت دل صاف عیان
وہ مبادل آئے جو م کے اسی کشو ملو



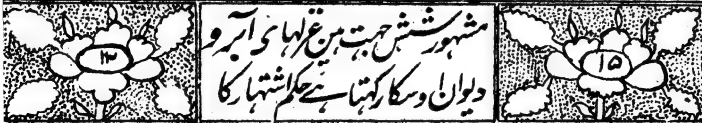
اوس بت کو بندہ دل سے ملائیں گے آبرو





پہلو میں دل نہیں میرے پہلے ہے کٹاؤ کا
 ڈر ہے کہ مدعی نہ ہو خونِ جبار کا
 شانِ خدا کہ آئینہ مسکن ہے مار کا
 طوطی چین میں بول رہا ہے ہزار کا
 ذرہ ہے برقِ طور ہمارے غبار کا
 دین بڑا ہے زنگی اہل سوار کا
 توڑا طسم لوحِ جبین سے عبا کا
 پھر پوچھتے ہیں مالِ دل بقیہ لار کا
 ہے شوقِ وصلِ یار میں عالمِ خمار کا
 شکی نہیں وہ گردِ دشن لیلِ و نہار کا
 پروانہ مہر ہے میری شمعِ مزار کا
 اوٹتا نہیں ہے پاؤں عروسِ بہار کا
 نقشہ او تر رہا ہے یہ خطِ عبا کا
 مرجھا کے اہل ہاے گاسنہ مزار کا

یہ ہی شہر ہے الفتِ شرکانِ یار کا
 کیونکر سنیں وہ نالہ دلِ داغِ دار کا
 مرآتِ دل میں دہیان ہے کیسے یار کا
 آئی جبار ہو گیا لکھن میں اہل ہار کا
 کیونکر نہ شمیم مہر ہو یارِ دینِ کلیم کا
 لیتا ہے آنکھوں آنکھوں میں لکھو وہ عاشقِ شمیم کا
 پڑ پڑ کے پاؤں صاف کیا ہے یار کو
 شوخی تو دیکھو سینہ عاشقِ پیکرِ ہاتھ کا
 گھٹ لیتا ہوں جا میاں انگریزِ انجھی کا
 جو چشمِ منتہ زاپہ تمہاری ہے شیفتہ کا
 گس شعلہ رو کے عارضِ تابانِ بون شہید کا
 زیور میں ہے گلونکے یہ ایسی لدی محبی کا
 ہوتا نہیں ہے خط کی تعشق میں جسمِ زار کا
 نیز گیموں کا اک بتِ نو خط کی بون شہید کا



ہو جاے جسے دیکھ کے دم بند قضا کا
 اور خاکِ قدم میں جزا شرفِ خاک کا

کافر تیرے آنکھوں میں وہ سر رہے ہلا کا
 ہے برقِ تجلی تری تصویر کا خاک کا

ظاہر ہونے پابند ہے جو حکم خدا ہے
ہے شک میں تاثیرِ ناسے میں غم ہے
آقا زورِ انجہام ہے الفت میں بلور
شمشیرِ ادا کا نہ بچا ایک بھی زخمی
اب خاک گزر کو چہ سفاک میں ہوگا
ناسے کو میں رو کے ہوں لگژنگ دانیز
تسلیم ہر ایک بات ہے اوسن کو ہماری
سُن کو چہ سفاک کا فاصد یہ پتا ہے
اوس بادشہ حسن کے در کا میں گدا ہوں

از ہے کمرِ سکہ و اعظ کو ریا کا
کچھ نیل ہی گرا ہے میری آب و ہوا کا
جلد نہیں محتاجِ ہریش شرط و جزا کا
خالی گھیا وار کہی تیغِ قضا کا
روکا ہے وہاں تو ملک الموت نے ہا کا
یہہ کاروں محتاج نہیں بانگِ درا کا
خالی نہیں جاتا ہے کہی واردِ عا کا
چہر کا وہاں رہتا ہے خونِ شہد کا
گٹس سے جہاں تر ہے کم بالِ ہما کا



گیون آبرو یہ اور گیا پہلو ہی ہمارے
جبیل کے نشانے کو سینے نہیں تاکا



مسی الدین لبے تیرے کہو یا خوشِ نیکم
جو سا غزاتہ میں لے وہ بتِ میوٹنِ نیکم
کرے اب تذکرہ صاحبِ میری تلوینِ نیکم
اوٹھا سکتا نہیں مجھے بارِ سرِ گوشِ نیکم

مکینہ کیوں نہ ہو عالم سے اب پوٹنِ نیکم
یقین ہو شناخِ صندل سے محلِ آیا گلِ نیکم
یہ ایما ہے کیسے فندقِ پائے نگارین کا
پہن کر کان میں بندہ یہہ فرمایا نر کرے



مسی اللہ طلبا اور تو انکے اگر ڈیٹھے
تو اور جائے نہ امت سے بلا شکرِ نیکم کا



پہر نہ دم مارا مسیحا نے مسیحا کی
شور ہے غانہ بجانہ میری رسوائی کا

دم کہنا دیکھا جو اوسنِ اے کے سوائی کا
عاشقِ اوس کلانِ ملاحیت پہا ہوں جبے

عشق کیسویں رہے جو وہ نہیں ادھر اسکو دہسایا بسکا بھی رہے اسی صنم جامہ زیب اونکی انگھون سے اسے دھوی ہم چشمی ہے آفتیں ڈالتی ہے کیا کیا یہ دل عاشق پر	شہرہ ہو جائیگا ہر سو تیری سوداگی کا پر رزے پر رزے ہے گریبان تیری حوائی کا کیا ہے دین ہے بڑا آہو سے صحرانی کا کالا موہنہ اور ہو یا رب شب تنہائی کا
--	--

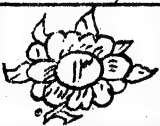


آبرو آئے گا غمتیں مقرر دیتا
عشق بدنام کر گیا تہیں ہر جا ہی کا



یہ دکتا ہوا گنڈن سا بدن ہے کسکا
تیغ ابرو کا سوا اور چلن ہے کسکا
نشہ ہوش و خرد کھٹے ہر ن ہے کسکا
اسے پریرو یہ بہو کا سا بدن ہے کسکا
یہ زبان کسکی ہے نادان یہ دہن ہے کسکا
بوجہ دل پر یہ کہو مشفق من ہے کسکا
ہوش میں آوہ بت عہد شکن ہے کسکا
وحشی چشم بیابان بن ہرن ہے کسکا
یہ زمین کسکی ہے یہ چرخ کہن ہے کسکا
چشم فتن کی سوا سحر ہی فنی کسکا
اپنی دیوانہ بن رقم وصف دہن ہے کسکا

روپ تیرا ستر چرخ کہن ہے کسکا
مثل چلتی ہوئی سیفی کے جہانین او ترک
ہو کے اسی حضرت دل نائل چشم ساقی
رؤ برو جسکے ہے خورشید چراغ سحری
دیکھہ تو غنچہ و سوسن کو چین میں گل چین
یار شاطر کی عوض لکھتے ہو یار خاطر
اوسکے اقرار کو بچھا دل نادان نہ سمجھ
کسکے جیوں سے ہے گلزار میں نرگس بیار
فرق پستی و بلندی کا فقط ہے ورنہ
رو برو قاستر جانان کی قیامت کیسی
کیوں نہ شیریں سخن کا ہو جہانین شہرہ

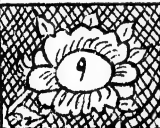


دل ہزاروں کے جسے دیکھ کے میں ڈانڈوں
آبرو کیسے تو یہ چاہو ذوق ہے کسکا



بدر سر سے اوس گل لئے کجرا غیر سی لکھا پہلو کھنا
 نہ نظر ہے جگو جو امی گلفام تماشا پہلو لون کا
 ڈالی جب وہ رشک گشتان کا عین بالاپہو لون کا
 جامہ اوس گل کی طرح یہ کیسے زیبا پہلو لون کا
 کھا کے جو گل عشق مگر دین جان خیزین بر باد گئی
 گلچین میں اوس رشک چمن کی کیوں لگی کار جو
 میرا دل پر داغ نہیں ہی رشک چمن ہے ترانہ
 ماتہ ترین لکیر ای گل خوبی دیکھ نہ چشم غور ذرا
 خاک جبار زیست یہ اپنی گل کی طرح ہم خندان ہو
 آدم کو کون سے گل کے وقت سحر ہی گلشن میں
 جسے نظر آیا ہے اور کو تیرا دانا تنگ منم
 رکھی اپنی ہوا خواہی میں میری دل پر داغ کو کھنا

طرہ اوس پر یہی کہ میری بول نہ کیا پہلو کھنا
 گل کہا کہ یہ سیدہ پہچاننا بنگیا تخت اپہو لون کا
 کیوں نہ عنادل سمجھیں جی میں رتبہ دو بالاپہو لون کا
 دیکھہ علی ہم باغ میں جا کر تخت تختہ اپہو لون کا
 باد صبا کی گوریہ میری ڈھیر لگا یا پہو لون کا
 عشق میں جسکے اپنا گل کون سے جسم ہے کجرا پہو لون کا
 سینے میں مینی تیری لئے یہ باغ لکھا یا پہو لون کا
 کیا ہی گل کون سے ماتہ سرا یکدست ہے دسا پہو لون کا
 ہنستی ہی ہنستی ہو گیا دشمن تپا تپا پہو لون کا
 باد صبا کی جسکے لئے یہ فرشتہ بچھا یا پہو لون کا
 تب سے تب تک باغ میں حیرت سو ہی دہریا پہو لون کا
 آپکو ہو مرغوب جو حسب لیجئے نیکہا پہو لون کا



کیسی آبرو پہول کہلے تھی کیسا اجموم طبل تھا
 حیف خزان لئے اکی او جارا تھمتہ کا تختہ اپہو لون کا



افنی سب سے کہنے منتر نہ ملی گا
 جب تک کہ گلے سے ترا خنجر نہ ملی گا
 ہر تیرا مزاج اسی بیٹ کافر نہ ملے گا
 اُمید تیرے رخسے مقرر نہ ملے گا
 ہر ماہی کوئی آپکو نوکر نہ ملے گا

عاشق کو سر زلفِ معبر نہ ملے گا
 جیسے کامرا محب کو سنگ نہ ملے گا
 دل جامی ہے جو چیز مانے میں ہے جگو
 جو اسیرِ معنائی ہے کھان پائی وہ اپنے
 ہم آہستہ سوار نہ پائیں گے ولیکن

جز میرے اگر لاکھ ملائی کوئی اوس کو
آتا ہے یہ اپنا دل گمراہ او سے پر
منہ دیکھ کے رزدیتی این ہم مانگ کے
بہگزینہ ملا ہے وہ سنگ نہ ملے گا
جس کو کہ سمجھتا ہے مقرر نہ ملے گا
جب کہتی ہو تم صاف یہ ہنس کر نہ ملے گا



سب عمر کٹی یاد یہ بیانی میں مدحیف
اب آبر و جز گور سین گہر نہ ملے گا



پہر ہوا جوش جنون پہر مجھے بن یاد آیا
پہر ترے چال سے مجنون کا چلن یاد آیا
پہر کسی شوخ کا سیساختہ بن یاد آیا
جب سفر میں ہوئے تھکے وطن یاد آیا
مرغ دل کیا تجھے وں تر فگن یاد آیا
مہکواے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
زخم فوسے مجھے پہر زخم گہن یاد آیا
قید خانے میں جو وہ عہد شکن یاد آیا

پہر بھارتی عناد دل کو چمن یاد آیا
ترے رفتار نے دیوانہ کیا پہر مہکوا
دست و حشمت نے گریبان کو کبھی پہر پرے
اکی ہستی میں جو ملک عدم کے خدایان
صید بسل کی طبع برین جو شریا از خود
رخ شفاوت پہ دیکھی جو ترے خط کی نمود
یہ پہر ترے غم نے کیا تازہ پرائے غم کو
زور و حشمت سے سلاسل کے کیے سوکڑی



سخت عطا ہوئی پہر آبر و ہوش اپنی کم
پہر کیا ہمیں مضمون دہن یاد آیا



دل تہارا میری جانب سے جو بہتر ہو گیا
میرے گردن پر ترا احسان خیر ہو گیا
چارہی دین و گل جانی سے باہر ہو گیا
اینا مطلب دیکھنا اویر ہے اُوپر ہو گیا

نشیستہ دل جو چور اسے بندہ پرور ہو گیا
ہجر میں مرنا مجھے جینے سے بہتر ہو گیا
بے بھار حسن بھی سرمایہ ناز و غرور
عکس رخ کا اول سے پوسہ لیلیا آئینہ میں

طائر جان کے لئے ہر بال شہیر ہو گیا
 کیلئے ناخوش ہو تم حصہ برابر ہو گیا
 روزِ ن در یہ ہوا ر وشن کہ اختر ہو گیا
 سنگِ سوسنی اسے پرِ رو سنگِ مرمر ہو گیا
 دلِ صراحی اشکِ صہبہ دیدہ غمِ سر ہو گیا
 صورتِ الماس اب یا قوتِ حیر ہو گیا
 نوکِ زلفِ یارِ بھی کالے کا منتر ہو گیا
 کیونِ قفا ہو اب تو بدلہ بند پرور ہو گیا
 مجھ میں اوسمیں آئینہ سُد سِکندر ہو گیا
 لعلِ ہیکل پر گیا بے آب گوہر ہو گیا

مر گیا میں دیکھ کر چہری پہ جب بکھری وہ زلف
 غمِ کو بوسہ مجھے دشنام دیکر کھکھک
 اوس نے جہانِ کافورِ غمِ چہرہ پر نوز سے
 دیکھ کر زلفِ سیہ تری یہ رنگ او کا اُڑا
 ہم سے آزادوں کو جسمِ شوقِ مینوشی ہوا
 اُڑ گئی رنگتِ مقابل ہو کی ہو نٹوں سے تر
 نامِ سوا سکی گزیراں ہوتے ہیں مارِ سیہ
 ایک بوسی کی عوض تم نے سائیں سو مجھے
 دریاں ہوتا یہ تو دیکھتا جی بھکے ہیں
 رو برو تیرے لبِ دندان کے اسی خورشیدِ رُو



یکہ او سے نفلِ بُہا کے اکبر و پرواہ نہیں
 جسکے سر پر سایہ زلفِ معنہ ہو گیا



بادِ خرگان سے یہ دل سینے میں پیکان ہو گیا
 ایک غنچی میں نہان گویا گلستان ہو گیا
 غنچہ ہر اک میری انگہوں میں گلستان ہو گیا
 بیلے کی سٹھل پہ گردِ ان گردِ ان ہو گیا
 دامنِ صحرایں ڈر کر قیسِ نہان ہو گیا
 تحفہ تربت مجھے تحفہ سلیمان ہو گیا
 رفتہ رفتہ غنچہ یہ رشکِ گلستان ہو گیا

عشقِ ابرو میں مجھے خنجر گریبان ہو گیا
 دل میں اب ساکن خیالِ رویِ جان ہو گیا
 دیوِ وحدت سی سیرِ گلشنِ عالم جو کے
 میری ہریکا سرِ شکستِ چشمِ طوفانِ خیزمین
 اوسنے جو شہرہ میری دیوانگی کا سنایا
 فاتحہ پڑھنے پر پروا تے ہیں ہمت سے
 دل پہ کہا لے اسقہ الفت میں اوس گلو کی دُعا

میرے بن عشق کے ایسا جری می اول | ستوق سے آماجگاد تیر خاک ان سو گیا۔



سر بہر دیوان میں لکھے وصف کا کل آبرو
اس لئے مجموعہ خاطر پریشان ہو گیا

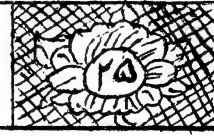


جھان جلتا تہ و بالا زمین واسان ہوتا
خدا جانے کہ کیا ہوتا اگر تو مہربان ہوتا
نہیں اوسکا بیان ہوتا نہیں اوسکا بیان ہوتا
بیان ہوا اگر سر پر ہما کا آشیان ہوتا
تو میں کوئین سے ملتا یاں ہوتا وان ہوتا
نہو تاقیہ تو غم سے زد کیوں برگِ نزان ہوتا
تو رہنا اوسکا ہر دم روبرو تیرے کھان ہوتا
غضب ہوتا اگر آنکھوں سے تو لانی بھان ہوتا
بسک ہوتا نظر میں غیب کے اونپر گران ہوتا
اوسی ہم دیکھتے جو منہ نہ تیرا دریاں ہوتا

میر سی دکا کوئی نالہ اگر آتش فشان ہوتا
بائیں مہربانی ہم فدا کرتی ہیں جان اپنی
برکت کعبہ جو حلی بات تہمین اسی بت کافر
نہو تاسر لیند اوس سے بھی ہر گشتہ قیمت ہوتا
یہ ہستے سی بہ تنگ آ یا ہون ہوتا بس اگر میرا
سفر راہ عدم کا ہر سیکو ناگوار ہے
مکرمات اکتیم ہر وقت منہ دیکھے اگر بائیں
تیرا دیدار ہر اشیر پر یہ بھی غنیمت ہے
بہلا کیا فائدہ تھا جو میں عرض حال دل کر کے
ہماری روبرو یون آئینہ آکر مقابل ہوتا



پتہ ملتا و یاں تنگ اونکی تہ ہے کیونکر
نہ جب تک آبرو کوئین میں تو بی نشان ہوتا



یہ وہ قرآن ہے کہ جبین نہیں نقطہ دیکھا
نامہ واپس کیا اوسنی نہ لفافہ دیکھا
طرفہ گردو خاک یہ عالم میں ہنڈولا دیکھا
کہ زمانہ کو ہمیشہ تہ و بالا دیکھا

خال سے اونکا مخرج زیبہ دیکھا
ہنسے اولنا خط تقدیر کا لکھا دیکھا
اسکے گردش سے جہان کو تہ و بالا دیکھا
اسنے ایما لکھ یار کا ہے کیا دیکھا

<p>اک اشارتیں ہیں ہوا صل یہ محسوس کیا کئی کیا طور پہ اسی حضرت موسیٰ دیکھا آیا موتی کی بھی داستان ہے پسینا دیکھا خشک ہنسنے کہ بچے چشم کا چشما دیکھا ہنسنے اک بال جو اس زلف کا بیکا دیکھا دین دل میں جو پردہ نہ دوسری کا دیکھا تنہ دیکھا نہ سرا دل نہ کلیجہ دیکھا کیا نہ دیکھو گے ابھے اور نہیں کیا کیا دیکھا چو دیوین رات کو بھی ہنسنے تو غرا دیکھا خند زن مٹی جو او کو لپ دیا دیکھا ہنشین خامہ بخیر ہمارا دیکھا اپنی ہیسا کو تنہ نہ مسیحا دیکھا تیری تصویر میں جب اپنا ساقب دیکھا نکو کیا اس سے عرض خیر جو دیکھا دیکھا</p>	<p>ہنسنے چشم سے خود کام کو گویا دیکھا کر بی ہول گئی ہو گئی ایسے بیہوش ہوس گویا دندان سے ہوا تو لیکن موہین او ہستی رہن اشکو کی بدولت اس سے دسترس باد صبا کا بھی ہونے دین گے قیس مجھ کوئے انکا لیے کھا ساق سے خود اسی خدنگ نگہ و ناوک مرثکان جنم چاہ کہتے ہیں جسے کیل نہیں حضرت دل اپنی وعدہ پہ نہ وہ ماہ دو ہفتہ آیا موتی کا ہوا شک صاف تر آب ایدل بت جنازی کو لیے جاتی ہیں کیا توں بات نیل آنکھوں کا ڈھلا چھوٹ گئیں منضیں تک بول اوٹھا جو شریعت میں آنا ہی منصو صدمہ ہجر کا کچھ سال نہ پوچھو صاحب</p>
---	--



سادان اپنی کاٹا ہر جو روڑو کے یونہی

آبرو کئی تو سنہ آج ہی کسر کا دیکھا



زندہ رہا وعدہ پہ نہیں ہو ہی چکا تھا
 برباد مرامت و دین ہو ہی چکا تھا
 تو ہند سرے زیر نگین ہو ہی چکا تھا

عاشق ترا بیوہ نر زمین ہو ہی چکا تھا
 ہی دیو و حرم میں ہیشین ہو ہی چکا تھا
 بلجا تا اگر ہنسے خال بیت بی دین نہ

یوسف کا کہنا سن کر سے گھر سے ورنہ دو چار قدم اور جو تم ناز سے چلتے وحشت لے نکالا مجھے اب گھر سے ورنہ مفتون نہیں کچھ کچھ کا مین روز ازل سے گرضبط کرنا مین کبھے نالہ ول کو	مشہور عالم مین سب مین ہو ہی چکا تھا تو حشر بپا زیر زمین ہو ہی چکا تھا میرخانہ نشین مثل نگین ہو ہی چکا تھا عاشق سزا سی ماہ جبین ہو ہی چکا تھا توزیر و زبر چرخ برین ہو ہی چکا تھا
--	---



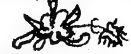
ای آبرو کیا حاجت تعمیر حرم تھے
اس دل کی کھانین وہ کین ہو ہی چکا تھا





وفا کو چھوڑ دین یہ اپنی جی سے ہو نہیں سکتا یہ ذلت لیتی ہے عشاق ہی کچھ تو سبب اس میں اگر لطف خدا ہی پاک اسی وعظ نہیں شامل نہ جانے دون کسین اونکو نہ آئی دون قیوم کو اوٹھا کر انگ وہ دیکھیں پہلا کیونکر مسکر جانے ہو اقیس الفت بلی مین مجنون ورنہ کوئی بھی برنگ بدر روشن باو نہ ہوتا ہے کبھی یہ ولکو توڑ جائے وہ کرے اندام کو زخمی باین ریش و عمامہ کرتے ہیں باقین بناوٹ کی رنا زندہ ہوں جب مین الفت و مذاق قاتل مین پہلا کیا فائدہ اہل ہے بی تاثیر آہوں سے	بغا چھوڑی یہ اوس سر و سیم سے ہو نہیں سکتا جو ہو یوں مانگر رسوا کسی سے ہو نہیں سکتا تو پر کچھ بندہ پرور بندگی سے ہو نہیں سکتا مگر مجبور ہوں کچھ بی بسی سے ہو نہیں سکتا نہایت بابر یہ ناز کی سے ہو نہیں سکتا زمانی مین سٹرمی اپنے خوشی سے ہو نہیں سکتا جو کار منتہی ہے بتندی سے ہو نہیں سکتا جو بے کار مرثہ ہرگز چہری سے ہو نہیں سکتا سوا شیخی کے کچھ ہی شیخ جی سے ہو نہیں سکتا زیان پھر کجگو میری کی کنی سے ہو نہیں سکتا کہ کار تیرنی پیکان سری سے ہو نہیں سکتا
---	--



جو ہے دل میں غنائی آئین مین آبرو کہ ہے



۱۲	مقابلہ بیچے کے مصطفیٰ سے ہو نہیں سکتا	۲۸
<p>برجِ خورشید بنا گنبدِ مدفن اپنا چاہتی کو چہ شمشیرِ مینِ مدفن اپنا دارِ خالی نہ کہے دیگے یہ پلٹن اپنا زنا برق سے محفوظ یہ خرمِ اپنا حسنِ ہر طرح دکھا جاتا ہے جو بن اپنا ترنِ عریان بنو کیوں صورتِ سوزن اپنا کہ ملا جاتا ہے تارِ رگ گردن اپنا سایہ افکن سرِ ہر خارِ پم دامن اپنا چشمِ بدو ورامنگون پہ ہے جو بن اپنا کوٹِ عصیان کے سبب ہے جو دامن اپنا مہربان ہوں گئے آپ لڑکپن اپنا کہیں رکھتا نہیں یہ طبع کا تو سن اپنا</p>		<p>دماغِ دل گوین پچکا پس مژدن اپنا الفتِ بروی قاتلِ مین گئے حسانِ خیزن صفِ خراگان ستری ہوگی سری شری تمام ہو گئے ہوشِ خرد ایک نگہ مینِ رخصت رنگِ رخ بنتا ہے گاہے گھی سینے کا اوجھا عشقِ مژگان کی سبیلِ قبا کرتا ہوں کیا ہے دلکش ہے تیری تیغِ نگہ کا ڈورا دیکھ کر دھوپِ کڑی وادیِ وحشت مین ہوا ناز سے کہتے مین وہ دیکھی سینی کا اوجھا ہو چکا گری خورشیدِ قیامت سے خشک ہتی نہ چوٹی کے خبر خاک نہ کنگھی کا خیال ہو زمینِ شہر کی کیسی ہے اگر ناموار</p>
	<p>ابرو دل مین بندارتا ہے زلفون کا خیال دومِ خفا کرتے ہے راتو نکو یہ اولہن اپنا</p>	
<p>جو پاؤں سے سرے جدا لئے زنجیر کو کاٹا خیالِ تیغِ ابرو لئے دلِ دلگیر کو کاٹا غضب یہ کیا کیا والفجر کی تغیر کو کاٹا سخنِ اذون کی جسے بیشترِ تقریر کو کاٹا</p>		<p>مین دیوانہ یہ سمجھا کا کل شبگیر کو کاٹا جگر پر تیرا سی یادِ مژگانِ ستگر نے خطِ شبگون کو کترِ مصحفِ رخسارِ سوتنے زبانِ منہ مین ہے اوسِ فاک کے چلتی ہو قنچی</p>

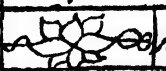
<p>بیاض دل سے بہنے لکڑا کیر کو کاٹا گہلا دیکھا جو میرا نام سب تحریر کو کاٹا کہیں تیرے لئے بھی ہے خطِ تقدیر کو کاٹا جو ہمیں مسہ کہ میں غیر کی تحریر کو کاٹا</p>	<p>لمی جب سے ہوس خاک پائی سیم تن بہکو سب کو کھرا نہ لیا اکوس شوخ نے خط کو رشا کھا ہے کھوئی سرِ فرشت اپنی پہلا کیونکر عیان جو طر ہوئے تیغ زبان کی ہرخندان پر</p>
---	--



بگڑ جائیں نہ وہ ای گرو فاحوش ہو جاؤ
 بہلا کئی ہے اونکی آج تک تقدیر کو کاٹا



<p>جلوہ صبح وطن شام غم بیان نکلا شہر سے ساتھ لئے مجمعِ طفلان نکلا دل سے کھکا نہ ترا او شبِ حجب نکلا سب کو ہو جائی یقین جمعہ درِ نشان نکلا لیکے و ترکِ عبتِ خجہ تران نکلا داغِ دل نور میں رشکِ مہتابان نکلا اپنی نیم سے کیا اکین ہے نالان نکلا برلی بنری کے و مانِ پنجہِ مرجان نکلا دل میں آخر کمرِ یاد کا ارمان نکلا دم کوئی دم میں میرا عیسیٰ دوران نکلا شام ہو کر میں سوئے شہرِ بدشان نکلا دل گرفتارِ خرم گیسوئی چچان نکلا</p>	<p>طرفہ مضمون رخ و گیسوئی جانان نکلا جب میں دیوانہ پئے گشتِ بیابان نکلا وصل کے روز بھی آرام نہ پایا ہم نے گراولٹ دین وہ نقاب اپنی رخ روشن سے قتلِ عشاق کو کافی ہے چھری مڑگان کی چاند فی رات کا عالم ہے سری ترستین اشکِ ریزان صفتِ شمعِ حق لاکھوں لیسوز اوسنی ہوئی تھی حیاں مستِ حنائی اپنی باعثِ ضعفِ تن زار نہیں کہلتا تھا اب نہیں زیست کی امید ہی آما ہی تو آ یادِ گیسو میں کیا دیوان لب جانان کا ہو گئی وجہِ پریشانی غلط معلوم</p>
---	--



آبرو و رسم نہ سب کو دش ہوئی سر دیکھ

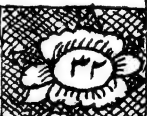


۳۱ تیغ قاتل ہے کا گردن پہ کچھ جان بکلا ۱۱

دام الفت ہے زلفِ برجم کیا جو نہیں جانتا کہ ہی دم کیا جانکا میرے روگ ہے غم کیا سچ بتاؤ نکلتا ہے دم کیا اوسکے نزدیک سا غم کیا ہو معالج مسیح مرہم کیا اسمین پہ شرطِ بیش اور کم کیا اونہ تا شیر کر سکے سم کیا ہم سمجھتے نہیں کہ ہے غم کیا قصہ طوفان ہے جہنم پر غم کیا	ہے گرفتار اک جہان ہم کیا وہ ہے آسنگا اوکی فقر و فاقہ کہا نئی جاتا ہے دلگوں کھٹک بلبے شوخی کہ نزع میں پوچھا مئی وحدت کا منہ جامِ پیا تیری ہمارے چشم کا اُوبت جب ہے اقرار بوسیِ دنی کا زلف نے تیری جنکو مارا ہے غم عاشق کا حال سنگی کھا ہے جو آدہ شکباری پر
--	--



شافع المذنبین ہے اپنا نبی
حشر کا آبرو ہمیں ختم کیا



غم یہ جاتا نظر نہیں آتا اب سب جاتا نظر نہیں آتا نہیں آتا نظر نہیں آتا اب گھٹاتا نظر نہیں آتا گھر میں جاتا نظر نہیں آتا نہیں آتا نظر نہیں آتا	بار آتا نظر نہیں آتا آب دیدہ ہے آتشِ دل کو جگو جینا فراقِ میر کی بختِ خستہ کو میرا لہ دل ہوں وہ لاغر کہ اوسکی دبا کو دہن یاد باعثِ تنگے
---	--

<p>سراوٹھا ناظر نہیں آتا اب سنا ناظر نہیں آتا کوئی ذات ناظر نہیں آتا اب گھٹانا ناظر نہیں آتا</p>	<p>اب تو اس ناظر کا نالہ ہے اپنی آنکھوں میں جس نے تصورِ یار سقف گردون کو میرے آہِ بغیر زندگی کے چرخ کوئی جزر و مرج</p>
<p>۱۵ کرم کو بجز ترے اسی یا رب کوئی بہانا ناظر نہیں آتا</p>	<p>۱۶ کرم کو بجز ترے اسی یا رب کوئی بہانا ناظر نہیں آتا</p>
<p>اس چال سے دل بیتے ہو کبک فری کا اور نازنی انداز اُڑایا ہے پری کا نالہ ہے کہ جہو کا ہے نسیمِ سحری کا اک تیر سے بل نکلی گا سب کچھ نظری کا باندھیں گی جو مضمون تری نازک کمری کا سر پر سری سایہ رہے شوریں سری کا لپکا ہے اگر اونکو تو ہو مفت بری کا عقا ہو کیون نقش قدم رہ گزری کا بیو جہ نہیں شوق لباس اگر سری کا پایا ہے تو کیا سروئے پہل بیٹری کا ہے اپنی دعائیں بھی اثر بی اثری کا ہوتا ہے اثر جلد دعائی سحری کا ماقل ہے تو قائل ہو کہوئی کے کہری کا</p>	<p>ٹھوکر سی دکھائی ہو چلنِ فتنہ گری کا غزہ ترامو جہ ہے صنمِ فتنہ گری کا کہل جاتے ہیں سینی میں گلِ دلخواس سے آنکھیں تیری کہو لی کا سرِ نالہ دلکش کہل جائی گی باریکدے فکیرِ شعرا صفا پروردہ آغوشِ جنون دل رہے یار رب میں گوہرِ دل بی لٹی بوسی کی نہ دون گا ملتی ہے رہِ عشق سے سرِ عدم سے منظور ہے اونکو دلِ عاشق کا جلانا قمری ہوئی طوقِ گلگو گریسی آزاد مقبول دریا رہے ہو تی نہیں ہر گز تاثیر ہے پیری میں فزونِ نالہ دل کی اوس شوق کے با تو نہ نہ بھول اسی دلِ دل</p>

اوس شوخ کے باتو سپند بہول اسی دل نادان بہو جھہ چکلتا نہیں گلزار میں غنچہ ایک لہ او لہ زلف پر ریزاد سے ہرگز اسی دیدہ دیدار طلب کیوں نہو شاہنشاہ	مائل ہے تو قائل ہو کہوٹے کے کمری کا دم بہرنا ہے شاید کہ نسیم سحری کا دیوانے یہ سودا ہے بڑی درد سحری کا قائل ہر اک اختر ہے تری منتظری کا
---	--

۱۲	ہر جائی سے اسی اکبر و دکنہ لگاؤ دیتا ہے بہت رنج تشنق سفری کا	۳۲
----	---	----

سہریز می عشق ہے پیما نہ ہمارا دل کرتے ہیں حُسنِ مرغِ احمد پہ نقد و یارب دل صد چاک اوس میں رٹھی دلہیا ہو عشقِ نبی دور ہوا صنم کی الفت چشمانِ نبی کی ہے جگہ شیشہ بزمین سو جان سے قربان ہے زلفون پہ نبی کی ہے پیشِ نظر ابروئی خمدار محمد رخسارِ پُر انوار پہ آئی ہے طبیعت تر و یکے کہتے ہیں مرثہ مردم دید ہر رنج احمد کے جگہ قلبِ مین کی ہے اوس چشمِ سیہ مست کو دیکھ گانہ جنگ تشریف وہ لائیں گی کہی نہ دل میں مرغِ دل حاسد بھی پھٹک جاتا ہی شکر	ہر ایک سخن کیوں نہو مستانہ ہمارا اس جنس کے قابل نہیں بیخانہ ہمارا کیسوی محمد مین ہو یہ شانہ ہمارا مسجد ہو آلمی کہیں بختانہ ہمارا حورون کے عمل میں ہے پریشانہ ہمارا پیریون پہ ہے شیدا دل دیوانہ ہمارا ہے سمتِ حرمِ سجدہ شکرانہ ہمارا ہے صاحبِ اسلام سے یارانہ ہمارا چہر کا ہوار ہوتا ہے یہ خسانہ ہمارا اب برجِ قرین گیا کا شانہ ہمارا ہر شیار نہو گا دل دیوانہ ہمارا آباد کہے ہو گا یہ دیدانہ ہمارا کم ادسکو چہری سے نہیں افانہ ہمارا
--	--



مستی می عشق چلکتی ہے سراسر
ہے طرز سخن آبرو و رندانہ ہمارا



اوست آیا ہے اس آئینہ نقشا تیرا
یعنی سر دیگی لیامفت ہے سودا تیرا
لہو نہ لیتا ہے کرات کا دریا تیرا
مل کبھی فکر سے ہو گانہ مُعْتَا تیرا
کم نہیں نشہ صہبا سے نظار تیرا
لبٹا کنش ہے گویا کہ مسحا تیرا
بولالار ہے تا عالمہ بالا تیرا
حُسن ہے نام خدا رشک تجلا تیرا
مجھ کو کافی ہے فقط ایک اشار تیرا

ہے سر سے دل میں خیال رخِ زیبا تیرا
یہ گران مال ملا ہے مجھے سستی مولوں
ہے نبوت تری اسی شاہ محیط عالم
دہن پاک کے ہونگے نہ کہے وصفِ قم
مست ہو جائیں نگیوں دیکھ کے اللہ والے
مردِ مدحی اوٹھتے ہیں اکدم میں ترا شکر کے کلام
عُش پر قامت موزون کا کرین فکر ملک
دیکھ کر حضرت مولے کو نگیوں غش آئی
نگہ لطف و کرم کچھ تو ادھر بھی ہو جائی



خواب میں شب کو ہوا آپکا دیدار نصیب
آبرو جاگ اوٹھا آج نصیبا تیرا



دارا اسی سوار تہ ہے دربانِ عرب کا
طوبی ہے ہر اک نخل بیا بانِ عرب کا
ذوہ ہون میں خورشیدِ درخشاںِ عرب کا
بنم دل و جان سے سے جو سلطانِ عرب کا
گویا کہ ہوں طوطیِ شکرستانِ عرب کا
ذوہ ہے فزون مہر سے میرا عرب کا

کس منہ سے کروں وصفِ بیاںِ شانِ عرب کا
کم روپ نہیں جُنسلہ سے بُستانِ عرب کا
روشن ہے قمر سے بھی سری طالع کا اختر
سرگشتا نہیں وں شاہیِ دارین سے طلب
پڑھتا لب شیریں نبی کا ہون میں کلمہ
وہ فرشِ زمینِ عرشِ برین سے بھی اعلیٰ

خورشید بھی اک ثبۃ ہے ایوانِ عرب کا
 ہی آج پہ اختر مہ تابانِ عرب کا
 فوج رنگ ہوا ذرے سے شجا عانِ عرب کا
 پہ چمکتے یہ زبان بھی ہے نمک خوانِ عرب کا
 میں تابعِ فرمان ہوں سلیمانِ عرب کا
 قائل ہوں کیوں بوزدو سلمانِ عرب کا
 جو مرتبہ ہے مرغ خوش آسمانِ عرب کا
 ہی درد زبان نام سلیمانِ عرب کا
 کیا واسطہ ہے شاہ شہیدانِ عرب کا
 کیا وصف ہو مجھے شہِ ذی شانِ عرب کا

ہی سائیانِ یثرب کا فلک کبھی مین جس کا
 کیونکر بنوں یہ شمس و قمر تابعِ فرمان
 جب تیغِ شجاعت کی گہلی اپنی جوہر
 اوس کانِ ملاحۃ کی صفت کہ تی ہر دم
 تابعِ مشکبہ ہوں سرے کیوں نہ عجم کے
 اصحابِ پیمبر مین روئے شرع کی مادی
 وہ بات نہیں طائرِ سدرہ کو بھی حال
 اب دیو لعین سے نہیں کچھ دغذغہ محکو
 آئی ہوئی آفتِ مرے تل جاتی ہی سے
 وہ شانِ خدائی دو جہان اور مین پزیر



پہر آبرو قرآن کی تلاوت کا ہوا شوق
 پہر آیا تصور رُخِ جہانِ عرب کا



پاؤں اوس کا نہ کبھی مہنی پہلے دیکھا
 نخلِ امید ہر اک شخص کا پہلے دیکھا
 ذکرِ رفتارِ محمدؐ کو جو چلتے دیکھا
 درِ دولت سے نہ عشاق کو ملتے دیکھا
 نامِ احمدؑ کو زبان ہی جو نکلتے دیکھا
 چشم سے چشمہٴ رحمت کو اولبتی دیکھا
 کہ وہاں بائی نظر ہنسنے پہلے دیکھا

سلکِ مین بنی پر جسے چلتے دیکھا
 ہنسنے بستانِ مدینہ مین بر پ کبہ
 راستہ اپنا دلی پاؤں لیا فتنوں نے
 گردشِ چرخ نے گو سیکڑوں چالیں ملین
 کلمہ گو ہو گئی تربت مین نکیر مین مرے
 چشمِ میگون محمدؐ کی تصور مین مدام
 دروضہٴ پاک مین یہ کچھ ہی صفائی بخدا

بزم میلاد محمدؐ میں فرشتے تو نکلو تھے دلغ عشقِ رخِ احمدؑ میں ہے کیا کیرنگی اوسکا شانِ انِ جسمِ ان گنی سب لونا حالِ میتابی دلِ استو کھلا حضرت پر وادعی بٹرب و بطحانِ ادب کے جاٹے کیا سیہ سخت سے ہو پیرِ دینِ حسین	پاسِ آداب سے زانو نہ بدلتے دیکھا کبھی اس گل کو نہ بوباس بدلتے دیکھا میں سے تیغِ عرب کو جو نکلتے دیکھا دلکونا تھون مرے پہلو میں اوچلتے دیکھا کہ یہاں پر نہ پا خضر کو جلتے دیکھا زناغ کو ہنس کی رفتار نہ چلتے دیکھا
---	--



آبرو و دولہ جھان میں بخدایِ دو جھان
بہنے نے عشقِ نبی کام نہ چلتے دیکھا



یا نبیؐ جس نے کہ دیدارِ تمہارا دیکھا فاتِ خالق ہے جو بی مثل تو تم ہی ہوتا شیفۃ ہو گئی جبریلِ امین سو جان سے کاش وہ دن ہوں روزی ہو کہ بشر کے ہیں سیرِ فردوس کی دل میں نرہی اوسکی ہوس ماہِ و خورشید کو اوس بادشہ عالم کی سینہ پاک کو آئینہ سی دین کیا تشبیہ پائی بیمار نے صحتِ مرضِ عصیان سے	اوس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا بہنے اوس نے نہ شاکوئے نہ تسنا دیکھا قامتِ پاک کو جب ہم طوبے دیکھا لوٹ کر آئیں تو سب چہرے کیا کیا دیکھا جیتے جی جس نے کہ گلزارِ مدینا دیکھا آستانے پہ سدا نصیب فرسا دیکھا موجِ زن اسین سدا نور کا دریا دیکھا اک نظر نکلو جو ای فخرِ مدینا دیکھا
---	--



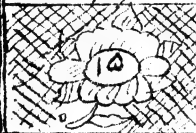
آبرو و بتکن و کعبہ پہ کیا ہے موقوف
بہنے ہر شئی میں اوسی نور کا جلوہ دیکھا



جو دم بہرتی ہیں دل ہی تلافِ محشر کی قات کا۔	انہیں ہے دغدغہ اونکو دراز روزِ قیامت کا۔
---	--

کھجور جی کیون پھر نکش تو فی طبیعت کا
اوترادیتی ہے صیقل جسطح خاک کدورت کا
اوپرین شکل نہیں کچھ بخشو انا اپنے امت کا
کہ گوشہ لامکان سے لیک تاج شفا کا
تمہاری خلوق کا الطاف کا مہر و مروت کا
دکھادی یاں انجکو ہمال پاک حضرت کا

کھجور جی صیف زقار براق سید عالم
محبت اگلی یون دنگ کفر و شرک کہو تی ہے
حبیب حق میں جو چارین کی خالق سی وہی ہوگا
تصدق میں ہر اقدس کی یہ رقت ہوئی حاصل
زمانے میں ہی کا حشر تک پہنچے چرچا
بہت مدت سے ہوئے جیلوہ ویدار کا طالب



مسلمانوں سے کوئی جانہیں ای برو خان
عرب سے تا جم پہیلا ہوا ہے دین حضرت کا



روایف بائی موحل

یہ ضعف کا ہے زور کہ نوبت بکان اب
شاید وہ جھپہ پہلے سے کچھ مہربان اب
کوئی قوی ہے کوئی بھان نا تو ان ہے اب
غماز ہے کوئی نہ کوئی پاپان ہے اب
وقت بیان صدمہ درد خان ہے اب
ایمل وہ تار و طاقت و تسکین کھان ہے اب
چکر میں دو دواہ سے کیوں آسمان ہے اب
چمکا ہوا سا تو عرس روان ہے اب
اسی یاد یار دل میں ٹھکانہ کھان ہے اب
ٹھکانا ہوا جو تیر تو سید ہے کھان ہے اب

آب الہ نہ طاقت ضبط غفان ہے اب
یوہہ بی سبب نہیں آئے کسے کی یاد
سربے خشر آئین کی بھان و ان لطف
دولت سرائے یار میں بی اگلی جائیں گے
بہتوں سے اپنے مشفق من دکھو تھام لو
دونو جہان سے ایک نظارہ میں کہو گیس
وہ کجروی کھان ہے کہہ رہے وہ سرکشی
بھاگے نہ لیکے سوئی عدم خوف ہی مجھے
پہلے ہی سی ہی رشاقہ کجاگزین
یاں غسے تو چمکا و ان ابرو کا بل گیا

<p>باہن گلی میں ڈالکی سوئی تھی میرے ساتھ جس پر کہ فخر و ناز تھا ای جان جان کہین یاں جان کلہو پہ آؤ نہیں ہے خیال مگر کشتہ نگار راو محبت کی خاک ہے</p>	<p>کیونہی وہ لطف مہر و صحبت کھانچے اب جس میں شائبہ جو بن کہان ہے اب اسی مرگ القود کو دم استخوان ہے اب دریا و دشت میں جو یہ رگیزے ان ہے اب</p>
---	--

<p>عزت کا آبرو کی نگہبان ہے خدا خنجر بھنے ہے یار دم استخوان ہے اب</p>	<p>۲۱</p>
--	-----------

<p>مگر چہ شبِ برات ہے عیش و طرب کے شب اندھیرے سوا نہیں دیکھا جہاں میں کچھ ہمدرد نہ پوچھ کچھ شبِ ہجر انکا جہے حال سے سر پہ مانگ افسانہ کا فر کی خلیفہ</p>	<p>لیکن شبِ فراں ہے عالم غضب کے شب گویا رسم اس زمین رہی اکی شب کے شب آفت کی شب ہے قہر کی شب ہے غضب کے شب دن شام کی ہے صبح تو یہ ہے طلب کے شب</p>
---	---

<p>ہو جلد وصل یا رکھا اسی آبرو نصیب گزری مری بھی جیسے گزری تھی کبے شب</p>	<p>۲۲</p>
--	-----------

<p>اکی ہی یاد چشمِ فوٹو مگر تمام شب مرغوب ہے جو الفت مگر ان فتنہ گر سونی دیا نہ تیر ہی جہاں ایک پل ایدل خیال کیسو و زخاں یار میں افشان مینی جہاں پہ جب اس شکستہ فی اسی کا مشک خاک ہمارے خیال میں</p>	<p>رکھتا ہوں اپنے سامنی رخِ تمام شب پہلو میں اپنی رکھتا ہوں خنجر تمام شب کاٹی ٹپ ٹپ کے ہے دلبر تمام شب آئینہ سان میں رہتا ہوں شہ تمام شب جھپکا کٹی میں دینے آخر تمام شب سو گئے ہے اوکھی زلف معبر تمام شب</p>
---	---

<p>ہوں دنگ شعلِ آئینہ کیونکہ آبرو وصلت میں بھی رہی وہ کد تمام شب</p>	<p>۲۳</p>
---	-----------

ردیف باسی فارسی

مشتاق ہوں حال متور دکھائیں آپ
 عالم خرام ناز کا اپنی دکھائیں آپ
 رستی لکھی ہونٹوں پہ بیڑہ چبائیں آپ
 دل بلیک بکا کما ہے ہمارا بتائیں آپ
 پی پی کی پائی دینگے دمان زخم
 صرفہ گناہ نازی گوسے حضور کو
 مطلب کمیری سکی و کھتی بن نازی
 نکلو گی شب کو بیس بدل کر دھو گاکھ
 ہنسے ہو میری گریہ و نازی پہ اس قدر
 ہوتا ہوں بادِ مصحف طالع میں جان بحق
 تیرنگا و نازی میں مر ہی جاؤں گا
 بادل گمراہی چار طرف پڑتی ہی پھار
 میں اب تو یاد ابروی پر چشم میں مر گیا
 اسی جذب دل اثر ہی نہیں تجھ میں خاک بھی
 الفت ہو گی غیری مان مان ہو امتین
 مجھ سے شب وصال وہ یہ کھکے سو رہے
 معنی لیا جو بوسہ لب دل فی یون کما
 لیسن دلورین اوشتی میں جاتی ہیں جانی

یہ کن ترانی اور کسی کو سنائیں آپ
 شوکر سی خفگانِ دم کو جگائیں آپ
 گل کو ہنسائیں تختِ سوسن کھلائیں آپ
 یون ٹیڑی ہو کی ہکو نہ سیدھے سنائیں آپ
 گر پیاس آپ تیغ سی انکی بھجائیں آپ
 پر دلیدہ ایک تیر تو میری لگائیں آپ
 بس بس زیادہ مجھ سے باتیں بنائیں آپ
 ظاہر کریں گی نکو تہاری ادائیں آپ
 معلوم ہو جو ناز کیسے اڑھائیں آپ
 یسین اب تو بھر ہمیر سنائیں آپ
 ہی فیصلہ اسی پہ نہ خجور دکھائیں آپ
 اسی برق و شہین کوئی ساون سنائیں آپ
 گہی کی چراغ طاق حرم میں جلاؤں آپ
 ورنہ وین بلائی مہری پاس آئیں آپ
 ہرین میں نہ میری روبرو قرآن اڑھائیں آپ
 میرا ہی ملو اکھائیں جو جھکو جگائیں آپ
 کیا خوب ہم تو پٹیر گینیں ام کھائیں آپ
 قہ عاشقو نکو دین بد دعائیں آپ



زلفون سے اوکی ریل بڑھاتے ہو آہرو
کیون انہو سر پہ لاتی جو حمیہ بلاین آپ

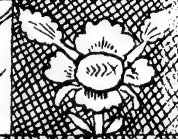


بیٹھی ہیں چپ ہنشین پاس اوکی اوٹھو چپ
کچھ غور حسن کی باعث نہیں و یار چپ
نہک ہی نہیں و شیون کی طرح روئی یار چپ
بات بن ٹپتی نہیں پیرتی ہیں سدا چپ

ہو گیا ایسا مریض غم تر ایکسا رچپ
ہی دہن تنگ اس قدر او سکا نہیں جاگو
کینچ چکا نقشہ دہن کامانی و بہزاد سے
فصل خالق سی و نیت ہر دم مجھے تکلام



گفتگو حد سی زیادہ کہوتی ہی انسان کے قدر
آہرو یہ یاد رکھ رہتی نہیں سب شیا چپ



رویف نامی فوقانی

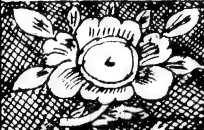


ہو گئی بکو زخم کار سے بات
پیش آئی اجی ہمارے بات
کوئی پوری نہیں مہساری بات
ایک ادھنے سے ہے مہساری بات
خاک ہو جائے گی مہساری بات
زر کی اسی سیم تن ہے ساری بات
سب غلط ہے اجی مہساری بات
تھی گر گد گدی مہساری بات
ای پروردہی یکسا مہساری بات
پراثر کیا ہے تھی ہمارے بات

کافی جب غیر فی مہسارے بات
اب کمان و رہی مہساری بات
کبھی اقرار ہے کہے انکار
و مین دین سیس کو پینسا لینا
حضرت دل اگر و روٹھ گئے
مکے غرت کمان کی مہرو وفا
بولی و وسکی مال دل میرا
سنکی و ہنسی ہنسی لوٹ گئے
روز اوڑانی ہو مجھ کو فقر و غنم
بیٹھی ہیں وہ جگر یہ تاتھ دہری

ایسی بگڑی ہے کچھ ہماری بات
 کیا ہے سر سی سر سی اور سی بات
 اسلئے سنتی ہیں تمہاری بات
 کیون زبان دیکھتی تھی ہماری بات
 بی گئے سنکے وہ ہماری بات
 کہنے پائے نہ اونسے ساری بات
 پڑ ہی ہو یہ ہے تمہاری بات
 خاک ہو جا ئی گی ہماری بات
 ٹھنڈی اب پڑ گئے تمہاری بات
 بن کی بگڑی ہے کیا ہماری بات
 رکھی اسد نی ہماری بات
 کہنے والی نہیں تمہاری بات

ایک بھی بات بن نہیں پڑتے
 دل کی گردن سے تیغِ قاتل نے
 دہن و لب پہ جان جاتی ہے
 شبکو آنا اگر نہ تھا منظور
 ہو نہو کچھ تو پائے مرتا ہے
 ہو گئی صبح دل کی دلمین رے
 بوسہ مانگا تو بولے یہ میرے منہ
 قبر پر گرنے آؤ گے پس مرگ
 خط سے گرنی رُخ ہوئی کافور
 وہ شب وصل ہو گئے ناراض
 رام اوسنت کو کر لیا دم میں
 کسلے منہ نہو ہتا لے بیٹھے ہو



وصفِ فداں یارِ خوب لکھے
 ابرو رنگی تمہاری بات



جو کی رہتی ہے ہولے والی بات
 کیا کٹھالے میں اوسنے ڈالی بات
 موت نی آکی کیا سنبھالی بات
 عشق میں اب ہوئی ہے گالی بات
 بات میں تھی اک کھالی بات

خوب ہے یہ آزمائے بات
 بوسہ مانگا تو ترش رو ہو کر
 بات جاتی جو جبر میں جیتے
 بات کب ہم کیسی سنتے تھے
 ہر سخن ہے تمہارا ذومعنے

غزوہ بے بات بات میں اوسکے سبھی کرتا ہے و نزالی بات

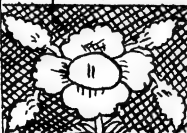


ہر سخن اوسکا پڑ معائنے ہے
اکبر و کی نہیں ہے خالی بات



سو تی نہی میری بخت مقرر تمام رات
شب تو کی طرح سے ہو معطر تمام رات
ہو عائن ہسم تمام ہنوگر تمام رات
آنکھیں مجھے دکھائی تھیں اختر تمام رات
اپنا گلور مانتہ خجہ تمام رات
آنکھوں میں آگئے ہیں سہمندر تمام رات
ہم اور بخت غیر مقدر تمام رات
سر پر اوٹھائی رہتا ہوں غم تمام رات
دن میری گھر تہا اور تہی بارہم تمام رات
پڑتی یوں نہیں ہیں نیند پہ پتھر تمام رات

جاگا جو ساتھ غیر کی دلبر تمام رات
گردار ہے وہ زلف منبر تمام رات
یار بگزار ہیں حیر کی کیونکر تمام رات
روتا ہوں جو یاد میں اوج چشم مست
دیکھا کیا میں خواہم ابروئی یار کو
ہے چشم سرگین تری یارخ کی نورسی
سو یا و ساتھ غیر کے تو جاگتی رہی
رہتا ہے شغل شور و فغان یاد زلف میں
شب کو و مہروش جو یہاں جلو گر رہا
بھر صنم میں شب کو جسکتی نہیں ہے آنکھ



ہر دم خیال مارض و گیسوئی یار ہے
میں شغل اکبر و بھی دن بھر تمام رات



یاں منتظر کو نیند نہ آئی تمام رات
پر حیف ہے کہ موت نہ آئی تمام رات
تاروں سے بننے آنکھ لڑائی تمام رات
کی فرج غم فی دل پہ چڑھائی تمام رات

آئی نہ آپاہ دکھائی تمام رات
دل فی اوٹھائی بیچ جبہ ائی تمام رات
افسان تری جبین کی جو یاد آئی نہروش
یاد آگیا کیا اوترنا جو بام سسی

<p>محو چنان کہ طلوعی تمام رات متنہ واپس نہ زلف بنائے تمام رات کرتی ریحی و عہد شربائے تمام رات ناولن لے دل کے دھوم مچانی تمام رات کاکل کی یاد میں نہ کل آئی تمام رات چہری پر مردی رہی جیسا ہی تمام رات</p>	<p>کیونکر نصیب کو سہو ملو کہ جو رہے گوشتلا بلا میں جو عاشقوں کے دل انگہیں دکھائیں چھو کہ کہے زلف پر شکن اک بل بھی نیند آئے نہ انگہوں میں نام کو مسم دن کو محو یاد رخ مہر میں رہے شب کو نہ آئی آپ جو ای غیرت مسیح</p>
--	---


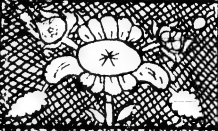


<p>کیفیت فراق کہوں کیا میں آبرو آرام دل کو غنیمت نہ آئی تمام رات</p>	<p>۵۰</p>
---	-----------

<p>کہہ پری بھی نظر آتی ہے بلا کی صورت خاک وہ حشر میں دیکھ گھاڑا کی صورت ہرین بلیغ غم جو یہ مٹجائی گی خاکی صورت یہ بھی آئی ہے نظر ہلو بقا کی صورت نہیں جہز شربت وصل اسکے دہا کی صورت نہ تو ہے موت کی شکل اور نہ شفا کی صورت</p>	<p>کیونکر انگہوں میں کس حرفت کی صورت جسے دیکھ نہیں بیان شکل تان امی دل مر کے لہلائیں گی اوس زبان جھانکیل تیغ نازبت شفاک سے ہو جائیں شمیم دیکھا بیا رحمت کو تو پیسے نے کھا تیرے بار لے چشم کا کیا حال کہوں</p>
---	--





<p>۵۱</p>	<p>آبرو واہ کا منہ ہی کہہ ہوا اوس کہہ مہر تک جیکے نہیں ہے کف یا کی صورت</p>	<p>۵۱</p>
-----------	--	-----------

<p>نہیں ہے ذرہ کو کچھ آفتاب سے نسبت تو ہی نقاب کو بیشک سحاب سے نسبت کہ عمر کہتی ہے اپنی جہاں سے نسبت</p>	<p>کھان بکھار کو روحی جناب سے نسبت تہااری رخ کو جو ہی آفتاب سے نسبت بہر و سام کا نہیں کہو بحر ہستی میں</p>
--	--

کہاں ہے ابرو کو چشم پر آگے نسبت تو یہ ہال کو ہی کیا رکاب سے نسبت ہماری شیشہ کو ہے آفتاب سے نسبت	دم مغالہ کیونکر نہ پاتی پائیے ہو مقابل اونٹنی کف پائی جبکہ بدترین سامی دلین کیونکر مٹی محبت یار
---	---

 ڈبویا ابرو و الفت فی شعلہ رویونکی بجا ہی ہوا اگر آتش کو آگے نسبت	
 ردیف ثانی مثلثہ ۹	 ۵۲

کیا سبب کیا ہے خطا کیا باعث طائر رنگ حنا کیا باعث ہو گیا حشہ بپا کیا باعث ناز و انداز واد کیا باعث ہی جو سر باد صبا کیا باعث آپکی زلف دو تا کیا باعث سوگ میرا جو رکھ کیا باعث کیون گرفتار کب کیا باعث	کیون ہو تم مجھ سے خفا کیا باعث آتش رخ سے تری جلتا ہے ناز کی چال چلا کو ن اسی دل بن گئے دشمن جان عاشق پہر لی جے کسکی ہوا خواب سے بین دل کی لیتی ہے دل عاشق سے بنت بی دین نے پس مرگ سری دل مرا کا کل پچپان لئے تری
--	---

 ابرو دلپہ کسی ابرو نے کام سینی کا کیا کیا باعث	
 ورساں میلاد ۱۶	 ۵۳

گفتار سیما ہی کہ رفتار قلم آج کم جام سفالین سی ہی ہمسما غم آج	پڑا دم تحریر جو حرفو بین بے دم آج ہی جوش می حسن شہنشاہ امم آج
--	--

دیتی ہیں مبارک بخوشی اہل حرم آج	خوش ہو کی سنائی ہیں ملک مژدہ میلاد
خوش ہو کہ ہی میلاد شہنشاہ نام آج	پیہم در و دیوار سی آئی تین سدا تین
وہ سر ہوا اصنام کا خم سو قلم آج	وہ بارہ کسری کی گری کنگری چودہ
تہہ گئی اہل عرب والی عجم آج	پیدا ہو اصاب صبا صام کہ جس سے
وہ ہو گیا کعبہ پہ نصب بنر علم آج	جبریل فلک سے و پے تہنیت آئے
زور و سکا ہوا قدرت اللہ سے کم آج	اطیس چارڈون میں چہا خوف سجا کر
ہر ایک ہوا موردِ الطاف و کم آج	ہے نوزی مہر ہر اک خانہ تاریک
ہر سمت سی مستانہ اوٹھا برکرم آج	جو تین پہر اک گل ہی اسنگون پیہ بزم
گم صفحہ دینا سی ہوا نام الم آج	کائی ہی ہر اک سمت سے آواز خوشی کی
کرتا ہوں قلم سی سر کھار قلم آج	ابروئی محمد کی تین اوصاف بیان کہتا
ہی خانہ دل غیرت گلزارم آج	اوس پہول سی رخسار کا اسین کے تصور
دیکھ آئی ہیں حکمت سے ہم اقلیم مدح آج	مضمون کمر اچکا ترکیب سے باندہ
ٹہری کا کسی جا پہ نہ رہو ارقلم آج	طی سر سے کرنگا یہ روغت بنی کو



وہ صل علی میری ہر اک شعر پہ کہتا
اسی آبرو ہوتا اگر حش ان عجم آج



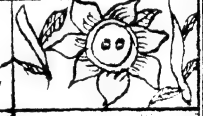
بدلہ ہوا ہی آج تو سرکار کا مزاج
اوٹھتا نہیں ہے اوس نہ عیار کا مزاج
بلی متہاری کا کل خدار کا مزاج
ہم سی ملا ہی اب نہیں دوچار کا مزاج

جو پوچھتی ہو مجھے گنہگار کا مزاج
نازک ہوا، اب تو یہ مجھ زار کا مزاج
سو دایوں کے اپنی ہی لیتی ہی بل کی
درد و غمان و حسرت و آہ و غم و بکا

<p> خاطر میں لای کب وہ مہ و مہ کو بھلا پریش غمیں جسے زلف کی سودا کی کہیں اک پل میں مہنی دینے تر سے گہنا دیا لاتی نہیں خیال میں بہ طولِ روزِ حشر اس تجو میں صورتِ عفا سے عقل گم ایما چشمِ یار ہے مجھہ زار کی طرف ہے سرسبز یہ قافلِ عاشق و لنگار خالی نہیں ہے رشتہ سے تسبیح کوئی بھی ہے جیسی روح و مہی فرشتی ہرین لگی اوس غنچہ لکے دیکھ تو گلہائی باغ سی </p>	<p> جی چنچ ہفتین پہ مہر جی یار کا مزاج کوئی بھی پوچھتا ہے سیدہ کار کا مزاج تھا کھیا ہوا یہ ابر گھر بار کا مزاج ہے کس بلا کا میرے شب تار کا مزاج پایا نہ مہنی آج تک اس یار کا مزاج بیمار پوچھتا ہے یہ بیمار کا مزاج کتنا ہے تیز ابرو مئی حصار کا مزاج زاہد ہے ایک جھوڑا ر کا مزاج صاحبِ نیکوں پسند ہو اغیار کا مزاج بنیہ راجھی ہو بلبل گلزار کا مزاج </p>
--	---



نثری یہ خیال چلتا ہی ای برو دام
 کچھ دھمی کیسا ہی چنچ جفا کا کا مزاج



روایف حامی حلی

<p> تیر مڑگان سے اوڑا یاد نشانی کی طرح یادِ خال مہروش میں جانی میں تنگ بون در دلی سنی سے ہوتا ہے اگر جسم مرے کیونکہ کھل جائیں دلِ صداک کی پنی نصیب واعظو کچھ ڈر نہیں خوشید مشہد کاہن روح کبر اگر یہ کہتی ہے فداق بایرین </p>	<p> خوب کی ایجاد متنی آزانے کی طرح پیس ڈال ہی آسبای چنچ دانی کی طرح قصہ الفت ہے کوس لوفانی کی طرح کوچہ گیسو میں جانگلی جو شانی کی طرح غلٹ حسان کسر پر شامیانی کی طرح کا لید یار ہے مجھ کو قہ غانی کی طرح </p>
---	--

دکھو پہلو میں ڈالائی سہو شانی کی طرح آپنی اچھے نکالی ہی جلانی کی طرح اتنے کیوں ہمسی بدلتی ہو زمان کی طرح سیکھی ہی اوس شوح کی کیا ہی شانی کی طرح باغ میں کیوں ڈالتی ہو شانی کی طرح	تسا دینا میں کوئی ہی اور بھی ناوک گلن دیکھتے ہو مجھ کو جب بنجائی ہو غصتی ہی رگ کام جاتیں گی اکدن اسی تو گو میں غریب دیکھ کر دوج اوسکی مٹجائی تہین لیں حسین بلبلو پہلو نہ اتنا چنہ روج ہی بہار
---	---



مٹل مایرونی جو متنی بنائی ابرو
ہی بھی اوس رشک عیسیٰ کی بکائی طرح



بجر کی شب میں کہاں جاتی ہے صبح جب طبیعت میری گہرائی ہے صبح روز ہمیر اک غصہ فانی ہی صبح شام ہی رورو کی ہو جاتی ہی صبح گل کی اگر کان کیوں کہاں ہی صبح شام کی بھی صاف بنجائی ہی صبح	دھل کی شام سے آتی ہے صبح چاک کر تا ہوں گریبان مٹل گل بچ دیتی ہے یہ وصل و حشر میں دن کو رور کر کیا کرتا ہوں شام وہ نہیں سنتا تری اسی عن لیب جب یہاں آتا ہی وہ خورشید رُو
---	--



ابرو یونین بسر ہوئی ہی عمر
کلاہ شام آتی ہی گہ آتی ہی صبح



رولیف خامی مجھے	
ہی رشک سے پہنی ہوئی لالہ لعل سنخ او ترک یہ پہو لا خزان میں چمن سنخ سُن پائی اگر مایہ کا وصف ہن سنخ	اوس گل کا جو دیکھا ہی کہی پیر میں سنخ محب زخم نمایان میں تری تیغ کی تن پر ہو رشک سے دل خون عقیق میں مینی کا

<p>تم بھی تو دکھا دو اسے اپنا بدن سرخ</p>	<p>یہ سولی ہے شفقِ رنج پہ ایسا جان کج</p>	
<p>4</p>	<p>آسی آبرو بہ جانیں پہر خون کے دریا پینے کو کن کج مین پھر پیر زان سرخ</p>	<p>58</p>
<p>تو خونِ رومی سی میری بھی انگلیں سرخ نہیں سجا فے قاتل کی گردِ دامن سرخ کیا ہے کسی ہو رو کی رنگِ معان سرخ مری سے اودی ہن لب رنگِ لبتی ناز سرخ میرے لہو سی جو ہو اونی تیغِ نران سرخ</p>	<p>وہ ان کے نشہ می سے جو چشمِ جان سرخ ہو اے خونِ کسی بگینہ کا دامن گیر یہ کسکے اشکو نشے بہتے ہن خون کے دریا لکھو نکر انہ گمانِ نیکم و عقیق کا ہو شہید ہو کی دو عالم ہن سرخِ زہرِ جلاؤن</p>	
<p>5</p>	<p>ہو گا ماہِ کبھی اوس پہ آبرو سرسبز کہ زردیوں اور رنگِ دی جان سرخ</p>	<p>59</p>
<p>وہ بھی سایہ سی رخ کا ہے ایسا دہرخ مردمِ چشم کی جا نگہِ نین پہر تابی دہرخ صاف تو یہ ہے مہر و تہر اچھا ہی دہرخ شمع ہی گل ہے دل زار بنا کیا ہو دہرخ زلفِ رخ پر ہے خازنِ شیدا ہی دہرخ دید کو اپنے خود آئینہ بنایا دہرخ</p>	<p>کون کہتا ہی کہ خورشید سی بمتابی دہرخ دیکھے آئینہ میں اسطرح سما یا ہے وہ رخ مجھے کیا پوچھتے ہم ہن کہ کیسا ہی دہرخ مہر ہے ماہ ہے یارب ہے یا شعلہ ہے رخ روشن سے عدا ہوئی نہیں زانسیہ کیا صفائی رخِ محبوب بیان ہو چھلنے</p>	
<p>9</p>	<p>آبرو اویکے صفتِ حد بیان ہے فزون اوسکا دل جانتا ہے جسے کہ دیکھا ہی دہرخ</p>	<p>40</p>
<p>رویفِ دالِ مہملہ</p>		

سقوط قدح طہار محمد
یارب ہوئے ترچھے دیدار محمد
کافی ہے مجھے سایہ دیوار محمد
بین عرش سی تا فرش طلبگار محمد
یہ سر ہو بہر اور ہو دیوار محمد
سو جان کے وارفتہ رفتار محمد
جس کا دل ہمارے بیمار محمد
ہوں نقد دل و جان کے خریدار محمد

سجودِ قضا بروی محمد
مہون روز ازل سی میں طلبگار محمد
کچھ بھوکو ہوس نقل مکانی نہیں ایل
انسان کی گمان پر ہی حورو ملک
کچھ حرم نہیں خلد برین کی مجھے ولہند
کیا مجھ پہ موقوف ہر اک جن ملک
کب تک یہ شفا حضرت عیسیٰ مگر
سو دے نہیں جنہر یوسف کا عزیز



ای ابرو کیونچاؤن کسی اور کی درپر
کافی ہے مجھے کوہِ طحی سرکار محمد



کہ ہی فردوس ایوان محمد
ہی وہ خوشبوی دامن محمد
جو ایدل ہے شتا خان محمد
سمجھتا ہے خدا شان محمد
میں دیکھوں مرقی دم آن محمد
بلا تشک میں وہ خاصان محمد

یہ اک ادنیٰ سی ہے شان محمد
مہکتا ہی لباسِ جم جس سے
درد و اوسچہ فرشتی پہنچی یکن
بشر کیا اوسکا رتبہ بانٹا ہی
آئیے نزع میں لائیں وہ تشریف
جنہیں ہم کمال اور اصحاب سے عشق



حجل میں ابرو جس سے مہ وہر
وہ ہی روز ایوان محمد

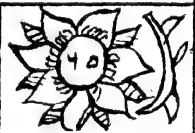


برو فیضِ مالِ معجل

<p>چاند عارض تھا ترا اور کسان سچا کا غنہ چو کرے بہرے لگا نیکے پکارا کا غنہ نیکے اور بجائی یقین ہے ابھی پارا کا غنہ ہو گیا اشکوں سے بہر کف دیا کا غنہ ہو گیا صفحہ آفاق سے عفا کا غنہ نظر آئی لگی خط کف صحرا کا غنہ قوت دل ہے کہ ہی انگھ کا تارا کا غنہ زلف لیلی کا ہے سطور و سنو کا غنہ بن گیا ہے ہمدن چشم متا کا غنہ</p>	<p>تق ہوا پر تو رخ سے جو سراپا کا غنہ جب تری چشم غزالین کی لکھنے ڈاکوین لکھوں کچھہ حال جو بیتابی دل کا اپنے یاد لکھنے میں جو وہ روی کتابی آیا اتنے اوس غیرت بقیس کو کہتے نامے حال وحشت کی جو میں دست دراز کیا لکھوں نور انگھو کا بڑا ضعف گھٹا پڑے کہ وہ خط کیون نہ دیوانہ ہوں تین دیکھ کے مثل بخون دائرون سے تری دیار کے خاطر ای شوش</p>
--	--



نامہ پاکو پڑ کر نہ خوشے ہو کیونکر
آبروی مری تیر کا لکھا کا غنہ



روایتی مہملہ

الٹی سر پہ گولی سرے سایا ہو کر
پہر او جالا ہوا آکھو نہیں اندھیرا ہو کر
پڑ گئے ماتھے کمر میں تری حلقا ہو کر
طاہر رنگ فنا اور ڈیگیا عفتا ہو کر
دل کری نالے جو ناقوس کلہا ہو کر
خاک تربت سے مری رنگش شہلا ہو کر
کیون جلائی ہو مجھے آگ بگولا ہو کر

گدڑا وحشت میں جو میں جانب صبرا ہو کر
محو رخسار ہوا زلف پہ شیدا ہو کر
بعدت کی سری دام میں عفا آیا
نینے بوسے یہ لئی اوکے کف رنگین کی
خوا غفلت سے یقین ہے کہ وہت چو کاٹیو
واہری حسرت دیدار کہ نگلی پس مرگ
غصہ ہر وقت کا اچھا نہیں ہوتا صاحب

<p>گھر ہی سنان نظر آتا ہے صحر کی طرح اپنے عاشق سے عبت کرتے ہو بیان گزیر حق تو یہ ہے کہ ہے اخلاق محض تغیر اوس پریر و نئے دیا لکھ کے اگر خط اپنا و م اولہد جا بیکجا عشاق کامر جائیں گے زور و حشت نگیا بعد فنا بھی اپنا صورت مالتب جان میں پڑا رہتا ہوں</p>	<p>رنگیا کسکے مجھے زلف کا سودا ہو کر چو ربیارسے بنتے ہو مسیحا ہو کر غیر رجا تا ہے حسنات پہنسا ہو کر دست قاصد وہین چکا یہ بیضا ہو کر زلف گردین جو پڑ جائے گی پندا ہو کر خاک تربت سے برباد بگولا ہو کر اجرین زیت بسر کرتا ہوں مردا ہو کر</p>
--	--



آبرو پہیر کھیا دئے جو وقت لگے
قعر جسم سے جان و گئی چڑیا ہو کر



<p>جلوہ حسن دکھاتی ہیں وہ کچا کچا ہو کر قتل عالم پر کمر باغ نہ اسی ترک حسین ہے تماشا کہ نگہ تیری نہیں ملتی ہے مار ڈالیں گے اگر اب کی انگبین مہر کو چین سے رہتی اگر ملک مہر میں رہتی بے سبب کسلی مجھ زار سے ابرو پہے بل آجے ان مجھی سم ہی یہ ہوں برگشتہ تفسیب عشق اور حسن دکھائی ہیں نیز نگ اپنے ہیں گئی صورت فریاد گئی شہرین ہیں خط کی آبی سے دو چندان ہو کر فوٹو رنگی</p>	<p>چشم میں نظر دل میں سودا ہو کر تکون جہان میں تو برا ہوتا ہے چہا ہو کر گو کہ آنکھوں میں سری رہتی ہی سر ماہو کر لب جان بخش ملا دین گے مسیحا ہو کر سچ تو یہ ہے کہ پڑی بخ میں پیدا ہو کر قتل بیا کر کرتے ہو مسیحا ہو کر دشمن جان سے مرایا ر مسیحا ہو کر ہو کی مخون کہی کہ صورت لپلا ہو کر بنکے واقع کہی کہ صورت غلڑا ہو کر حسن قرآن کا بڑا اور محض ہو کر</p>
--	--



ابرو طح شگفتہ ہے بل قافی کو
طبع کا زور دکھا صورت و بیا ہو کر



ہر گھیا آئینہ رواج مہر سے مگر ہو کر
روز غم باغ میں جاتا ہوں جو مضطرب ہو کر
ہو کے جاؤ نگاہنا چشم جہانے اکدن
مژدہ ترک ستمکار نے مارا مجھ کو
جذبِ الفت نے دکھائی ہے کشتِ اتنی تو
آگیا دل میں جو اس بحرِ لطافت کا خیال
دوری افشان کی محمی بروی بت قافلِ سر
خاک میں جھکو مار ہوئی حیرت او کو
یادِ رنگ گلِ عارضِ عبور و تاملوں کہی
رنگِ بدلی کا کسے روز جو خونِ ناحق
خاک ہوئی یہ بھی چکا یہ مجھے لبِ کارِ را
یا بزمِ بخیر کہی ہوں کہی مہر امینِ دوان
اسعداوسنبتِ بدخو کی اوٹھائی یمنِ ستم
غیر بھی تبا کوئی آفت کا مگر پر کالہ

رگیا بختِ مہر اسے سکھ در پہ کر
سبزہ آنکھوں میں کٹھک جاتا ہے نشتر ہو کر
عشقِ موی کمر یار میں لاغر ہو کر
چنبکے دلیں مہر صوٹ نشتر ہو کر
میر کی کوچی سے نکلتے ہیں وہ اکثر ہو کر
اشکِ اندی میری آنکھوں میں ہند ہو کر
لطفِ دینی لگی شمشیر کا جوہر ہو کر
آخر کار مہوئی صاف نکدر ہو کر
آنکھ سے اشک نکلتے ہیں گل تر ہو کر
تیغِ قافل میں چک ہا گیا جوہر ہو کر
منہ ملی یار کی مٹی مہر صوٹ ساغر ہو کر
یہ ملاشیفتہ زلفِ مغربہ ہو کر
رگیا سینہ میں پتھر دل مضطرب ہو کر
لی اوڑا نامہ دلدار کہو تر ہو کر



قافیہ اور پل کر کہو اس میں اشارہ
آبرو و شہرت مہر صوٹ نشتر ہو کر



رگیا مہر چراغِ تیرہ دامن ہو کر

داغِ دل نے چکے مہر صوٹ نشتر ہو کر

<p>تم جو گزرو گی کہی جانے گلشن ہو کر آگنی خار رفو کی لئے سودن ہو کر جل بھی خاک ابھی ماہ کا خرم ہو کر رگیا لعل بخشان گل سوسن ہو کر پہنکیا دامن حصار میرا دامن ہو کر آئین مدفن یہ جو و سخن بہمن ہو کر رگیا زرد مسرا سبزہ مدفن ہو کر کہیں چہ بجا جگر میں یہ سوزن ہو کر رگیا پھول ساخ کیون گل یوں ہو کر رنگ خسار و ترا طائر گلشن ہو کر گھر حلا یا ہے اسی شمع فی روشن ہو کر خضر نے ٹوٹ لیا ہی مجھے نہن ہو کر مسم بھی گری طرف وادی میں ہو کر</p>	<p>اتش رنسنہ و نہک عایگا اسی شعلہ عذار پاک دامن جو گیا دشت میں سودن صورت برق چک جگا اگر تری نگہ مسی مالیدن لب تار جو دیکھے اوسنی میں نہ مجنون ہوں کیا جامہ دیکھا خیال شجہ قوس لب گور سے نالان دل ہو اثر سوزش دل بعد فنا ہے یہ ہوا افکے مرگان کا تصور دل نا فہم نہ کر کسنے بوسون سے کیا آپکا نیلا خسار خط جو چہری پہ نمودار ہوا کوس گل کی سوزش دل نے میرا خانہ تن پہنک دیا سبزہ خط فی تری چین لیا دل میرا نوز شمع رخ جانان کی تصور میں کلیم</p>
--	--



ابرو شکوہ اغیار ہے اباحال
 بیخ دینی لگی جب دوست ہی دشمن ہو کر

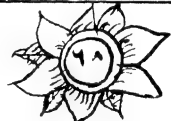


<p>دکھا دیتی مین ہ جلوہ بہر صورت عیان ہو کر جگر پر کام کر جاتی مین پلکین بر چہ بیان ہو کر زمانہ مین ہوئی مشہورہ ہر برق جہان ہو کر زمین کی کس جگہ کس سمت جائیں گے کھان ہو کر</p>	<p>نہیں رہتی جاری آنکھ سے اکدم نہان ہو کر وہ ابرو کا شتی مین دکو تیغ اصفہان ہو کر جو نیلے آسینے سے مرے آتش فشان ہو کر ہند بعلوم حکو کون مین کس جاسے آئی مین</p>
--	--

<p>منہیں لازم ہے اتنی بد زبان سیدمان ہو کر اویسی بھی رہ گیا اک ترمیری کا سا گمان ہو کر گیا کوئی نہ اس دلفریب سے شادمان ہو کر وہ کس کس سے وفاداری کرین جان جان ہو کر رہیں گی سینہ تار یکسمنہ و تابان ہو کر کبھی ہو کر چری گہ تیغ ہو کر گہ سنان ہو کر رولا تاجی وہ اٹھو کو مسری دم دہو ہو کر ترشی شیر قاتل رنگائی خون چکان ہو کر</p>	<p>صنہ اس درجہ شہی گالیو سپر مجہدہ کہولا گیا میں ناتوان گمراہی کی گمان ہو کر تسائیں ہزاروں کی رہیں لہجی کمال ہو کر گلہ ایل عیث ہو چکا اونے جو قافلے کا پڑنے کی تیرنگان صنم سے دل میں جو رنخی گناہ وایرو و مرگان ہر تیری قاتل عاشق خیال زلف خوبان میں کیونکر اشکباری ہو کیا جو رنگا ہوں عاشقوں کو ایک سے دم میں</p>
---	---



مٹا دی ہستی موم کو امی آبرو دل سے
نشان وس بی نشانکایا بگا تو بی نشان ہو کر



<p>جہاں کو قتل کرتی ہو مسیحائی زمان ہو کر حلب کے سیر کو آیا ہوں اب ہندوستان ہو کر کھڑی ہو سرور کی مانند کیوں سرو روان ہو کر کہ ہر جا یہ تلگن بلکین ہماری سالبان ہو کر سرا پار گیا ہوں شل کشت زعفران ہو کر ہنو مغرور شیخ و شید و مرزا و خان ہو کر نوانا می یہ حال کی ہے ہمیں اتوان ہو کر تو ہر اک غنچہ گل کھل گیا ہی عطر دان ہو کر وہ مین خاموش سوس کی طرح ازل زبان ہو کر</p>	<p>ہماری عالمی گاہک ہو تم آرام جان ہو کر ہوا ہوں مجھ میں عاشق زلف بتان ہو کر جسم کی سیر موائی غنچہ لب گلشن میں چل ہو کر سمایا ہے تصور کس سیر کا اپنی انگبون میں میری صورت کی دیکھ سے کیوں اونکو سنسی آئی نسب کو اور سب کو حشر میں کوئی نہ پوچی گا بسان اشاک گر کہہ کسی سے اوٹھ نہر سکتی نسیم صبح کی مانند تم آئی جو گلشن میں تصور نہ کی دل میں تیری موم ہونکی مسی کا</p>
--	--

مخود خط جو ہے اس ہول سے رخسار پر ای گل
 لکھا ہے جو سرمہ اپنی آنکھ بن گئے قاتل
 وہ ہے مانند گل میں مثل بلبل باغ عالمین
 یہ سہزاد باغ کو گل بنا دیگا خندان ہو کر نہ
 تو وہ تیغ نگہ کو تیز کرتا ہے فسان ہو کر
 وں کیونکر نہ وصف روی رنگین خوشنما ہو کر



لگا دی ابرو پیر اور یہی اک ماتہ اقی قاتل
 یہ کب تک ایڑیاں رگڑا کر یگانہ جان ہو کر



تو چرخ چتر اور جا بگا دم میں دھوان ہو کر
 رہی ابر ترست پر ہمیشہ سائبان ہو کر
 ہماری جان کو آیا ہے تو چنگیز خاں ہو کر
 کہے تیغ و سندان ہو کر کہی تیر و کمان ہو کر
 نہ میٹھو منعمود و دکن کا خاں شادمان ہو کر
 کہ بسی ڈالتا ہے دیوان ہی بارگراں ہو کر
 ہوئی کیا کیا پریشان جمع بزم دوستان ہو کر
 بچھے منظور و سفاک بسکا استخوان ہو کر
 کہ گرتے ہیں عام اسپر گناہن بکلیان ہو کر

جوانی و لسی نخلین کے سے آتش نشان ہو کر
 کیسکے جہنم رورو کی مینی جان کہوئی ہی
 بنیں کہہ اور جھکو سو جہتا جز قتل عام ہی ترک
 بہ صورت میں قاتل عاشق نکی ابرو و مژگان
 بہان کمال دولت چھوڑ کر اک روز جانا
 کیا عشق کرنے او سکے ایسا ناتوان مجھ کو
 غضب ہے ماتہ سے اس تفرقہ انداز گردون
 میں اور غبار و خون روبرو موجودین اسدم
 نہ بھی جی بھلا چھ نہ دل کس طرح اپنا



لئے رہ بنس دل کو تو بفل شین ابرو اپنے
 خریدیگا کہیے تو کوئی اسکو قدر دان ہو کر



ہی ہی عقل کو خود اپنے خبر میں چسکر
 واقعی طاق میں الف کے ہنر میں چسکر
 آیا پاؤں سے نکل کر میرے سر میں چسکر

کس سبب میں دماغ اور جگر میں چسکر
 بکھو آئی ہیں سدائگی گھر میں چسکر
 عشق کیسوں پریشان دماغ اور کبیا

کہا ئی موتی ہے خجالت کے بہنور میں چسک
عقل کو جنکے ہے مضمون کمرین چسک
سچ ہے یہ بات کہ ہے پائی بشر میں چسک
کس قدر رکھائی ہیں گردِ آبِ ہنر میں چسک
کہا ئی بن بن کی دُہوان اگل سقر میں چسک
کہ تپ غم سے یونہی ہے مجھے گھر میں چسک
خود بخود دلو کو سر کج ہے بر میں چسک
کہاتے پہر کسلئے ہم راہگز میں چسک
یہیہ جاتا مہون تو آجا آئے سر میں چسک

دُردِ دمان سے نہاری جو مقابل ہو جاسی
حال ملکِ عدم آباد کا پوچھو اون سے
ہو کی پابندِ مقدر نہیں نکتا اک جاس
نہ ملا پرنہ ملا گوہرِ مقصود کہیں
آتشِ عشق اگر اس میں اثر کر جاسی
مجھ سے کس طرح رہ ملکِ ندم ملے ہو گے
او کو اغیار نے سینے سے لگایا شاید
جذبہ دل سے لیا اونکو بلا گھر بیٹھے
ہوں وہ برشتہ مقدر جو کہے تھک کرین



آبرو ملتا ہے گھر بیٹھے جو تقدیر میں ہے
لوگ کہاتے ہیں عیثِ الفتِ زمین چسک



ہیں سپاہی اپنا سر رکھ دینگی ہم تلوار پر
بود و باش اپنے فراغت سے ہی نوکِ نثار پر
انگھہ اب ڈالیں گے ہم ہی روزِ دیوار پر
طعنہ زن ہے چشم اپنے ابرو دریا بار پر
کچھ نہیں سو قوف ای جانِ جہانِ دوچار پر
کیون نہ ہو جاؤ نہیں قربانِ ابروئی خدا پر
سجہ پر نازان ہے زاہدِ برہمن زنا پر
وامی قیمتِ مند سے سایہ چڑھ گیا دیوار پر

جان کو صد فی گریگی ابروئی حشر پر
تا تو اتنی ختم ہے اب مجھہ خیف و زار پر
غیر سے ہو گئی ہے امنون پہر تارِ جہانک
جوشِ زن بارہ مہینے یہ ہے وہ ہے چارہ
ایکٹی تیغِ بغا کا سیکڑوں پہرتے ہیں دم
کاٹ ایسے آج تک دیکھ نہیں تلوار میں
کُتہِ باطن سے نہیں دو نو کو کچھہ ہے لکھی
کرتے کرتی دوڑ دُبو پائے کچی میں پہنچا جو میں

چیمین کیا یہ ہے کہ بیل بھی بلا کردان کے رکھ سنبھل کر پاؤں اسی سرور و ان قوت خرم خواب میں اگر لڑائی مجھے وہ پردہ نشین	پہول کہی میں دم گلشت جو دستار پر دل پسا جاتا ہے عالم کاتری رفتار پر کیون نہوں نازان میں اپنی طالع بیدار پر
--	--



اکبر و سامان حیات و مرگ کی ہین اسکے پاس
زندگی موقوف لب پر موت چشم یار پر

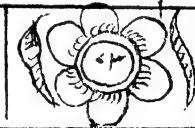


ردیف نامی معجم

مئی خواہی ہین ڈسنگت ہشیار کی انداز کار قم عیسیٰ کیا ہٹو کرنے مہاری پر یوں میں ہے یہ ناز نہ حور و نین آواز پہر ایک قیامت کا ہوا سامنا دل کو بن بن کی چلین لکھ یہ طاووس چین میں جو معتقد فتنہ محشر نہو ای شوخ دم میں کہی ای حضرت دل اسکے نہ آنا	پہلے اور ہی ہین چشم شنگار کی انداز رفتار میں پیدا ہوئی گفتار کی انداز ان سب کے جدا ہین سری سرکار کی انداز پہر دیکھتے ہیں ہم کسی رفتار کی انداز پاسکتی ہین کوئی تری رفتار کی انداز وہ دیکھ لی اگر تری رفتار کی انداز ابروئی سنگر میں ہین تلوار کی انداز
---	--



ای ابرو عشق اسکا ذرا سو چلی کرنا
ہین قیامت و لدا میں سب کی انداز



کشت و خون فرقہ عشاق ہین گاکاں روز عشق میں جسکی مجھی چین آیا اک روز زندگانی ہے مجھی تلخ شب فرقت میں دیکھو عاشق سی نہیں منہ کا چہانا چہا	رنگ لایکا تر اسخ و وپٹا اک روز اوسنی صد حیف مرا حال نچو چہا اک روز شریت وصل دین کر مرا بیٹھا اک روز پر وہ کہلو ائی گایہ لچکا پر واک روز
---	--

جان تہی بین جہاں ہی پہ اونہیں ملت ہی ۵۴

عوض سخت یہاں گور کا سخت اک روز

آہی ہمار ہو گئے سب کوہ وراغ سبز
خط زمرہ میں کا جو پڑ جائی اونکے عکس
کافور داغ دل سے میرے مہر ہو گیا
سرسبز ہونہ کیا جواز لہی بین تیرو دل

یہ سبز رنگ تہرے پتلی بین اکبرو
عشق کو دکھاتی بین ہر روز داغ سبز

رویف سین مہملہ

عمر بہرستی ہے انسان کو خیزینے کی ہوس
عشق چشم و لبے سب ان پوری کر دو
چرخ وون کے سبز لون گم لوٹ کی ہر آنکھ
خون لہی بینی بین غم کھاتی بین تیری جھڑن

جو ہوا فانی رہا وہ اکبرو آرام سے
وہ رہا گردش میں دایم جس نبی کی ہوس

ملا زماں میں بکھو نہ کوئی یار افسوس
تمام رات ہار و زجر کا دہڑ کا
اس آرزو میں ہوئے گور کی کھنکھہ ہم
ہماری جان لگے جسکے در و فرقت میں

ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار افسوس
وصال میں بھی نہ دلو طاقہ رافسوس
مگر نہ یار ہو اہم سے ہنکار افسوس
وہ ایک بار نہ آیا سہ ہزار افسوس

جو اپنا دشمن جانی ہے آبرو دیکھو
اوسی پہ آتا ہے دلو ہاری سپا افسوس

رویفشین معجزہ

الفت میں تری دون جھانکا نہیں کچھ ہوش
دیکھے جو تیری شکل بیان کا نہیں کچھ ہوش
مر جانی یہ پھر نام و نشان کا نہیں کچھ ہوش
یہ ہوش تجھی خاص مکان کا نہیں کچھ ہوش
اسی یار تجھی اپنی زبان کا نہیں کچھ ہوش
اسی ترک تجھے تیرو مکان کا نہیں کچھ ہوش

اس دلو جھان اور ویاں کا نہیں کچھ ہوش
یہا خاک کہوں حال کہہ سکتے کا بے عالم
یہ زلیست میں سب آرزوی نام و نشان ہے
ہو لا ہے عبت زلیست میں دل گور کی منزل
گڑھی ہو یہ دشنام ہر اک شخص کو دیکر
بل ابروئی خمار پہ مڑگان میں کجی ہے

دیوانی ہیں الفت میں کسی رشک پری کی
اسی آبرو ہو کو دل و جان کا نہیں کچھ ہوش

مگر ہنیں تری نف ترے جمال میں خوش
کوئی ہے ہجر میں نالان کوئی سوال میں خوش
فخر شاد ہی کل میں شاہ شال میں خوش
یہ وہ شکار ملی رہتا ہے جو کہ جال میں خوش
جو شاد تو ہو تو سب میں تری خیال میں خوش

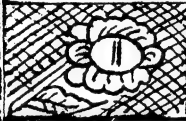
کوئی ہے مال میں خوش اور کوئی کال میں خوش
کب ایک رنگ زانہ ہے عاشقو کی لئے
گزر رہے جاتی ہے دونوں کی زندگی طرح
ہمارا دل ہے تری یاد زلف میں سور
جو بکھو غم سے تو غمگین میں سب کو جاتا ہوں

شگفتہ کیوں نہ دل ابرو ہو گریہ سے
منور ہو تا ہے طاؤس بر شال میں خوش

رویف صا د ہلہ

مرگنی پر گھیا دل سے تہارا اخلاص
گرم جوشی میں بھی کا فور یہ ہو جاسکا ہے
یہ بناوٹ کی ہر اس ہے تہا ساری تقریر
اسکو کہتی ہیں بُتو الفت جانی بخدا
کھل گیا صاف یہ مشق ستم بھیجے سے
اپنی دیوانی پر برساتی ہوا لکھون پتھر
منعصر سیمبر و سپر نہیں اسی حضرت دل
دل لگی کے بی بی اب ہم بھی کوئی ڈھونڈ نیکی

جان جان دیکھی کیسا ہنسے بنا نا اخلاص
خاصہ رکھتا ہے پاں کا تہارا اخلاص
اب نہ انگلی و عنایت ہے نہ ویسا اخلاص
خیان جیلین گرہنے بنا نا اخلاص
یعنی تسی نکری کوئی دوبار اخلاص
ای بُتو تنے کھا لاسے یہ کیسا اخلاص
اس زمانہ میں فقط زر کا ہے سارا اخلاص
تنے پیدا جو کیا غیر سے اپنا اخلاص






آبرو و عشق میں تھا دل کو اُسی کا خطرہ
شہزاد احمد لایا سراپا اخلاص



رویف ضاد معجز

سنبل باغ ہے وں اور گل رونا عارض
کسی معشوق کا ایسا نہیں پیارا عارض
خال مشکین نے کیا لالہ حُمر عارض
ہے تہارا دل عارف سے مصفا عارض
زلف افنی ہے تری اور من ابو کا عارض
مہر و مہ کی بھی ہیں چشمہ مصفا عارض
یاری کہو لگی جس وقت چُہا یا عارض
ہو گیا بَدِ نظر جب سے تہارا عارض

زلف مشکین سے ہوا اور بھی زیبا عارض
مہر و مہ سے کہیں بہتر ہے تہارا عارض
کس نے پایا تہارا سہا بہو کا عارض
کہیں آئینہ سے افزوں ہے صفائی سین
تیغ ابرو ہین مرثہ تیر ہین جدا و انگہین
فراق دن رات کا ہے اچکی خراب رونی
برق سے کو نہ گئی انگہو نکلی اگی کی بار
روکش مہر درخشان میں سر کی انگہو نکلی

<p>چاندنی رنگ تڑا بدر ہے گویا عارض شام ہے زلفِ سید صبح کا تڑکا عارض</p>	<p>مہرِ پیشانی ہے ابرو مدِ نوا خترِ دانت نکشانِ ناگ توہینِ ذرہ افشانِ انجم</p>	
	<p>آبرو ایسی نزاکت کہیں دیکھی نہ سنی قصدِ بوسہ جو کیا ہو گیا نیلا عارض</p>	
<p>ردیف طائی مہملہ</p>		
<p>جس طرح بلبلِ شید اکو ہو گلزار سے ربط جو خرد مند میں رکھتی نہیں وہ مار سے ربط سر کو جس شخص کے ہے سنگِ دریا کر ربط ہو گیا جس کو تری سایہ دیوار سے ربط جس کو منظور ہو اوس شوخ سمگلار سے ربط نرنا خواب کو اس دیدہ بیدار سے ربط</p>	<p>دلِ عاشق کو ہی یوں کچھ دلدار سے ربط لازمِ اہل نہیں اوس گیسوی خمدار سے ربط کعبہ و دیو کو کرتا ہے یہیں سے وہ سلام کی نہ پہاڑ سنی کہی ظلِ ہما کی خواہش جسم اور جان میں وہ پہلی ہے جدائی جانی آنکھ اوس شوخ سمگلار پہ جس سے پڑی</p>	
	<p>آبرو کو نہ کس طرح خیالِ ابرو نہ کہ سپاہی کو سزاوارے تلوارِ ابرو نہ</p>	
<p>ردیف ظائی معجمہ</p>		
<p>داغِ دل ہے کہ کلیجی کا پہلو لا واعظ کلمہ پڑتا ہے یوں کہنی کو طوطا واعظ پڑ گیا اگر کسے نبیوش سے پالا واعظ تہ پہ صبرِ انسا کسی روز پڑی گا واعظ کیون لئی بہتر ہے قوطا کل دشا واعظ</p>	<p>آپ آپ جو ہے اگ لگولا واعظ صدقِ دلسی جو کہی ہے وہی اعلا واعظ سب تری گرمی بازار کریگا ٹہنڈی واعظ تو برا کہتا ہے بت کچھ نہیں کہتی ولہد واعظ چہا پا مارین کہیں بادہ کشانِ بدست واعظ</p>	

دیکھو پھر محفلِ رندان کا تماشا و عطا ہو گیا سو کہہ کی اس سنج سے کا تماشا و عطا نگہ لگائے بھی ہی دنیا سے نرا لا و عطا جسمین ہو جائے اس وقت تو ہوا و عطا تیری ہی میٹ میں پائی نہیں تھا و عطا	ہر کی کا جل کی دی انگور نہیں آؤ پرخن تو پہول پتی ہوئی رندو کو جو دیکھا اوسنی کیسے بیگ لنگوٹی میں بن اپنی مینوار بسے ہنکڑے سر سبز نہ بیان کروں بات آپ انگور کی حرمت کا بیان ہے سبے
--	---



آبرو و فضل میں کچھ اور بیان ہے کچھ اور
قول کا پورا نہ ہے بات کا سچا و اعظ



اردیف عین معلل

پرمسری محبوب کے صورت کو کیا ہی شمع گردید ہو جاتی میں محفل میں جب آئی شمع روشنی مہر سی جسطرح شرماتی ہے شمع روشنی کی ساتھ پروانو نکو بلوائی شمع تاجِ زرین پیشکر محفل میں جب آئی شمع جا کا غم کہتا ہی پروانہ نیچا آئی شمع عشق میں کس گلبد کی گلبد کل کہا آئی شمع سرسی یا کت ساتھ پروانگی طبعی آئی شمع	گرچہ عشق جانِ عالم میں گئی جاتی ہے شمع دیکھ کر پروانو نکو کیا دل میں آتی ہے شمع ہمے رخ پر نور جاناں سے نخل یوں باہتاج قد رپنی عاشقوں کی ہے اسے مد نظر صاف اوڑھ لیتا ہے گلگیر انتہا کا چور ہے آتشِ الفت میں دونو جلی ہو جاتی میں خاک را نہ پروانوں پہ کچھ یہ نہ کشف ہوتا نہیں سوزِ الفت کا اثر ہی جوستی کی طرح ہے
---	---



آبرو و معنی ہی میں ضبطِ سوزِ شمع کے
جلتے ہے شب بھر تپتی ہے نہ چلا آئی شمع



اردیف عین مجملہ

<p>یہ میرا جہیز گر دین میں سو بار تیغ کیا نہیں خنجر کی حاجت کیا نہیں درکار تیغ اپنی بارو کو نیکہیں آئینہ میں آپ بھی، ذاتی ہرین بارو و نیز آپ بل کیوں بار بار مسکرالو و نہت قاتل نے میری جان لیے کاٹ جو شمشیر ابرو میں ہے وہ اوس میں کہاں لال ہو جاتے ہیں وقت قہر قاتلان دہر ابروئی قاتل مجھ پر ہر کب آتی ہرین یاد ہو چکا میں جنبش ابرو سے پہلے ہی شہید زیر ابرو چشم مست یار گردش میں نہیں صد مہماں درد و فرقت سے تہ تنگ آیا جودل</p>	<p>پہ قریب آئی نہیں دیتی سری غنوار تیغ ہے مرثہ خنجر تھامی ابروئی خمدار تیغ اپنا بیگانہ نہیں پہچانتی زخوار تیغ سریہ حاضر ہے لگا بھی دیو بھی اکبار تیغ ہو گئی قسمت سے اپنی لعل گوہر بار تیغ عہد میں اوٹ کر تیری ہو گئی بیکار تیغ سرخرو کیونکر نہو جائی دم پیکار تیغ پڑ رہی ہے ایک دلیر اپنی سو سو بار تیغ کینچنے میں قتل کو میری عبث سرکار تیغ ماتہ میں عریان لٹی پرتی ہرین و غنوار تیغ یہ میری امنی گلی پر آپ ہے اکبار تیغ</p>
--	---



ایک دم میں کرتی ہو لاکھوں کی سرتن سے جدا
 کیوں نہ ہتیار و نہیں ہوا ہی اکبر و سردار تیغ



رویف فا

سو داغی ہے دل اپنا جو ہی مبتلائی زلف
 ہے آشنائی مرگ جو ہے آشنائی زلف
 کہتا ہوں دنگو بائی رخ اور شکو بائی زلف
 مارا پڑھی ابھی وں اگر زلف یہ آئی زلف
 وہ رشک ہر رخصی جو اپنی ادھائی زلف

لیتا ہی خود یہ آپ ہی سر پر بلائے زلف
 کم و رطہ بلا سے نہیں حلقہ بائی زلف
 آہوں پہر ہی یاد رخ و زلف یار کی
 کیا اسکے آگے اصل ہے مار سیاہ کی
 اندھیر کجا عجب ہے زلف نے سے دور ہو

مہر آدمی کو نہ ہرے سو فی سے ارتباط | بچتا کسی طرح سے نہیں مبتلائی زلف



اب سیدہ امیر و والین اگر نظر
دل پر ہماری غم کی گشا اور چہائی زلف



کیون ہے نظر حضور کی تلوار کی طرف
گرتے ہیں ترک ٹوٹ کی تلوار کی طرف
دیکھو تو اپنی طالب دیدار کی طرف
کیون دیکھتے ہیں آپ پہر اغیار کی طرف
اک ہم ہیں تاک ہی ہیں جو خسار کی طرف
کیا دیکھتے ہو میری تن زار کی طرف
راہی ہوا ہے خانہ خسار کی طرف
جب دیکھا اوسنی خجہ خو خوار کی طرف
آیا ہی ہے کی دیدہ خون بار کی طرف
پہر کیون اوٹھائی آنکھ وہ گلزار کی طرف
دل پہنچ رہا ہے کوئی ولد ار کی طرف

دیکھا ہی کسنی ابروی خدار کی طرف
کیون دل نہ اپنا مائل ابروی یار ہو
ماں و خدا کو چہ نہیں - لہن تر اینان
جب میری حال زار یہ ہے مہر کی نظر
اک وہ ہیں دیکھتے ہیں بکھو اوٹھا کی آنکھ
مشق ستم ضروری ہو وار تیغ کا
یکہ آگیا سمجھ میں جو کب سے شیخ وقت
سر اپنا اشتیاق شہادتین چمک گیا
دل ہو کی خون درد غم بھر یار سے
لوئی ہمار جو گل رخسار یار کے
اسد رسی شوق جذب محبت کہ خود بخود







اب کچھ نہیں خیال محبت تو آبرو
کیون بار بار دیکھتے ہو یار کی طرف



جانب خجہ نظر ہے کہ سری سری کی طرف
کس طرح دیکھو نہ رخ پر نور دلیبر کی طرف
اہل دنیا کی نگہ ہے بیشتر زر کی کی طرف

دیکھنا کوئی ذرا قابل تملک کی طرف
میں نہیں سکتی نظر خورشید غاوسی کبھی
آدمی کی اوسیت پر نظر مطلق نہیں

<p>یہ نہ کہیں قریان سرو و صنوبر کی طرف کوئی دیکھے خاک میری جسم لاغر کی طرف بظنی انکو ہے خالق اور پریم کے طرف</p>	<p>سیر گلشن کو کسی نہ وہی قامت جوئی یخچف و زار ہوں ہرگز نظر آتا نہیں بچ سکے کوئی زبان غلو سے ممکن نہیں</p>	
	<p>آبرو کا دم ہے انکو نہیں کہا دی ہو شکل نکلنے کی اوسکے بند ہی ہے جان جان در کھ طرف</p>	
<p style="text-align: center;">رویف قاف</p>		
<p>کچھ دین سے مطلب ہے نہ ایمان سے تعلق دیوانی کو تیر سی ہے بیابان سے تعلق محبو ہے فقط یار کی دربان سے تعلق ہو دل کو نہ اوس فتنہ دور ان سے تعلق سہ سے نہ تعلق ہے نہ سامان سے تعلق گو یا ہے پریشان کو پریشان سے تعلق انسان کو ہوا کرتا ہے انسان سے تعلق پہر ہو ہو کا کل چپان سے تعلق</p>	<p>جب ہے مجھ اوست نادان سے تعلق بلبل کو مبارک ہو گلستان سے تعلق مالک سے غرض کچھ ہے نہ عنوان سے تعلق اس جینی سے منظور ہے مرزا ہمیں لیکن وہ بی سرو سامان ہوں کہ آفاق میں محلو ہے اس دل سوداچی کو زلفوں سے تعلق کیون آنس میری ساتھ ہو اوس شک پر کو پہر دل نادان نے بلا وین ہینسایا</p>	
	<p>ای آبرو بہتر ہے کہیں ڈوب کے مر جائے ہو دل کو نہ اوس جاہ زرخدان سے تعلق</p>	
<p>نفرت ہے جسکو ہر سے اور ہی تم عشق عیش و طرب سے لاگ ہی رخ و الم عشق ہستے سے ابگریز ہے ہو عدہ تم عشق</p>	<p>کیا قہر ہے کہ ہو ہوا اوس صنم سے عشق جب کے کہ ربط یار دل آزار سے ہوا عشق کمر بن زینت سے اپنی تہ نگارین</p>	

<p>چوڑیگی بعد مرگ بھی ہرگز نہ اسکا ساتھ رکھی وہ اکی حیرتہ عشق میں قسم اضی کی زہر کے بھی نہ تاثر ہو اوسے دیتا ہے جو کہ سیزہ خط پر تھسا ریحان تو کھانہ پاٹ کی ہوتی ہیں سرخرو روز نازل کا یار ہے چوٹا یہ کس طرح</p>	<p>رکبتی ہیں عشق عشق سی ہم اور سی عشق قدرت فحشی سے ہو جی دروالم عشق جسکو ہے تیری کا کل پیر پیچ و خم عشق پر نیر ہے دواسے اوسو اور سم عشق ہے خار مائی دشت کو اپنے قدم عشق ہستی میں ساتھ لائے ہیں اپنی دم عشق</p>
---	---



دیتی ہے جان خواہش لبر تمام خلق
 اسی آبرو کا کہ ہے اپنی دم عشق



رویف کاف

<p>کہنا کسی سے کیسا لائی نہ ہر سہ زبان تک رقصاں ہو میں خوشی سے انکھوں کی تیلیاں تک بے کلا ہو کی روغن سب بغیر استخوان تک نا لوسی اپنی دم ہر گنتی نہیں زبان تک بجایہ ناز اوٹھائی کوئے بہلا کھان تک یہ ہمی لٹن ترانی اسی جان طاب کھان تک قرآن پڑھ لی بھولی ہم سوئے فغان تک غزوت کی شب موفن دیتا نہیں اذان تک باقی نہیں یہ رکبتا دہن کے دھجیاں تک ایمرگ منتظر ہنسے ہیں ہر گز سناں تک</p>	<p>الفت کو تری اوت دل میں چسپا یاں تک وہ شہرہ و شجرا یا شب کو مری کھان تک اوس شعلہ زنی مجھی کہیں گریبان یہاں تک غزوت کی رات نامی کرتے ہیں ہم بیان تک ہیں غیر بھی بناتی بگڑی ہو تم میں تک اس دم و کہا و طبع صبا کھان کی پردہ آیا خیال رخ میں زلفوں کا وہیاں اونکی وصلت کی رات یہ بھی پہچلے سے خیمے میں دست چوکن کے آگیا حبیب امتین میں آنا اگر ہے تجو غزوت کی رات آجا</p>
---	---

پہونکا گھانا اس سی ول ہے رقیب کا جب
سوز جگر کو سننے مرنے پہ مجھے چہسپایا
باوخران نے ایسی آئی تہے خاک اورادے
ای غنچہ لب بے تکو کسے سبوت پڑایا
موقوف سرو پر کیا قد کو جو تیری دیکھا
مخلوق کی زبان بھی تقارہ غیب کا ہے
لاغر ہوئی یہ غم میں اوس بحر حسن کے ہم
انگہو نہیں فطر غم سے نرگس کی طرح دم ہے
اوس سرو قد کی شاید انکو بھی جستجو ہے
پہر کس طرح سے کوئی باند ہے اوسی کہو تو
پوچھا ناک تہیں نے درد جگر کا قصہ
کہو بیونکی لب پر جو لفظ الامان ہے
از دوست یک اشارہ و زباں بردین

جانیگے آسوز ان کیسا خاک آسمان تک
شمعِ کد سے اپنے اوٹھا نہیں اُٹھوان تک
باقی نہیں چین میں بلبل کا آشیان تک
آتا نہیں کہی جو حرفِ طراز بان تک
جھلٹ سے گرد لگی ہیں شمشاد بوستان تک
مشہور ہو نیکو نگر بات آئی جو زبان تک
کا منٹا ہوئی ہیں اپنی بازو کی مچھلیاں تک
فریاد میری پہونچی کیا گوشِ لکڑخان تک
گو گو جو کھد رہی ہیں باغِ نمن قریان تک
مضمون ہن کا اوسکے آتا نہیں زبان تک
آئی میری خبر کو ورنہ غدوئی جان تک
شاید کہ میرا مالہ پہنچا ہے لامکان تک
مانگی جو یار دل کو ہم دیدیں اوسکو جان تک



خالق ہے ابتور کہی دنیا میں لبرو سے
برگشتہ وہ ہوئی کیا دشمن ہے آسمان تک



یہ چرخِ پیر کری کا بُرائیاں کب تک
نہ واد ہو درد سے یارب لطفان کب تک
اوٹھائیں بارِ الم تیری ناتوان کب تک
کینچی رہی گی تباہ تو یہ کمان کب تک

خفا ہنگاہی و نوجوان کب تک
اوٹھائیں اوس بیتِ کافر کی سختیاں کب تک
یہ ہر گزری کی ستم بہر استخوان کب تک
رہ گیا ابرو پہ بلِ محسی جانِ جان کب تک

چہاں کوئی رخ روشن کو جان جان کتبک
 کروان قصہ درد جگر بیان کتبک
 نگاہ جانب شرکان فتنہ گرانے
 کتبک کا وہ بت حیلہ جو خدا جانے
 لگاؤ تیر کیچکان سے ہوزبان پیدا
 رہیگے پنبہ بگوشی بہ تہیکے ظالم
 دہن کا اونکے مُعَمَل کہی نہ واہوگا
 کہی تو آئی کا خط سے خوف میں قیر
 ہر ایک بات میں سوزا زمین داغ میں زمین
 نگاہ ناز بہ مائل رہیگا دل تا چند
 عث ہے سرکشی اسی منعمو غریبوں کا
 کہی تو یار بنالین گے او سکو با تو نہیں
 اسیر زلف کو تسکین نہوگی سنبل سے
 کریک تنگ ہمیں جبر یار تا کجا
 کہی تو آب و مہ تیغ اکو دی قاتل
 خیال یار کا کتبک رہیگا دل میں ہری

مجاہد ہم سے رہیگا یہ مہربان کتبک
 بنارہنمیں بتاؤ تو بی زبان کتبک
 دل و جگر یہ چلین گی یہ چہ بیان کتبک
 پھر ہی زمین گی یہ انگھونکی پتلیاں کتبک
 وہاں زخم زمین ہری بی زبان کتبک
 سنے گا درد کی سیر بخ داستان کتبک
 کلام اسیم کری کوئی نکتہ دان کتبک
 زمین گی چاند سے رُخلی تجلیاں کتبک
 خدا کری نہ جھلا کوئی اپنی جان کتبک
 گرینگی خرم با نہ یہ بھلیاں کتبک
 رہیگا متے موافق یہ آسمان کتبک
 رہیگا دشمن جان اپنا پاسبان کتبک
 کند دگی بھلا کارِ زرد بان کتبک
 رہیگی یار یہ درد و الم فغان کتبک
 طیان زمین گی یہ بازو کی چھلیاں کتبک
 رہیگی دیکھیں پری شیشہ میں نہاں کتبک



خزان ضرور ہی اسی پر و چمن کی لیے
 مزی بہار کی لوتھیں گی باغیان کتبک



ردیف گاو فارسی

اک جہاں ہے مہلا اور نہ عیار کا ڈھنگ
برق نے سیکہ لیا ہر کمر بار کا ڈھنگ
اوسیر ہے تیر کا ڈھنگ اسیر ہے توار کا ڈھنگ
خوب ہم جانتی ہیں اور نہ عیار کا ڈھنگ
بہول جائیں گی وہ خود اپنی ہر رفت کا ڈھنگ
چرخ بھی سیکہ گیا ہے ستم باری کا ڈھنگ
ہے جدانغ سے بھی ابروی خمار کا ڈھنگ
رنگ شعلہ ہے نہ برق شرر باری کا ڈھنگ
خندہ زان ہو گا جہاں دیکھ کے سکا ڈھنگ

حال کھلتا ہو عداوت کا نہ کچھ پیار کا ڈھنگ
یہ چمک اور دمک اوسیر کھانسی آئے
مرثہ و ابروی قاتل سے بھی دل کیونکر
ہم سے ہے پیار جدا غیر سے اخلاص جدا
کبک و طاؤس کچھ ممکن ہے تری ہال و ڈرائین
ایک عالم کوستا ہی نہ ناع شب و روز
ضرپے کا مٹی ہے وہ یہ اشار بھی فقط
ایڈل اور شک پر ہی مین ہے شرارت جیسی
منہ لگانا کس و نا کس کل نہیں اچھا ہر

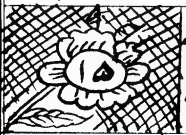


آبر و کھنے ہیں ذی فہم نئی بات اسکو
نہیں ملتا ہے کسی سے تری اشعار کا ڈھنگ



ہو گا اسیر حلقہ دام بلانہ مانگ
آپیل سے دیکھ ماہ لقب یوں چہ پانہ مانگ
ایڈل سوائے وصل صنم تو دعا نہ مانگ
بہنی کھا تھا پوسہ زلف دو تانہ مانگ
رہنی دی و لکھو سیف زمین بھی خندانہ مانگ

ایڈل دعائی الفت زلف دو تانہ مانگ
اندھیر میری آنکھوں میں ہو جائیگا جھسان
زادہ کو عور حسلہ کی کرنے دے التجا
سراپنے دل نے دیدہ و دانستہ لی بلا
اوبت قرار و صبر تو پہلے سے لے چکا



جان بربو ہے کوئی بھی آزار عشق سے
اسی آبر و کسی سے تو اسکے دوانہ مانگ



ردیف لام

اے جانِ جانِ ساقی ہو تم کو جانِ پرانی دل
 واسد اکی بار اگر ان سے پہر گھبرا
 ترکانِ چشمِ یار سے کیونکر انجمنِ بیاں
 آتا نہیں ہے روم کے پر جو اچھی صدم
 خون ہو کی وہ بھی اشک کے ہمراہ پہ گھبرا
 اپنے ہی دل پہ لہرہ درار کھل کر لکھے
 دست و پیکر الفتِ صفا سے کھلا
 زلف سے سیکر ساقی سے پچھا ہی نہ تھے
 بیٹھ بیٹھائی جانِ پلا تا ہے آفتین
 جو عاشقانِ رخصت کری ٹھنڈی گریبان
 گروہِ رنلِ ہون تو فتنہ پر کریں شل
 روہے سرانہ کوئی غمگار ہے
 گردن او نہیں کی نذر یہ آتا ہی دلِ مرنی
 میں اوسکی بس میں اور قیاسِ یار کے

شد کچھ تو ہر سہم کہو مدد ساقی دل
 کافر ہو پہر بتوں کے کھنکھے جو گنگالی دل
 ان ظالمونسی میر خدا ہے پچائی دل
 شاید کہ سنگ ہے تری سینہ میں جانِ دل
 سینہ ہو آج جو نہیں آتی صد اُ دل
 پا مال یوں نہ کیجئے صابِ پرانی دل
 جسکو خدا خراب کری و گنگالی دل
 بیفادعِ بلا میں کوئی کیون ہنسائی دل
 دشمن نہیں ہے کوئی ہمارا سوامی دل
 اوس شعلہ رو سے کون لگا کر جلائی دل
 ہم و نہیں جو کرتی پیرن مائی باجی دل
 کسکو سناؤن جا کی میں با جلی دل
 کتیک پہرون بتوں سے بغل میں جانی دل
 ناچار وہ ہے کرتا ہوں جو ہی صفا دل



لو اکبر و سے جلد کہ سستیا مال ہی
 ٹھیرا ہی بتو ایک ہی بوسہ بھائی دل



نہ سوزِ جگر ہے بستانے کی قابل
 دل جان میں میری جلاسنے کی قابل
 نہیں بہن یہ بیت دل لگانے کی قابل

نہ ہے داغِ فرقت دکھانی کے قابل
 کیا یوں لو لگاؤں میں اوس شمعِ رو
 بچائی خدا اپنی بندوں کو ان سے

پیشانی نہو دل میں اپنے وہ قابل مبت نے اک شوخ خیرد ہنشین کی زبس اسکو ہے عشق مڑگانِ دلبر اوڑائی نہیں کیوں خُدا گنگہ سے جوانی کا عالم ہے زور و روں پہ آیا	کھسری میرا تھا اوڑا لے کے قابل نر کہا ہمیں منہ دکھائی کے قابل یہ دل وار پر ہے چڑائی کی قابل یہ دل جانِ جان ہے نشانی کی قابل و طفصل اب ہوا دل لگائی کی قابل
--	--

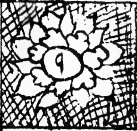


ہنسوز دل ابرو جس سے پیدا
غزل کب و ہوتی ہے گانی کی قابل



رویف میسم

با عتِ خلقت موجب رحمتِ صلی اللہ علیہ وسلم مہر رسالت ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم رہبرِ افاق مخبرِ صادق لایقِ وفا و کثرتِ وفات سرورِ عالم زندہ آدمِ قدوہ عظیمِ اکریم مججِ دلش منبعِ بینش منججِ شش مرکزِ تابش قامتِ خمشتِ رشک صنوبرِ رشک و رشک گل تار شاہِ نض من و ج بدنِ مین و کجمنِ عین و چمن شاہِ اہم مین و انیم مین و خرم مین و بحرِ کرم مین	شافعِ امت روزِ قیامت صلی اللہ علیہ وسلم صبحِ سعادت ماحیِ ظلمت صلی اللہ علیہ وسلم مخیرِ خلائق صاحبِ محبت صلی اللہ علیہ وسلم لطفِ مجسم مظہرِ شفقت صلی اللہ علیہ وسلم دافعِ کاوش رافعِ عسرت صلی اللہ علیہ وسلم ساقیِ کوثر بحرِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فنِ لطف و عنایت صلی اللہ علیہ وسلم نورِ قدم مین یعنی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
---	---



ہجری مین ابرو و بارِ جہیل ہمیں سچ و حقیقت
ابو محمد کے ہو زیارت صلی اللہ علیہ وسلم



روزِ ازل سے آپ پیرِ جانِ شاہم	مذمت سے مین غلامِ شہِ نادرِ شہم
-------------------------------	---------------------------------

ای رطوبت زمین و زمان منہ دکھائی
 کرتی میں صفا س گل خسارِ پاک کے
 عشقِ خطِ بنی میں جو وحشت ہوئی ذرا
 بادامِ پتکین انگہ پہ صدقہ اوتار کے
 ہو کر بنی کے پہول سے خسارِ پر فدا
 آتا ہے جبکہ یادِ قسم حضور کا
 راہو نکلو اٹھہ کی ساقی کوثر کی یاد میں
 سنتے ہیں جبکی چرخِ بریں سے زمین کلب
 باقی نہیں غناق سے اب نام اتفاق

میں شوق دید میں ہمہ تن اظہار ہم
 میں گلشنِ حضور کے گویا ہزار ہم
 ہو آئی دم میں ہند سے ماسنہ و ہم
 کیسو پہ دارین نافہ مشکِ تار ہم
 لوٹیں گی باغِ خلد کی بیشک بہار ہم
 ہنستے ہیں عینِ گریہ میں بی اعتبار ہم
 روتی ہیں روزِ صورتِ ابر بہار ہم
 یارب و دیکھیں انگہوں سے اپنی دیار ہم
 یان دیکھتے ہیں فرقی بہتر ہزار ہم



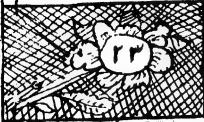
رکھتی ہیں یادِ چشمِ بنی آبر و دام
 پیتی ہیں اس مزی سے می خوشگوار ہم



رکھتی ہیں ذوقِ بادۂ عشقِ جناب ہم
 منہ کو کلیجہ آتا ہے دردِ فراق سے
 بی گنتی داغِ عشقِ پیہر میں دلپہ یان
 اوس آستان پہ جا کی جہین کو گھسیں گے اب
 دو گھوڑی مہرِ عارضِ پر پور کا خیال
 سحرِ زمین ملک یہی کہتی تھی شوق سے
 ایامِ شبِ عشقِ میں کاٹیں گی آپ کے
 اوگتا گیا ہے ہند سے اہو دلِ حزن

لی کیف ہو وہ پیتی نہیں میں شراب ہم
 اسی شاہِ المدد کہ میں پڑا اضطراب ہم
 خائفِ ننگی مہر سے روزِ حساب ہم
 طعنے کی بہل کر نیکی یہ راہِ ثواب ہم
 پہلو میں اپنی رکھتی ہیں اک افتاب ہم
 یارب ہمیں بنی کی یونہی ہم کاب ہم
 لہو و لعب میں کہو چکی عہدِ شباب ہم
 راہی ہوں یا خدا سوئی میثربِ شباب ہم

است میں میں بنی کی گندہ کو میں بے شمار
مچلا ہوا کہ دولت دنیا پہ نئے طرح
رکبتی نہیں میں خطرہ روز حساب ہم
بہلا میں کیا تجھے دل خانہ خراب ہم



میتا جی حواس میں کیون نہ ابرو
لائیں کہانی ہجر ہمیر کی تاب ہم



مردوں سے عشق میں میں خانان برباد ہم
گھونٹ پیتی میں لہو کی ویدم جلاؤ ہم
موم کر دین ایک م میں آہ سے فولاؤ ہم
جھیلے میں مردوں سے اپنی بیداؤ ہم
رشاکے کھائیں نکیو نکرناؤک ہیداؤ ہم
جب کہی کرتی میں یادِ خنجر جلاؤ ہم
دنکونالی کرتی میں تورا نکو فریاد ہم
عشق میں اوس مجبین کی یہ سہو برباد ہم
کیا کریں گی ای اجل احسان تیرا یاد ہم
غیر کی دل میں جگہ ہوا ورنہ میں یاد ہم
واک نہ گاراؤ نکا ہوا یا ان ہو گئی برباد ہم
اپنی جینی سے بہتنگ آئی میں اوصیاد ہم
دیکھیں کہ انکھوں میں سمیت زکس شاد ہم
جان کی دشمن ہوئی از خود ہی اوجلاؤ ہم
ایڑیاں کتبک پڑی رگڑا کریں جلاؤ ہم

اپنی پہلو میں نہیں رکبتی دل نساؤ ہم
لذت آب دم شمشیر کر کے یاد ہم
دل جلیق میں کریں جوانہ فریاد ہم
ضبط کہتے ہیں اسی کرتی نہیں فریاد ہم
تم لڑاتی ہو گناہ میں غیر سے ای جان جان
دل پھٹک جاتا ہے اپنا مرغ بسل کی طرح
یوں رہتے ہے یاد گیسو و خسر میں
اوٹ کی اختر ننگے درسی ہمارے خاک کی
بہول جامی کی شبِ فرقت بھی گراں بہا
یہ بھی ہے انصاف کوئی ای بت نا آشنا
اپنی باتوں سے لگایا دنگی سہ غیر نے
جان میں گے قفس میں فضل گل آئی تو در
دیکھنے واسے میں چشم وقت و لہار کے
وین و دستہ ڈالی انکھ ابرو پر تر سے
اک سرو ہی کا لگا کر ہاتھ جھکڑی کو بچھا

گر میان کرتی مین جب اے شعلہ رو کی یاد ہم
پایا مال اس طرح ہوتے تھے نہ یوں برباد ہم
بند زلف یار سے اب تک مین زاد ہم
تو طوسی تو طوسی دل مین ہوئی مین بہت جلا دہم
شکل ناقوس کلیسا گر کرین فریاد ہم
مرثی جو دیکھ کر آنکھیں تری جلا دہم

اوبہ جالی مین پسینی مین ہوا ہی شوق سے
یہ زانیہ قدم چلی تہتے صاحب کے یوں
ولولہ دل مین مین ہے سر مین سودا آہی
دست نازک کو تری صدمہ نہ پہنچا ہو کہ مین
گوش دلسی ہے یقین مین لب تابان شگل
لکے پڑی مین قضا آئی یقین دلو ہو



عرش تہراتا ہے اپنے شکل سے اسی ابرو
ہیں کسی مظلوم بیکس کی مگر فریاد ہم



اپنی ہیرت کو دیکھتے ہیں ہم
اس نزاکت کو دیکھتے ہیں ہم
باغ جنت کو دیکھتے ہیں ہم
اس شرارت کو دیکھتے ہیں ہم
یا کہ آفت کو دیکھتے ہیں ہم
اس عنایت کو دیکھتے ہیں ہم
تیری صورت کو دیکھتے ہیں ہم
اپنی غفلت کو دیکھتے ہیں ہم
اس فاقہ کو دیکھتے ہیں ہم
اسکے طاقت کو دیکھتے ہیں ہم
اس عداوت کو دیکھتے ہیں ہم

اونکے صورت کو دیکھتے ہیں ہم
در دسراونکو بھئی گل سے ہوا
اوسکے کوچہ کی سیر کرتے ہیں
گر میان کر کی آپ روٹھتی ہیں
تیری قامت سے یا قیامت ہے
ہمکو دشنام غیر کو انعام
پھر ہم کی ای یار سور و یوسف
یاد بت مین جنہ اکو بھول گئے
اونکی جاتی ہے نخلی جسم جان
ول اوٹھاتا ہے صدمہ فرقت
نام عارضی سے اونکو نفرت ہے

سین و مدت کو دیکھتے ہیں
 جسکے صورت کو دیکھتے ہیں
 تیری جرات کو دیکھتے ہیں
 اپنی قسمت کو دیکھتے ہیں
 زور و حشت کو دیکھتے ہیں

واعظ کثرتِ خلائق میں
 نقشِ کینچی کا اوسکا کیا بھرا
 دج کی وقت مجھے کہتے ہیں
 دیکھ کر اوسکا لطف غیر کے ساتھ
 دامنِ دشت کی کئی پرزے



دیکھ کر آبرو و جت ان سین
 حق کی قدرت کو دیکھتے ہیں



زخمی ناز و کِ قضا میں
 زندگانی ہی سے خدان میں
 عازمِ کشورِ فنا میں
 عاشقِ رویِ مصطفیٰ میں
 فےِ احقیقتِ بُری بلایں میں
 ایک مدت سے مبتلا میں
 کشیدہ نازِ دلربا میں
 کس مرض کی کہو دوا میں

نغمہ یارِ پر فدا میں
 اوس شکر سے کیا جاد میں
 کمرِ یار کے تجسس میں
 کیا غرض ہو کہ حسنِ بوی سے
 ربط رکھتے ہیں زلفِ پر خم سے
 دامِ گیسو میں اوس پریر کو
 کیا علاج اپنا ہو سب سے
 جذبِ دل میں نہ آہ میں تاثیر



آبرو پر جفا میں کین لاکھوں
 اس پہ کہتی ہیں با وفا میں



یارِ راموں کا لہر پہنچ و خم سے
 ہستی میں تاحہ لائی ہیں اوس کو عدم سے

کالاڑ سے ملا سے مرین اوسکے سم سے ہم
 کیوں نہیں غم نہ انس کہی اور غم سے ہم

ڈالیں مگر نہ جو پہ بتری سوا کہے
 آتے ہے اس میں سیر دو عالم نظر میں
 آئی غریب خانہ یہ لیکر عدو کو تھم
 بدتر ہے زیست موت سے ابو خدا گواہ

کوچہ کو تیری برہمن باغ ارم سے ہم
 بہتر دل اپنا مانتے ہیں باہر ہم سے ہم
 باز آئی ایسی کہکے لطف و کم سے ہم
 تنگ اس قدر من جو و جفا ہی صدم سے ہم



اجاب سوئی ملکِ عدم میں سنی نام
 باقی اکابر و ہین فقط اپنی دم سے ہم



ردیف نون

کلام حق کا کیا کہنا عمارت اسکو کہتی ہیں
 خوش و خرم کرد و خوش نام سے دل بخون
 کہلے بہتی ہیں آنکھیں صورتِ تصویرِ بیانِ ہر دم
 کہہ میں گے اور امت و آروزِ حشرِ حسرت سے
 دم میلاد و وقتِ نزعِ حیات کو نہیں پہولے
 کیا دو ٹکڑی مد کو ایک اوگلی کی اشاری سے
 تنزلِ لزل پگھلاد و زلزلاتِ قمر کے میں
 مینی کی نقشبندی پیرِ لعلِ فراغِ عاشق ہے
 شبِ اسلمی جی فی حق سے چاہے بخششِ امت
 خیالِ مصحفِ خسارِ احمد رہتا ہی دل میں
 عذوقِ جبہ و خندقِ دین لوہا بچکا مانا
 اوٹھائی میں کڑی چرخِ دین اُف نہیں کرتے

فصاحتِ نام ہر اسکا بلاغت اسکو کہتی ہیں
 خوشی یہ عینِ غم میں کسرت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی ذوقِ لغا شوقِ زیارت اسکو کہتی ہیں
 وسیلہ ہو تو ایسا ہو حمایت اسکو کہتی ہیں
 اسے کا نام ملی الفت محبت اسکو کہتی ہیں
 کھایا اسکو کہتی ہیں طینِ اشارت اسکو کہتی ہیں
 اسی کہتی ہیں رعب و اشجوت اسکو کہتی ہیں
 کہ ہر اک دیکھ کر کھٹا ہو جنت اسکو کہتی ہیں
 عنایت ہو تو ایسی ہو شفاعت اسکو کہتی ہیں
 کلامِ شہ کی اسی قاری تلاوت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی شمشیر کی برشِ شجاعت اسکو کہتی ہیں
 یہ ہی داؤدِ الہی زور قوت اسکو کہتی ہیں

سیدمان گھوٹو نہوت اسکو کہتی ہیں +
جو ہر بل صفا صحیح سعادت اسکو کہتی ہیں
جھکار ستا ہے سر شوق شہاد اسکو کہتی ہیں
کہیں گی بد نصیبوں کہ قیمت اسکو کہتی ہیں

نہیں ہیں اکی غاتم میں جو عجاذ ہیں امین
شب سیریلاد روز عید سے ہے ہی کہیں بڑ بکر
خیال تیغ ابروی محمد میں سرا ہر دم
یہی ہیں ہے جین فرسائی اور کچھ کھٹ چیم کڑ



غزل کیا ابرو تم نے قلم برداشتہ لکھے
اسی کہتی ہیں رنگوئی طبیعت اسکو کہتی ہیں



شہر ہر دوسرا اگر وہیں امداد کرتے ہیں
تو اوٹھ کر سر ورقہ تعظیم وانشا کرتے ہیں
ہم اس اوجیری ہوئی اقلیم کو آباد کرتے ہیں
جو ذکر بادشاہ عالم ایجاد کرتے ہیں +
اوسی آباد کر کے اب اسے آباد کرتے ہیں +
دعائی نور کی تحویر ہم ہندا کرتے ہیں
یہی جہونکی تو شمع زندگی برباد کرتے ہیں
ہم انگہیں بند کر کے شب قرآن یاد کرتے ہیں
جو ہم ہجر بنی میں نالہ و فریاد کرتے ہیں +
مجھے برباد کرتی ہیں مجھی برباد کرتے ہیں

جھائی چرخ سے جب ہم کبھی فریاد کرتی ہیں
جو ذکر قامت احمد کبھی گلشن میں آتا ہے
دل ویران میں دیتی ہیں جگہ یاد محمد کو
فرشتہ عالم بالائی پڑھتی ہیں درود اوچر
جاتی ہیں تصور گچا ہم چشم سے دل میں
بل اوصاف کہتی ہیں رخ پاک محمد کی
ہو اسی معصیت سی دل پریشان کیوں ہوا پنا
تصور خواب میں رہتا ہے خسا مبارک کا
کلیج نہام لیتی ہیں ملک عرش معلے ہر
خیالات ہوا و حر و حرمت گرد باد آسا



نکسروں اسی ابرو ہم فخر اپنی فقر کو سمجھیں
کہ خود الفقر فقر ہی مصطفیٰ ارشاد کرتے ہیں



تہ لگجائی کہیں اگلی پری خسار دامن میں

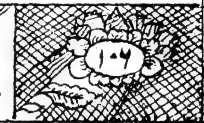
ہو ہسپائی جو منہ تم ناز سے ہر بار دامن میں

اواسے متنی آنچل رومی رنگین پر نہیں ڈالا
 بہلا کیا فائدہ مجھ بیگنہ کے قتل ناحق سے
 بہری اس گلشنِ مستی میں اگر عمر بہرِ مہنی
 دمِ رقص اوسکے گردِ شمع سے جہاں حکیمِ آقا ہی
 تصور میں تمہاری گوہرِ دندان کے رُو رُو کر
 اگر بن عاشقِ مرغان سوچ چکر کہ جی جاؤں
 زمانہ تیرہ و تار ایک عالم کو لطف آتا
 نہیں کم ہو میں جبہ حشری پہ سنگتِ لڑائی
 تجھ سو گندِ بھاسی دستِ حشرتِ روحِ مجنوں کی
 می آشا منو کو اپنی سر پہ جب کھیلی ہوئی دیکھا
 نہ اثباتِ دہن ہو وجہ اسکی ہے بھی اسی جان

لیا بہرِ بہاری نے ہے یہ گلزارِ دامنِ مین
 لگی گھاٹو مٹھا دہتا بتِ خوشخوارِ دامنِ مین
 گلِ امید کی جا حشر تو کی خارِ دامنِ مین
 پر پرو ہے عجب اپنے زکی رفتارِ دامنِ مین
 بہری بنِ مہنی بیگشتی دُورِ شہوارِ دامنِ مین
 تو اہلِ لہجہ آپ اگر سن سنا روغنِ دامنِ مین
 چہا لیتا اگر وہ مہر و شمعِ خسارِ دامنِ مین
 لہجی میں لعل گو یا دامنِ کبیرِ دامنِ مین
 نرمی پائی ثابتہ ایک سحرِ بابتارِ دامنِ مین
 چہا ہوا محمد ہے غرضی دستارِ دامنِ مین
 چہا لیتے ہو مٹھ مٹھ خود گفتارِ دامنِ مین



اگر منظورِ خاطر ہو کا قتل ہے تم کو
 بچھپائی بیٹھی ہو پھر کس لئے توارِ دامنِ مین



سنبھل نہ کا نظر آئی چینِ پانی میں
 نظر آیا جو ترا عکسِ فتنِ پانی میں
 ہر سکتے میں کہیں مقرر کہنِ پانی میں
 دیکھ لیں گر ترا چند نسا بدنِ پانی میں
 کیوں نہ پیدا ہوں بہلا دترِ عدلِ پانی میں
 سیکڑوں طرح کی ہر سبجِ سخنِ پانی میں

زلفِ جانان ہو اگر سایہ فتنِ پانی میں
 لوگ سمجھے کہ تیرا آبِ ستارِ کوٹے
 ہی ہی جو شش گریہ تو گرین کی افلاک
 ڈوب چلاؤں غرقِ شرمِ میناہ و خورشید
 اشکِ شکین جو مری یاد میں ابدِ اتمو کی
 بحرِ الفت میں قدم آئی دلِ نافہم نہ کھد

بیلی گل ہوں کیلے طرفہ چمن پانی میں
لوگ کہتے ہیں کہ ڈوبا ہے کمن پانی میں
نظر آجائی وہیں صاف ہرن پانی میں
ڈوبتی چاہ سے نل اور دمن پانی میں

پہنکی نکلی کہی دریا میں جون غنچہ دہن
غرق میں تھوڑے شرم میں ہوں بعد فنا
آنکھ ڈالی کہی شوخی سے جو تو دریا پر
اکبر و زماں الفت میں جو سنتے میرے



خون جگر ہوگی بھی دل میں کشین خود حاسد
آبرو چاہی و آپ سخن پانی میں



عجب ہم کشمکش میں مرن جیتی مرن مرن
ہزاروں جسے ماری جان سکے ہم اوپر مرن
اودھ و کم سنی سے اپنی خرابی میں مرن
معتز کہہ امی گا دھنہ کی کوئی دن گزرتی مرن
ہوا آج بے رخ دلدار پر گیسو بکھرتی مرن
پڑی رہتی ہیں بتر پر جیتی مرن نہ مرن
غریب بھگت لیکن ایدل کب ابھرتی مرن
جگر اور دل نکل آجکا باھر قصد کرتی مرن
مقابل آئینہ ہر وقت ہے گیسو سنورتی مرن
جھٹ تیغ آپ کیوں مجھ بگینہ کی خوشی مرن
سمجھ کر سانپ اپنی سایہ گیسو سے ڈرتی مرن
یوں بے کٹوا کی سر عاشق بھی رشوں نام کرتی مرن
گھڑتی مرن سین عبد ربہ و مٹی ہی سنورتی مرن

لیون کے جلاتین نگہ سے قتل کرتی مرن
ہمیں بے عشق سے رغبت نہیں مرن ہی قتل
شب و صلت و نور شوق سی تباہی میں ہوں
جو ہر اکا تین آتا ہی تھری غیر یوں ہم پر
دل عاشق جہاں پریشان ہوئی میں کیا کیا
نہ چھو مال ہسی ہی منہم فرقت کے راتوں کا
جو ڈوبی کوئی دریا میں اوپر آتا ہی اکثر
جہیں کئی ہو تم اجماع تو سینی میں کہہ کر
گرفتار پریشانی میں یاں ہم اور وان ایدل
فقط کافی ہے میری قتل کو اک بخش آبرو
جو کجماقی ہیں جون نشہ میں اکثر عیش ہے
فزون ہو تا کچھ نور شمع جیسے گل کرتی سے
غضب میں اور ہی ہوئی مرن کچھ ہوا زونا کی

لہو کی آستون دوتی تین یاں پہ دریاں نشان
ملندی دمان ہوتی ہے پر گہر سو سورتے مین

نہ کرو یکے دل جب آبروئے یکہا دوسری
تو بولی ہنس کے بان بان تسی ڈرتی مین کرتی مین

وہ صدفی ای جان تہ ساری ہوئی مین
بوشید ووالہ تہارے ہوئے مین
وہ پہر کج گیسو سنوارے ہوئے مین
جدہ لبر ووں کے اشاری ہوئے مین
کہیں صفت دل ہی پیارے ہوئے مین
ہر چنکی لگی چکارے ہوئے مین
ریقہوں سے جو اشارے ہوئے مین
فلک پر عیان یہ ستاری ہوئے مین
وہ زلف پریشان سنواری ہوئے مین
کہ ہم اب تو بندی امہاری ہوئے مین
پری شیشی مین ہم اوتاری ہوئے مین
کہیں اسطرح بھی گزاری ہوئے مین
مستاع دل و جان کو ماری ہوئے مین
ہم ایمان و جان تپہ وار ہوئے مین
وہ غیر و نکے شاید او بہار ہوئے مین
تو کیوں جمع مہر مہ سار ہوئے مین

جو زلف پریشان کے مارے ہوئی مین
یہ ظاہر تری دن چارے ہوئی مین
بلا مین پہن مین گی لاکھوں کے جان مین
کلی اپنی کافی مین لاکھوں نے قاتل مین
نہیں ایک دم مین جو پہلو مین تہمتے مین
ملائی اول لاکھوں کے کجا انگھہ زر گس مین
مین سب جانا ہوں نہ کچھ مجھے پوچھو مین
نہیں تہی زلفوں پہ چوڑکی چھا نشان مین
دل اہل عالم نہیر رسم ہو کیوں کر مین
خدا کی لپی اسی منہ منہ سے بولو مین
مصور ہے دل مین کسے ناز مین کا مین
ملین غبر سے آپ اور مجھے روٹھ مین
قمار محبت مین اک بیت سے ہم تو مین
خدا کی قسم اسی ستان پر یرو مین
جوہرات پر پگڑی جاتے مین مجھے مین
چرخہ گر مین چشم قاتل فی مارا مین

جوین آبرو کشتے غم میں بیٹھے
وہ بھر جہان سے کناری ہو گئیں

قیامت شعلہ مائی آہ برق انداز کرتے ہیں
مسیحا بی سبب کیوں دعویٰ اعجاز کرتے ہیں
یہ بت ڈالتی ہیں آفت یا خرام ناز کرتے ہیں
گلستان عشق کی سسئی جو ہم آواز کرتے ہیں
گلہ کب تیرا چرخ تفرقہ انداز کرتے ہیں
مجھے بدنام کیا کیا دیدن غماز کرتے ہیں
کہ ہر جانب درِ میخانہ میکش باز کرتے ہیں
پریر و گرم جولاں جب منہ ناز کرتے ہیں
خدا جان الہی تجھ پر ہی بتِ طناز کرتے ہیں
عبث اغیار پر افشا و لو کھا راز کرتے ہیں

جوانی ہم شبِ حیرت طناز کرتے ہیں
نہیں مکن ہے جینا کشتہ تیغِ قنفل کا
قیامت کا ہر سامان چٹکئی ال جل و د عالم میں
بیانِ بلخِ جنت ہو چٹکا اب حضرت واعظ
سکھایت مہرِ توابیِ نعتِ برگشتہ سے رکھتی ہیں
کیا رسوا عالمِ سرِ نظام بازی نے
یکسستِ والکی آمد آج سے ساقی
عنانِ صبرِ ناتھوں سے نخل جاتی ہی عاشق کے
نہیں عاشق پہ کچھ موقوف ہے شیخ و برہن تک
نہیں مطلب ہے اگر او کو نہویاں کسکو ہے پروا

دھی امی آبرو ملتا ہے جو لکھا ہے قسمت میں
عبث موم و مان حرص اتنا باز کرتے ہیں

غضبِ فقاڑ ڈالتی ہے ستم انداز کرتے ہیں
تو وہ کہتے ہیں خود اپنا یہ افتاد کرتے ہیں
ضعیفی میں کتابِ عشق ہم آواز کرتے ہیں
یہ بت جادو کو لگتی ہیں یا اعجاز کرتے ہیں
سری جلیب کہیے جب گناہ ناز کرتے ہیں

نہ پس چائی کہیں دل و غلام ناز کرتے ہیں
جو قصہ دردِ دل کا ہم کہیے آواز کرتے ہیں
تقصیرِ باندہی میں نزع میں او طفلِ کم سن کا
جلادتی ہیں اپنی کشتگانِ ناز کو دم میں
عدو کی دلچہ چلتی ہی چہری کیا رشک سے کہہ من

لڑائی میں گاہیں دینے دوستہ قاتل سے
سلامت کون اگر پہ گیا کوئی حسینان میں
تہیں انصاف سے کہہ دو کہ کیونکر سہرہ پٹو نہیں
کہے انکھیں دکھائی میں کہیے تیوری چڑائی میں
بیان کرتی ہیں صلا و صاف اس شگ گستاخ کے

ہم اپنی مرغ دکھو طبع شہباز کرتے ہیں
بچا انداز سے کوئی تو بسمل ناز کرتے ہیں
فسون کرتی ہیں انکھیں لب اگر لہجہ کرتے ہیں
دل عشق پر کیا کیا و مشغول ناز کرتے ہیں
زبان گو یا بزرگ بلس شہ از کرتے ہیں



کہو اسی آبرو پیش نظر تصویر ہے کسکے
جو اطفال شک انکھوں میں ترکہ ناز کرتے ہیں



بنیں گی ورنہ ابر تر گریبان استین دامن
لہو کی گھونٹ پی پی کر گریبان استین دامن
کہ تن پر پٹنگنی خنجر گریبان استین دامن
کی پی پزی سر بہتر گریبان استین دامن
عبث سیٹا ہی خنجر گریبان استین دامن
کرین گی کیا ہلا سیکر گریبان استین دامن
ہوئی پزی کھان بنکر گریبان استین دامن
سلاسل تیغ اور خنجر گریبان استین دامن
سین ہم خاک اور پتھر گریبان استین دامن
خدا را اسی بت کا فر گریبان استین دامن
نہوں پہنڈ میں کیونکر گریبان استین دامن
ہوئی ہیں چاک یان تن پر گریبان استین دامن

نہ تو چشم یوں تر گریبان استین دامن
دم بچہ گری رو رنگی مانسہ زخم دل
ایکے کسی مڑکان یاد آئی عین وحشت میں
جو سو وقت یاد آئے کہی اوس آنکھ کی دوری
نہ یہ دست جنون ثابت انہیں دم بہر بھی کہی گا
خدا کہی سلامت اسی رفوگر دست وحشت کو
بزرگ ماہ پناجب کہیے داغ جنون چکا
بنی میں یاد زلف و ابرو و مڑکان قاتل میں
جنون سناٹے لاش پہ پڑا وڑ جائی گئے پزی
مگر پزی کم ہی حسین سر ستری رسوائے
جنون کی جبکہ میری حال پر چشم عتات ہو
بزرگ جامہ گل آئی ہی فصل بھارا ایدل

عدو جب اونہیں دست و گریبان دیکھتا ہونہیں
تپ غم کی حرارت سلاگی ہی آگ یان تن میں
خوشی سے پھٹتے مرن تن پر گریبان آستین دامن
انہوں کیون مل کی خاکستر گریبان آستین دامن



من مجبھی تہکے مجھے طاقت جنوں نے آجرو جس سے
کروں نپندی ابھی ستر گریبان آستین دامن



حق تعالیٰ پر کی چہل بل میں
تجہ قاتل نے میان سے جب لے
آئی جب سے وضع و صلت
کیا کہ سے زبان بار آئے
نیری گھوٹ میں لاکھوں فتنہ میں
جسکو دیکھاں مگر گیا بی موت
جان بچا لین رہے اوسکے
سروشت رزل میں تھا اپنے
چھوٹ جائیں گی سیکڑوں وحشی
سیری انگھو نہیں جھقہ میں اشک
پاندھی جب تہل پر کر مرنے

اگئے خلق ساری بل چل میں
جہک گئے سر نہار و تن میں
کیسے حجت ہے آن میں کل میں
کیون گرد مٹی دی ہے پچھل میں
شوخیان سر سبز میں پچھل میں
زہراوس انگہ کی ہے کاجل میں
جو پہن گیا سوچی سلسل میں
آئین کی ایک روز مقتل میں
فرق آیا جو زلف کے بل میں
اتنا پانی نہو گا بادل میں
اوسیر شستو سخا ہو گا مقتل میں



آبرو کیون گہنا کی نسبت دین
زلف کا رنگ کب ہے بادل میں



مرد مصروفی ہوں نہو اشخ کہ سر بر میں ہوں
جا کر چہرے آوہ زلف منبر میں ہوں
آبرو ساری غالی سے تو بدتر میں ہوں
فرق کیا اس میں خطا و اسر سر میں ہوں

اور مژہ کا یہ اشار ہے کہ فشر میں ہوں
ان دونوں اپنی مضبوطی کا سکندر میں ہوں
لاغر میں کمر بار سے بڑھ کر میں ہوں
فقط اتنا تو خط وار مقرب میں ہوں
شکل آئینہ اوسی دیکھ کے ششدر میں ہوں
نہیں ممکن ہے جو ان کا لون سے سر میں ہوں
تیکے نقش کفر پا خلق کا سر میں ہوں
یوز ہوں تری نگہ میں کہ غضنفر میں ہوں
ابو بخوف قیامت سے مقرب میں ہوں
سایہ زلف یہ کہتا ہے کہ سر پر میں ہوں
جاننا آئینہ کو سکندر میں ہوں
بنام جانان میں اتیلی پڑے سر میں ہوں
یونہیں صورت سے تہا رہی تجھ میں ہوں

اے بروی یا کایا ہی کہ خجسہ میں ہوں
خدمت آئینہ برداری مجھے یارنی دی
نازکی میں کمر بار سے مجھے بڑھ کر
سر میں ہو رہے صنم کی سوئی شکلیں کا تری
صورت بار ہے ہر دم سری انگہوں کے حضور
کیسوئی یا مجھے مار ہی رکھیں گے کیسے
رتبہ خضر ملا خاک شینی سے مجھے
مجھے رم ہے تجھی کو ساطے اسی آہو چشم
دیکھ کر قامت دلا رکھا ڈور اوسکا
دل سرا کر تا ہو جھیل ہوا کی خواہش
مجھ میں دربار میں حاضر جو کہے ہو سہا
نام کیون شمع کی مانند روشن ہو سرا
جسطح دیکھ کے آئینہ کو تم جہان ہو



آبرو گز بند یا یار کا مضمون دہن
پہر یہ کس سنہ سے کہو گی کہ سخنور میں ہوں



حیرت نقل زبان ہی کسی دوش بندون
ہر ایک جانستان سے کسی دوش بندون
سردوش پر گر آن ہے کسی دوش بندون
دل مختصر مکان کے کسی دوش بندون

ہر غزہ دستان ہے کسی دوش بندون
درد جگر جدا ہے جدا اضطراب دل
طالب ہے اسکے تیغ ادا خجسہ مژہ
باشکر گر آن ہے الم یا س فوج فوج

یہ نگاہ و ناوکِ مرگانِ برین تاک میں
تصویرِ یاسِ شبِہِ خیالی پہ مرثون

یہ دلِ عذابِ جان ہے کسے دون کسی دون
دو قالبِ ایک جان کے کسے دون کسی دون



ای ابر و کرشمہ و ناز و ادائی یار
سو کاہک ایک جان کے کسے دون کسی دون



بتوں کی شکل جو ہم بار بار دیکھتے ہیں
ہو ہے عشق کسی نو جوان کا پیسے میں

یہ شانِ قدرت پرور و گار دیکھتے ہیں
ہم غمِ فصلِ خزان میں بہار دیکھتے ہیں -

خیالِ صحبتِ اغیار و یار آ آ سے
نظر میں ہوتے ہیں تاریکی شبِ فرقت

کہیں جو خواب میں ہم زلفتِ بار دیکھتے ہیں
جو دکھو پہلو میں ہم سیرار دیکھتے ہیں

کہیں رقیب وہ ہمکنار میں شاید
رقیب شکست کا منو نہ لوشی میں جو ہم

کیسے پہول سے رُغلی جبار دیکھتے ہیں



یہ کسکے آنکھ و عن سے آبرو کیسے
جو آپ جانبِ دربار بار دیکھتے ہیں



چلے افتخار کو ہمیں پروں یہ فرماتے ہیں
خود بدولتِ مہرِ بیت کو جو کھنساتے ہیں

یہ عطا خلعتِ حضرت مجھے فرماتے ہیں
صورتِ برقِ جوں دہشت چکاڑتی ہیں

چرخِ پرانہ ستاروں کی چہ پیک جاتے ہی
بادِ کشِ ملکہِ ہسم گاتی ہیں ساؤں کیا کیا

ابرا آ کی جو میخانہ پہ چھا جاتے ہیں
بیڑیاں تیرے ہے گیسو مجھے پہناتے ہیں

پہاں بیان تیری ہے زلفیں مجھے دیتی ہیں
نہی انکشافِ نشانِ چشمِ رہے ایدل زار

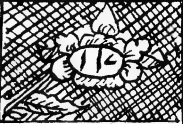
چڑھ سکے دریا بھی تو آخر کو اوتر جاتے ہیں
خود غرض وہ یہ پروں ہیں عیاذُ باللہ

کہنے مطلب کے اگر صاف لوڑا جاتے ہیں

لکھیں اوصاف نیکو مکر ترے خسار و فکے نہ مضامین دمان و کمر یار ملے لطف کس طرح وصل میر لگے	یہی مضمون پنج اشعار کو چمکاتے ہیں یہ وہ طائر ہیں نہیں دام میں جو آتے ہیں ہے لحاظ اولیٰ مجھی مجھ سے وہ شر تاجن
---	---



آبرو و بزم میں اغیار سے ہو کر وہ دوچار
آہٹہ آہٹہ آتسو و ن صد سی ہمیں رلو اتے ہیں



برق کس دن شرافشان سر می خرمین نہیں
ستیوہ راہبری قسمت رہزن میں نہیں
کیا اثر اتنا ہی ایدل تر شیعوں میں نہیں
زور بازو میں تو ان دلیں و ان تن میں نہیں
رنگ روپ ایسا کہے لالہ و سوسن میں نہیں
وہ تجھے بخدا وادی ایمن میں - نہیں
کچھ گز فضل خزان کا اچھے گلشن میں نہیں
خوف ظلمت پس مردن مجھی مدفن میں نہیں
فضل گل نام کو نہ دہر کی گلشن میں نہیں
ساتھ و ساتی گل فم گلشن میں نہیں

آہ سوز انکا گز کرب دل روشن میں نہیں
بہر ستم خاک بہ چشم بہت پر فن میں نہیں
ہو کے بیخود وہ چلے آئین کلیجہ تہا میں
مرضِ حیر سے اس درجہ سبکسار ہو میں
مسی مالیدہ لب یار پہ جیسے ہے بھار
شعلہ سن سے جو کوئی بتان میں ہی فروغ
نالہ گرم سے ببل کی یہ گل کہہ لائی
داغ الفت سے کیسے وہ چمکے دہن
کیا کریں بادہ کشی دوزخ زان ہے بالکل
بوندیان یرتی میں گنگوہر گہٹا چہا ہے



جب سے سودا کسی زلف سیہ کا اوسکو
آبرو کو نئے شب ہی کہ جو اولہن میں نہیں



کہ جگر جس سے ہو سو چراغان ہر وستان
نہیں تہا سور کا کیا دخل درگا و سلیمان میں

وہ لکھوں مطلع روشن شامی قر جانان میں
عجب کیا ہی گزرجہ نادان کا کوئے جانان میں

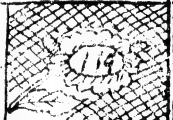
دل پر داغ کا جلوہ ہے یوں زلف پر نشان
 تری لبے ہو آہے سچائی کو میل ملین
 ہو کے میل گسو و رخ پر نور چا نان میں
 نہیں آتا سری و لیں خیال اوس خور پیکر کا
 دل پر داغ کو ہر دم ہے شعل نالہ سوزان
 لب شیریں سے تین تنغ و ہم کو سنائی دین
 گدائی کو چہ الفت اسیر حلقہ کلفت
 بہار ہی قد موزوں کا اگر گلشن میں ذکر آئے
 چینی ہے آج افسان کا کُل شبنم پیدا
 دہن کا اوکھی مضمون ہو سو جہے سطح ایدل
 ہر اک مرد میں جان آئی قیامت کا ہوا عالم
 بھرا آئی ہے جو رہے ہیں سب اکچل گلچین

کھلے سورج کبھی کا پہول جیسی سنبلستان
 تری آنکھوں کی غلطی پر گیا سرے سے گمان
 یہ ربط اتفاقی ہے جہم گم و مسلمان بن
 پشامے تفرقہ مدت سی بلقیس سلیمان
 ہوا اسی گرم کی چلتی دین جہونکی اس گلستان
 تماشا ہے کہ ہی تاثیر سہم اس آج جیو امن
 یہ لکھا ہی وہ مہ طلعت چھوے القاب نہیں
 تو عالم نخل ماتم کا ہو شمشاد گلستان
 چراغوں کی چمک آئی نظر شام غریبان میں
 نہیں دخل آدمی کو ہے خدا کی راز نہنہان
 گئی جب فاتحہ خوانی کو و شہر خوشان میں
 غدا دل خوب گلچری اوڑھائی ہرین گلستان



حسین اس شہر کی قابو میں یوں ابرو انجی

کہ جیسی قاف کی پیراں تین تسخیر سلیمان میں



شجر جان جی جیسی برف سے فصل زمستان
 دکھائی دیتا ہے جسطح منہ شمشیر عریان
 اکھی خیر ہو بگڑی ہے پشیمہ ویکان میں
 ڈبوئی تین مہی وہ جہونکی ہر روز طوفان میں
 ہزاروں رخصی پیدا ہوں ابھی دیوار زندان میں

پکا دل ہر آسوں سے یوں سونہر ہجران میں
 رخ پر نور کا یوں عکس ہی اہو دی جان میں
 تختہ بلی پہاڑ سنت کی صراہہ نہ کش دل ہے
 جانہ کر کی بارش کا شب وعدہ نہیں آتے
 تری مجھوں جو سر ہکر اٹھیں ای اہلی منش اس سے

مسل خورشید کا عالم ہے ہر اک غم خندان میں
 خدا شاہد ہے فرق آسمانی دہن زاہد کی ایمان میں
 زربجائے کوئی اسی شوق اراں وصل جانان میں
 نہ بچے اوس ترک کی تشبیہ تھی کیا آب حیوان میں
 غضب کے توڑ میں اسی ترک تری تیر مرگان میں
 چمک جاتا ہی داغ دل شب تاریک حیران میں
 نہ کھانے یا س وحشت و حرمان کو اراں میں
 متہاری لوڑ کا جلوہ ہے خورشید دشتان میں
 کئی امد اکیجے جو بات ہنسنے بزم جانان میں

میرا ہے مکتب جو ان میں منج بہر قاتل کا
 مگر غفلت میں نگارہ کسی نیت کا میسر ہو
 او شہابی خوب ہے بہر کی مزی یہ شب نیمت ہے
 حیات جاودانی باہی جو اسکے شہیدوں نے
 دل غمش کو برا کر کیلجے میں اوتر آیا
 خیال زلف میں بھی مہیاں جہاں اوس رنگا آتا ہے
 دل پر خوشی کی کیفیت دکھائی ہیر میں ان کو
 متہاری حسن کی پرتو سے روشن مدیر کا لب
 بیا تیغ زبان سے کام تیغ تیز کا اسی دل



یہ ہے تو خود بدولت بھی کلام آبرو و دلہن
 مرتضیٰ خول سہ ایک حسب اوسکی دیوان میں



کئی دامن کی پڑی پردہ چاک گریبان میں
 زلیخا ی مقید کر دیا یوسف کو زندان میں
 توفتہ ہے ہلال عید کا چاک گریبان میں
 تو عالم مہر کا مہر دہرے رگب بیا بان میں
 سوائی سنگ ہی کیا خاک کو ہستان کے دامان میں
 گل سوسن ہے شان یزدیسی شاخ مرجان میں
 تری وحشی جو نکلی شہر سی پہنچی بیابان میں
 نگہبر اگر اوہنیں بخیر نہ کیچہ عہد و پیمان میں

خط شبگون جو یاد آیا خیال زلف پیچا میں
 پہنچا دل مرا تقدیر نے گیسوی بچان میں
 تصور میں جو اوس برو کی پہاڑا ہے اسی میثی
 گرو حشت میں داغ آتشین اپنا چمک جاسی
 نکمہ کو شرم عیانی سی سہ پوڑ میں تری وحشی
 دہری مٹی کی کب سے یار کی لبھائی رنگین پر
 کینے نے سچ کھا ہی دہر مسیحا تک ہے ملا کے
 گلہ سی باز آہیل کہ دیر آید درست آید

<p>مہوی زائل بکلفت میری دلکی انکسائری سے چراگاری کھنکھاتل کہ باز آید پشمانی خوشی مٹنے وار دکھ در گفتن آید جوان مردان نہتا بنداز کسے رو ہو جو کسمت</p>	<p>غبار اس وقت کا اڑتا رہا ہے عین بارہن عبث ایدل ہے حسرت وصل کے ایامِ حرامین بہت بہتر ہے ضبط آہ ایدل جو طمانین نخل آئین ہماری رو بر واغیا سیدان میں</p>
---	---

<p>غزل میں روزمرہ چاہی اسی آبرو لکھنا وہ مضنون خط ہے آئی نہ جو فہمِ خندانین</p>	<p>۱۲</p>
---	-----------

<p>کس غیبتِ قمر کامیری دل میں گھر نہیں کس ولینِ تجوی دمان و کمر نہیں یہ ناکہ کیا ہی جیسہ کوئی نوہ گز نہیں یہ ہنسنے کے سلسلے بہاوت پڑ نہیں آج نظرِ اجوت تارِ لطفِ زمین باز آما اپنے ظلم سے یہ کینہ نہیں کیون ہونہ دلین الفتِ صنم جاگ نہیں یہ نوشی میں ہر ساقی ہوش نہیں جھگڑا چکا جو موتِ شبِ حجر آگئے ایک کا اس سے ہوش میں رہا بھی نہیں کہ تو نہیں ہے دلین مہری خیالِ بار یا رشتہ تیات ہے ایجا وہ عدم اکھ نہیں سبکی ربطِ عدو کوئی سبک</p>	<p>کس شتری کا اس گزری میں گز نہیں در پیش کسکو ملکِ مہم کا سفر نہیں کس کام کی وہ آہ جہنمِ اشر نہیں آزردہ دل کیا کس سی لگ نہیں دیکھ جو نطق کچھ رگ لگ نہیں اونامی بڑھکی مرغ کی لیتا خبر نہیں زادہ ہو جو وقفِ خدا کا وہ گھر نہیں اس دورِ آفتاب میں دورِ قمر نہیں ہو یا یہ قصہ اونسے کہی غصہ نہیں ابرِ کرم ہے یہ سدا دامنِ تر نہیں یتلی کی طرح تر اکب انکھ نہیں گھر نہیں نادان میں وہ جو کہتی ہیں اوکھ نہیں وہ عرب اب آچکا وہ کرو فر نہیں</p>
--	--

<p> کرتے چمک چمک کے یہ چمکی کہہ نہیں کسواہلی سے عشق کیسا اگر نہیں بیوہ پہنچ و تاب میں موی کمر نہیں طرہ یہ اور اوسپہ سے زادِ سفر نہیں دنیا میں کوئی نقش یہ از نقش زر نہیں چھاگل مہاری پاؤں کی بولی گجر نہیں کچھ انقلاب دہر سے ہمو خط نہیں لین لگو شوق سے وہ مجھے درگزر نہیں کیونکر کہوں کہ اچھو میری خبر نہیں کہتے ہیں حاسد و سنے وہ رشکِ قمر نہیں حاصلِ دام بوسِ عتابِ تر نہیں ایدل اسیرِ رنج کہے نے خبر نہیں </p>	<p> فہرِ خدا ہے خُش و دندانِ نامی یار مشکان یہ اشکِ دلیں طیشِ لبِ آہ سرد جوڑا مہاری بالو کنا شاید کہہ ل گیا اک تو ہے راہِ ملکِ عدم یونہی پر خطر تسخیر اس سے ہوتے ہیں دم میں تباہ رو کا یہ کھکی وقتِ سحرِ منے یار کو دشمن اگر تو نیست نگہبانِ قوی ترست درکارِ نیازِ حاجتِ هیچ استخارِ نیست دلِ لابلِ رہبتِ درین گنبدِ چھ از بختِ شکر دارم داز روزگارِ ہم ہر روز عیدِ نیست کہ حلوا خورد کسے دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورد </p>
---	---



ذہنِ لطیفِ قہمہ فکرِ نگو کنت

مضمونِ سیتِ آبرو مہِ نظرِ نہیں



<p> نکالیں سیکڑوں شاخیں سمن میں سمن میں ارغوان میں نشتر میں جودِ ڈوبا تری چاہِ دقن میں رہا اور سجت کی زلفِ پُرسنگ میں میانِ گورِ میت کو کفن میں </p>	<p> کچا جبیر کو وہ گلِ چمن میں او سے کا جلیں ہے ہر سو چمن میں اوسے لے کچھ اوٹھا یا چاہِ کا لطف دلِ صدِ چاکِ میرا بہن کی شان وہ لاغر ہوں نہ یا میں گی ٹکیر میں </p>
--	--

مہو تائے خمید پشت ہرگز نہ	سکت ہوئی اگر چہ سنج بہن بن
خرام ناز سے تیر می بہن رو پوش	بیل من کہک و طائوس بن بن
لکھایا ماتھے کا کل کو تو بولے	بہن شک آگئی دیوانی بن بن
لب شیر بن کی ہم کہتے ہیں اوصا	علاوت کیون ہو اپنی سخن بن

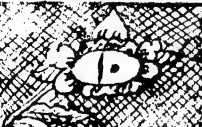


عدم بن بہن سے تہہ آبرو ہم
بہن سے اگر یہاں رخ و محن بن



اچھ کو اسکے وصف کے لائق زبان نہیں
اک روز زمین نہیں یہ آسمان نہیں
یہ تو مکان تمہارا ہے میرا مکان نہیں
جسے کا جسکو اپنی سحر تک گمان نہیں
بہر کس طرح کہیں کہ تو ماضی کی جان نہیں
اک روز اوکھی منہ سی سنی مہنی مان نہیں
وہ دل ہے سنگ سخت جو تیرا مکان نہیں
وہ کھار زبان ہے مار کا جس سے بیان نہیں
وہ پاؤں کیا جو راہ طلب میں رہا نہیں

کس منہ سے ہم کہیں کہ بتو لکے و مان نہیں
گر نہ وہ نکا کا تہیے زور ستور ہے
وہ لعین قیام کیون نہیں کرتی ہو جان طارن
طول شب فراق سے اوکھے بلا ڈری
جانی سے تری موت ہی آئی سے زندگی
ہر دم سوال بوسہ پہ انکار کے سوا
وہ انگہ کو رہے جو نہ کہے ترا جمال
وہ کان کیا میں جو نہ سنیں ذکر و ست کلام
وہ ماتھے کیا جو طوق کمر یار کے نہوں



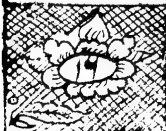
نام و نشان لے کر یا بد نام آبرو
اچھے رہی و کچھ کا نام و نشان نہیں



غنی ہوں حرص کے باعث خشک تہ مال نہیں
کہ بار بار میرے شہ وصال نہیں

نظر میں ہست و نیا ذرا شبہ مال نہیں
خدا کی وہی بلقونین اسکو مال نہیں

<p>ہماری باغ میں جز سرو کی نھال نہیں تمہاری انگہونیں ڈورنی یہ لال لال نہیں کشیدگی سے تمہاری مین - لال نہیں شراب مغت کی قاضی کو کھیا لال نہیں جہان سے شیر کا مسکن وہاں شغال نہیں اگر لڑائیں ہر انگہون تو ہم غزال نہیں ہماری لائق صحبت یہ پیر زال نہیں کہ جس میں می نہیں بستی نہیں کلال نہیں خدنگ سینی سے جراج تو کمال نہیں رنگ سبزہ جگر کسا پالیا ل نہیں زبان سنبھالنی ایچھے یہ بول طال نہیں یہ وہ خدنگ ہے درکار جسکو ہال نہیں پٹکتے عور پہ ایسے تو اپنی رال نہیں</p>	<p>سو اے قہر منم دل کو کچھ خیال نہیں ہماری طائر دل کی لٹی بچہا ہی دام چو کچھ گلہ ہے تو بے اپنے جذبہ دل سے جو زندہ تیری ہرین واعظ تو کیوں نہیں پتیا نہیں مین پست صفا میں پسند طبع بکنت تمہاری چشم سے آہو یہ دیکھے کہتے ہیں فقیر مست مین نفرت سے شکل دینا سحر پسند کیا کرین میکش جو کان زائد خشک یہ ایک ترکہ کماندار کے نشانی ہے نری شرام سے اسی سرو باغ محبوبی ہر ایک بات پہ صاحبہ دیکھی دشنام تمہارا تیر مرثہ کام دیگا بے پیکان ہر آئی پانی جو منہ میں سیان واعظ سے</p>
--	---



نگاہ لطف کا ہے کبر و فقط طالب
 خدا گواہ منم اور کچھ خیال نہیں



<p>تصور کی بدولت اوٹلی نیست نظاری مین بجائے اسی تو جو کچھ کہو بند ہی تمہاری مین ہماری مرغ دل پر تم سے کیا کیا حال مری مین تری انگہون کی آگ اسی بری آہو بھاری مین</p>	<p>وہ ہی ہر وقت بے پیش نظر ایدل ہمار مین ذلیل و خوار و رسوا یہ لقب بیشک ہماری مین کہے کہہ اہی مین زلفین کہی گیسو سنواری مین مہوئی وحشت انہیں صحرائیں پیرتی ماری مین</p>
---	--

<p>تو کئی عشق میں جیسے کہ مہنی دن گزاری ہیں شب تار یک میں گویا چلتے یہ ستاری میں پڑی خاک لحد میں آج وہ پاؤں سپاری ہیں شبِ فرقت میں اپنے حشر کی آثاری ہیں بہت خنجر کے گہاں میں بہت برہمگی ماری ہیں یہی گرا بلق ایام کی ایدل تزاری ہیں عمل سے یہ پریر و ہمنے شیشی میں اوتاری ہیں غم و اندون کے چلتے ہماری سریر آری ہیں</p>	<p>تو دیکھ روز ایسی سخت دشمن ہے کوئی یار نہ پسینے کی نہن قہری میں اوس لاف منبر پر مژغین ہٹا سر و نہر جنکے کل تک افسر شاہی تفاوت روز و شب کا ہی فقط ورنہ دل مضطر مژگی سیکڑوں بیل گند کی سیکڑوں کشتی گرائی گاہ میں چاہِ عدم میں دیکھنا اکلن دل اپنا ایک مدت سے حسیو نگاہوا سکھن رقیب یہ سہ کر آپے شانہ او کئی زلفونہن</p>
---	--

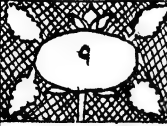


زبانِ سود سے اسکے ٹکڑوں ہوں آبر و وقار
 لئے لگتے عشق نہ توں سے ہم اجاری ہیں



<p>تیر نظر میں مین مژغ خنجر بہو میں لٹواری ہیں جو کہ ہن زلفون کی دیوانی وہی ہشیاری ہیں ضعف سے وحشت میں مہری دست و پا بیکاری ہیں قصہ زلف و رازیا رو طو مار۔ ہین تری فرقت میں انیس اپنی ہی دو چار ہیں جلیان میں بر چہیاں میں تیر میں لٹواری ہیں رو گشتی ہی اپنے جسم ناتوان پر بار ہیں یار کی رخسار بیشک مطہر انوار ہیں مار ڈالین یا جلان میں آپ ہی مختار ہیں</p>	<p>اور اب تیار کیا اوس تک کو درکار ہیں ہن وہی حال کچھ جو مجال یار ہیں چاک ہو کیونکر گریبان جاؤں کیونکر سو وشت انکے گنجائش کہیں پر ہزدل عاشق نہیں نالہ و آہ و بکا و دردالم رنج و محن وہ نگاہیں اور لگھیں اور پلکیں اور بہو میں گردیا ہے عشق مژگان کی کیسے ضعیف مہر و مہر برق و شکر کرتے ہیں اونی کسب فر کیوں چہ بائیں چشم و لب کے آگے دیتی مہربان</p>
--	--

نیم جان لاکھن مستارون مان بصد با بھن
بہم کر آئی مین بادل چلتے سے ٹنڈی ہوا
چشم فغان کے تری بیلر سے بیلر مین
ناک مین بنت العنب کے اندون سنوار مین



بادہ انگور کا آبی آبرو ہے نشہ کیا
مست وہ مین جو شراب عشق سے شراب مین



یاجزی مین قد آدم آکھتے دیوار مین
تشنگی سے کان سے پڑ جائیں زبان غار مین
دل ہے خدو پابند اسکا گیسوی خوار مین
یہ عجیب اندھیر ہے اس زلف کی سرکار مین
شوخر مشر سے تری پازیب کی ہنکار مین
سامنا ہے موکتا بروقت اس آزار مین
طاقت اوٹھنے کی نہیں باقی ہے اس کار مین
ہو سو ہو دل معنی ڈالا بحر عشق یار مین

محیرت مین گھڑی عاشق تری دربار مین
آبلہ پائی نہ میری گر کر سیلاب اوسو
رات دن آرائش کا کل مین رہتا ہو وہ شوخ
نقطہ سبوتے تین دل لاکھون گرہا رولا
جو نکھتے ہر گام پر مین خستگان زیر خاک
نے احمیت عشق سے ایدل پہ پیغام اجل
کسطح ادھی وہ چشم نرگین سیر بطرف
ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم



باد خط سبز سے آئی ہوئی پیر زخم دل
آبرو وادنا اثر ہے مرہم زنگار مین



نہ نظر جو صلیح ہو آنکھ وہ پیر لرائی کیون
ہمنے جفا شعار سے دکھو لگایا مائی کیون
کہنے سے میرے وہ بھلا راہ و فاپہ آئی کیون
صدمہ ورنج و درد و غم میرا یہ دل ادھار کیون

وہ بت جسکو بھلا پاس ہمارے آئی کیون
آئے تین یاد جب تم کہتے مین بہر کو اہم
طبع ہو جسکے یو فاحرسم ہنو جسے ذرا
غیر سے چپکے اچی صنم ملتی ہو تم تو دبدم

چہری سے صاف اپکی عشق ہی آبرو دینا

گر نہیں آیا دل کہیں پہر ہی یہ ہامی نامی کہوں (۱۲۹)

<p>سُنین نہ شہ میں کیونکر حضور کی باتیں بچکائیں کان جو آپ اس طرف تو عرض کروں سُنائیں حضرت موسیٰ تو طالب دیدار غرض ہے حکمِ قوامی و اعطایِ آدمیت سے نہیں سہج زما فی میں کوئی مُتسا حین حسین بنامی ہیں کیون عشق کیوں کیا پیدا یہ ہلکی ناک میں کہتے ہیں کیا خفا جانی کہے تڑپتا ہے ناتھوں کہے او چہلتا ہی</p>	<p>کہ لطف و مہربانی ہر ہکومہ دور کی باتیں کہ میں حضور سے کہنا ضرور کی باتیں سُنین گے گوشِ دل و جانی طور کی باتیں سُنائیں آپ نہ غلمان و حور کی باتیں کرو نہ کیلئے صاحبِ غرور کی باتیں نہ سمجھا کوئی بھی رتِ غفور کی باتیں سُنین کہنے نہ اہلِ مہر کی باتیں وہی ہیں اپنی دلِ ناصبور کی باتیں</p>
---	--

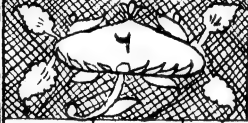
وہ آبرو سے یہ ایامی وصل پر بولے (۸)

<p>میں وہ اچھے جو بُرو نکو بھی بھلا کہتے ہیں قہرِ حق میں آفت میں غضب میں جینکو واعظون کی نصیحت نہیں سُننا اصلا عاشق و شفیق و خستہ و رسوا و ذلیل جو کہ عاشق ہیں ترے تیغ ادا کے قاتل وہ ترا حسنِ خدا دے ماسخِ آلاء اللہ بچکے نقدِ دل و دولتِ جان و ایمان</p>	<p>میں بڑی خود و کسکو جو بُرا کہتے ہیں غمزدہ و عیشوہ و انداز و ادا کہتے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا کہتے ہیں آپ جو کچھ مجھے کہتے ہیں بجا کہتے ہیں آپ غمخیز کو و آپ بق کہتے ہیں دیکھ کر اہلِ جہان صُلّ علی کہتے ہیں اور اب آپ یہ فرمائی کیا کہتے ہیں</p>
--	---

زندگی میں کوئی آرام نہ پائی گا کہے

	<p>آبرو ہم یہ فقیرانہ صدا کہتے ہیں</p>	
<p>پرہیز معلوم نہ تھی کیا کہنے کو ہیں بہم سے ہم کچھ حال دل اسی ہو فاکہے ہیں اک بھسے کو دوست اور دشمن بُرا کہنے کو ہیں سب برائی نام اب تو آشنا کہنے کو ہیں کچھ میری زخموں کا شاید ماجہ کہنے کو ہیں خاک او کی مٹی جو بجھو بُرا کہنے کو ہیں</p>	<p>یہ تو ظاہر ہے کہ ایسا بُرا کہنے کو ہیں ماجرائے سنتِ جور و جفا کہنے کو ہیں اپنا اپنا منہ گریبا نہیں تو دیکھیں ڈالکر وہ کہاں ہیں دوست صادق اور کیسی دوستی تین و پنج کے تری قاتل بولس میں خوشحال جو نگاہ سے دیکھیں او کی انگلیں پہو جان</p>	<p>یہ تو ظاہر ہے کہ ایسا بُرا کہنے کو ہیں ماجرائے سنتِ جور و جفا کہنے کو ہیں اپنا اپنا منہ گریبا نہیں تو دیکھیں ڈالکر وہ کہاں ہیں دوست صادق اور کیسی دوستی تین و پنج کے تری قاتل بولس میں خوشحال جو نگاہ سے دیکھیں او کی انگلیں پہو جان</p>
	<p>یار تو نازک دماغ اسی آبرو ہی اور ہم ماجرائی دردِ دل بے انتہا کہنے کو ہیں</p>	
<p>نہ خیر ہیں نہ نشتر ہیں نہ چیریاں ہیں نہ بھالی ہیں تو اس چشمِ فسونگر نے کرو روں مار ڈالی ہیں اسی صورت سے کالو کو نیاتی کوڑیالی ہیں مریضانِ محبت کب سب جانے سنبھالی ہیں قصورِ غلہ کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہیں کتابِ عشق میں اسی فنونِ صدِ امتحالی ہیں نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کی لڑی</p>	<p>نہ خیر ہیں نہ نشتر ہیں نہ چیریاں ہیں نہ بھالی ہیں تو اس چشمِ فسونگر نے کرو روں مار ڈالی ہیں اسی صورت سے کالو کو نیاتی کوڑیالی ہیں مریضانِ محبت کب سب جانے سنبھالی ہیں قصورِ غلہ کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہیں کتابِ عشق میں اسی فنونِ صدِ امتحالی ہیں نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کی لڑی</p>	<p>نہ خیر ہیں نہ نشتر ہیں نہ چیریاں ہیں نہ بھالی ہیں تو اس چشمِ فسونگر نے کرو روں مار ڈالی ہیں اسی صورت سے کالو کو نیاتی کوڑیالی ہیں مریضانِ محبت کب سب جانے سنبھالی ہیں قصورِ غلہ کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہیں کتابِ عشق میں اسی فنونِ صدِ امتحالی ہیں نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کی لڑی</p>
	<p>بہارِ چشمِ پر غم کی مقابل آبرو بہرگز نہ کچھ ہے گریہ شبنم نہ ابر تر کی جہالی ہیں</p>	
<p>تو یہ سب سب سے خوشی آتا ہے</p>	<p>اگر چہ جس سے وہ انگلیں لڑائیں</p>	<p>اگر چہ جس سے وہ انگلیں لڑائیں</p>

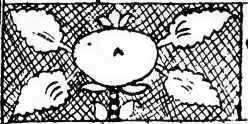
جو دزدیدہ نگہ سی دل بچا لیں + جو وہنل صبا گلشن میں آئیں + پڑہیں جن پر دروین دیکھ کر ہم قیامت قد ستم غمزدہ غضب نادر تری ترنگہ سے اوکھا نذر میرے نالوں کو سنکر کہتی وہ نزدیکے آنکھ اٹھا کر بھی وہ گلو جو زلفوں کی تہااری ہونچا وار ترجم جان عاشق پر حُدا را	وہ کیوں عشق سے گھبرا لیں ہنسین گل اور غنچی مسکرائیں وہ اولٹے حیف صلو آئیں سنائیں بلا زلفیں میں آفت میں ادائیں جگر کو دلو کس کو بچائیں فقیرانہ ہیں یہ کسے صدائیں ہتیلی پر جو ہم سر سون جائیں اونہیں لازم ہیں پہنشی کی نہائیں کھان تک اوبت بطور جفا لیں
---	---



خدا ہی آئندہ زلف بنی پر
خدا سب اس کے بخشی کا خطائیں



تو آفت میں صنم اپنی بھی لیں + کرین اس سنگدل کی ملیں لیں بجھے گو آپ چاہیں یا نچا لیں بلا شک تیر میں تیری گناہیں پریر و بیکسوئی اکثر آئیں	سنگ میں تری تر چھی گناہیں اثر اپنا دکھائیں گریہ آہیں نہ ہرگز میں کہوں گا ترک الفت مقرر ہر چہاں ہیں تیری بلکین + تری زلفوں کو رکھتے ہیں پریشان
---	---



کرین الفت کسی سے آبرو کیوں
اگر چاہیں تو لازم ہے سناہیں



میر چہاں ہیں پھر تیری کہ خجھر بلکین +	قتل کرتی ہیں مجھی تیری سنگر بلکین +
---------------------------------------	-------------------------------------

پلٹیں مین یہ تلنگون کی مقہر تلکین
نہیں کینخت بہم ہوتی ہین دم بہر تلکین
توڑیرون کا دکھا لی ہین سہ اسہر تلکین
تیغ ابرو مین تری اور ہین خنجر تلکین
اور ہے قہر مذاکا ترے کا فخر تلکین
اس لہی قلب مین رہتی ہین سنگہر تلکین

دل عشق ناوہٹا لیتے ہین سنگینو خنجر
شب فرقت مین بیلانینہ کا آنا کیسا
کرد یا سیند عاشق کو مشکبک دم مین
قتل عشق کو اسی قاتل عالم مشکبک
زلف ناگن ہے نگہ سحر ہے انگہیں جا دو
تیر کی غلج یہ مین اور وہ بعینہ تر کش



آبرو و معجزہ کہنی کہ صفا لی اسکو
قتل عالم کو کیا خون سے نہیں تر تلکین



مجلو اوشخ فی دیلمہ تو بچہ کا مین انگہیں
ہامی ہاوسی نہ کہی ہم سی ملہ مین انگہیں
سیکر وں خون کئی اور نہ لجا مین انگہیں
پیکے نہی دل عاشق جو چہ لای مین انگہیں
اپنی تصویر سے قہی جو لڑائی انگہیں
جا مین گی روز جو کہنی وین مین انگہیں
سر یہ دیا کیا نہ لای مین مہر لای مین انگہیں
اگہ لگتی نہیں جہنم لگا مین انگہیں
پہرتی ہے تیری نظر سے نہ دکھا مین انگہیں
جہنم فی میری ذرا نی کو دکھا مین انگہیں

بزم مین غیر سے گل خوب لڑا مین انگہیں
جئے سکے لہی زور و کی گنوا مین انگہیں
اونکی دیدی کی صفا لی سے حذر لازم ہے
طرہ او سپر ہے کہ چوری سے سرا سرا نا
صور ستار آئینہ ہو بادگی تم بھی حیران
سرخ یاد رخ تلنگون مین یہ ہو جاتی مین
دیکھنے سے تری زلفون کی مہر سودا
نیند بھی اور گئی اسی رشک قہر فرقت مین
مہربان سب تہی جو تہی چشم عنایت تری
آری چٹکی یہ نہیں جبہ بہت مہر و مین

انگھین رو رو کی گئیں میری ہوئی غصی وہ
 یہ ہے اعجاو کہ اندھی کو دکھائیں انگھین
 سٹھفرخ کی تلاوت کریں طاہر ہو کر
 اس لہی اشک کی دریا میں نہائیں انگھین

انگھین پتھر انگین خوش آگیا بیہوش ہوئی
 آبرو یار فی حب ہیکو دکھائیں انگھین

مرغ دل کا حیف ہوا اسکے نہ مسکن ہاتھ میں
 دلف کو اپنے لہی ہے یوں وہ پرفن ہاتھ میں
 اپنی دہن کھچ او سکھ کروں میں چاک چاک
 مرچکا ہو نہیں لگان سکتی کا اب بیکار ہے
 کھجئے جو روتق فل نہ انکو پائیں سال
 اشک سے بارش کی کیفیت دکھا دیتی ہیں جھ
 سہوں وہ میکش کا کڑا نیا گلہ مر جاؤں میں
 دست شفاف او سکے دیتی ہوں جاننے کا
 کیا ہو پھر بندہ کو وعظینک بدخیر تسیا
 قتل تو کرتا ہے قاتل دسیاں اسکا بھی رہی
 کر کے ایلہی امرو سے جو اپنی قتل عام
 پاں پاں تیغ قاتل سے ہوا سیکھ رات

طاہر رنگ خنار کے شین ہاتھ میں
 جھٹھ رکھی فسوگر کوئی ناگن ہاتھ میں
 پاؤں ای وحشت اگر صحرکا دہن ہاتھ میں
 کیوں لٹے پھر تاسے آئینہ وہ بدظن ہاتھ میں
 عاشقوں کی لائی دل مشفق من ہاتھ میں
 مرد کے کہتی ہیں بہادوں اور ساون ہاتھ میں
 شیشہ می کی اگر آئی نہ گردن ہاتھ میں
 آرسی پھر کسلے پہنے وہ بدظن ہاتھ میں
 جب ہو دل اللہ کی اسی مشفق من ہاتھ میں
 حشر کی دن ہو گا میری تیرا دہن ہاتھ میں
 کسلے رکھی وہ قاتل تیغ آہن ہاتھ میں
 بخیر گر نادم ہو کیوں لیک سوزن ہاتھ میں

جیسے غالی ہاتھ تو آیا ہے جائیگا یو ہنیں
 آبرو کچھ بھی نہوگا بعد مردن ہاتھ میں

کردمی فتنی بیا عالم حین بنے چل کی پاؤں
 ہر دم انگھو نہیں میری پیری تین اوسن اجیل پاؤں

برق کی صورت کہی یاں ہے کہہ واک کہ شوخ
 دکھو ہاتھوں ہاتھ لیجاتا ہے ہر انسان کی وہ
 دوڑتا پھرتا ہونین محسوس و حشت خیزین
 روز آاگر جلاتی ہے تپ فرقت مجھے
 وادی و حشت میں آخر ہو گئی پُر آبلہ
 کیوں گراں جانگی اپنی من نہ تڑپوں و بد دم
 نرمی اعضا کا اوسکے وصف کس نہ سی کن
 وادی پُر خار و حشت طی کیا ہاتھوں کی بہل
 ڈمکاتی ہیں ہوا کہی بیاب چلنی کی وقت
 اب تو ہر گاہ پر موی تین بسل سیکڑوں
 موسم بارش تین جنی نہیں پاتی کہے
 پہنچتے ہے سطح چوٹی پہ یہ ہر نخل کے

ایک جاچلی نہیں رہتی میں اوس چنل کو پاؤں
 چاہی اب چو منا و سب کا بایان ملکا پاؤں
 نخل پکڑے ہوئی وحشی میں مجھیکل کے پاؤں
 یا آہے جلد خاکستر ہوں اسکے جہل کی پاؤں
 تھی جو مجھ وحشی کی رحمت یافتہ اول کو پاؤں
 یاد آتی تین مجھی اوس نازنین کی ہلکے پاؤں
 ہاتھ رشیم کی شکم قائم کا ہی نخل کی پاؤں
 ابلوں سی جب ہوئی بیکار میری پہل کی پاؤں
 ہو گئی یہ ناتوانی کی بدولت ہلکی پاؤں
 خوب ہے تنہی نکالی میری دکھو چہل کی پاؤں
 رو بروئی چشم دریا بار اس ناول کی پاؤں
 ظاہر کہہ ہاتھ تین ایدل تین کو نخل کی پاؤں



سیر دریا آبرو کی ہو اگر اوسکے منیر
 آب کی مانند بہ جائیں ہماری گل کی پاؤں



چھایا ہوا اب رہا ران چمن چمن
 پہلا پہلا روضہ رضوان چمن چمن
 آستہ ہے روضہ رضوان چمن چمن
 پہلوں سی پڑ ہے باغ کا دامن چمن چمن
 تہالی بہری ہوں آب سی رضوان چمن چمن

سرخوش ہیں طائران خوش امان چمن چمن
 ہے شور آبدار و دیشان چمن چمن
 حورین شگفتہ خاطر و غلمان ہیں باغ باغ
 گل گوش بنگلی ہمہ تن از پی ہزار
 فرمان حق یہہ غلامین پہنچا ہوا ہے آج

<p> ہنچا ہی روشنی میرے تابان چمن چمن بن جا میں سر و سرو چہ راغان چمن چمن فردوس باغ باغ ہی رضوان چمن چمن مرگاہن کے بہاڑی تین جو غلام چمن چمن سبزہ نہال صحن گلستان چمن چمن نرگس ہے فرط دید سے حیران چمن چمن آبی جو سیر کو وہ خیران چمن چمن ہے نغمہ سنج مرغ خوش الحان چمن چمن </p>	<p> ان فرش چندی کا پہلے آج جاہ مجب آئی ہو کیا ہے سر و گلستان سرمدی سنکر نوید آمد محبوب کیر یا لاکھوں کا فرش حورین بیکھاتی ہیں ہر روش ہر سو نہاڑتی ہے ہر گل ہے خندہ زن گل شاخ شاخ پر مہر تن چشم بن گئے مہو نگی شگفتہ غنچہ نول کہتی ہیں یہ گل رقصان ہوا ہی شوق سی ہر گل ہی شاخ پر </p>
--	---



اسی آبرو ہے تم نے عجب رنگ سے کہا
 دیکھیں چشم نوز سخندان چمن چمن



<p> لائق غلہ وہ زہار نہیں و غنچہ کی سزاوار نہیں اور زنگیں کہ آزار نہیں تعلق مہر لب انہا نہیں کس کو اس بات کا قرار نہیں خواب میں طالع بیدار نہیں اوس کو عالم سے سرو کا زین </p>	<p> جس کو عشق شہ ابرار نہیں جو ہی گئے وہی محمد کا میر تو تو عقار حسین چراغ چشم محبوب نہ اپنا فدا مہر کیونکر نہ باواز پر نہیں آپ محبوب راہین بیشک خواب میں کیوں نہو دیدار نہیں عشق احمد سے تعلق ہی جی </p>
--	--



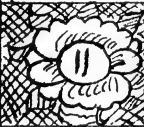
آبرو اپنا وظیفہ ہے یہی



درج حضرت خفایا

جہان کے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی
امیر اقلیا خواجہ معین الدین چشتی
ہزار خوشنوا خواجہ معین الدین چشتی
سراج اولیا خواجہ معین الدین چشتی
مدارِ دعا خواجہ معین الدین چشتی
ضمیرِ مصطفیٰ خواجہ معین الدین چشتی
سہارِ رہنما خواجہ معین الدین چشتی
عجب آبِ بقا خواجہ معین الدین چشتی

شہِ ملکِ علا خواجہ معین الدین چشتی
ہمائیِ آج استرِ ضیائی مہرِ تَعَلَا
بھارِ گلشنِ ایتھان نسیمِ گلشنِ عرفان
فروغِ دیدہ انسان پسندِ خاطرِ یزدان
دلیلِ منزلِ حدتِ حریمِ پردہٗ خلوت
گلِ گلزارِ یزدانی بھارِ گلشنِ معنی
دیارِ فضل کی مالکِ طریقِ فیض کے سالک
لبِ جانِ بخش سے میرا ہوا زندہ دل مردہ



تصورِ آبر و اوٹکارِ ہی انگھو نہیں فورِ آسائے
کہ دلسی کی بے با خواجہ معین الدین چشتی



رُویف و او

ہند میں کرتے ہو کیا چل کے مدینا دیکھو
دیکھو اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھو
بنفِض تم آکی جو ای فخرِ مسیحا دیکھو
اوسکے مطلوب کو یا حضرتِ موسا دیکھو
قدرتِ حق ہے سراپا قدرِ عنا دیکھو
دیکھو دیکھو میرے آقا میرے مولا دیکھو
چشمِ حق میں سے جو ای دیدہ بینا دیکھو

ای غلامِ ان بنی روضہ مولا دیکھو
دیدہ دل سے رُخِ سید والا دیکھو
مرضِ حب سے عاشق کو ابھی صحت ہو
طور پر طالبِ دیدار ہوئے تھی جسکے
رُخ ہے والشمس تو دلیل ہے کیسوئی نبی
نگہِ لطف و کرم سے دلِ نالان کی طرف
اک نہ اک دن نظر آجائی تہیں بھی وصال

شبِ معراج بہ حورون سے ملک کہتے تھے :
خوف سے اہل فلک کا سپ اڑھین یا حضرت
کاش رو یا ہی میں فرما میں اولٹ کرو نقا
وہ قریب آگئی لو شاید بطحا دیکھو
انکہ اوٹھا کر جو سوئی عالم بالا دیکھو
یون دکھاتے ہیں جمال رخ زیبا دیکھو



آبرو کعبہ خالق کی زیارت کی بعد
تم دینہ کو چلو شاہ کا روضہ دیکھو



خوش آئی کیون شاہ دوسرا کی جستجو دلو
صفائی میں گھر اس سے مقابل ہونین کتا
مینی کا قصور در بدر مہم کو پہر استا ہے
بچہ مد کہ اسی محبوب حق مرغوب ہے جان سے
فصیحان عرب بہرتے ہیں دم بکنی قصا کا
جو ست ساقی کو شریں کب مایوس موتی میں
اگر ہو چاہے گنڈار یشرب کج کل جانا
اونہین کی شکل نقش چپا دیوارِ صہر ہے
نہ خوش آتا کہیہ پر سنبل غلہ برین اسکو
متہاری جلوہ دیدار کی دیکھیے جو اک جہلکی
سنائی ہے فید جا نغریہ آرزو دلو
ملی ہے عشق دندان بنی سے آبرو دلو
لئے پیرتی ہے باد کو جی احمد کو بکو دلو
متہاری آرزو دلو متہاری جستجو دلو
پسند آئی بہلا کیونکر نہ اونکی گفتگو دلو
کہ خوش رکھتا ہے کیفانہ لاتنظرو دلو
سنگہا لا کر صبا اوس کل مشکین کے دلو
نظر آتا ہے یون جلوہ بنی کا چار سو دلو
سنگہا دیتی اگر وہ اپنی زلف مشکبو دلو
بہی پیر طور سینا کی نگہ نہ ہی آرزو دلو

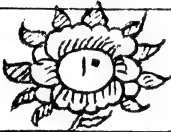


جمایا چاہتے ہو دونو عالم میں اگر گفت
جیب حق کی الفت میں مٹاؤ آبرو دلو



دلو کو سوزِ تپِ فرقت سے جلائی جاؤ
ہیں منظور تو مجھے نہ ملاؤ دل کو
آبرو خوب سزا عشق کے پاتی جاؤ
دھم رخصت مگر آنکھیں تو ملائی جاؤ

<p>عذر گرتیج میں ہے تیر لگاتے جاؤ اپنی مشتاق کو دیر دکھاتے جاؤ لکے آئے ہو مسی پان بھی کھاتی جاؤ ابر و خاک میں اپنے نہ ملاتے جاؤ پہلے مجھے ہے ذرا ماتھے ملاتے جاؤ پر مہرے دل کی لگی کو تو بچھاتے جاؤ کشتہ ناز کو ہٹو کر سے جلاتے جاؤ</p>	<p>جنش ابرو کو نہ دو حم تو پلاک چپکا دو روی پُر نور سے کہو گنجشٹ کو اوٹھا کر ایجان دیکھو لیر کج تو ہر شام اودہ کی سیرین یاو میں اوس دُر دندان کی شکوہ اشکو غون بہانی کو جو عاشق کے ملی ہے ہنسی یہ تو مانا کہ نہ ٹھوگے تم اسے رشک پری گر تہین ناز ہے کچھ اپنے سچائی پر</p>
---	---



ابر و دیر سے اجباب میں شتاق سخن
اس زمین میں غزل اک اور سناتی جاؤ



<p>بزم میں اور قیون کو بلا تے جاؤ تم تو ٹھوکر دم رفتار لگاتے جاؤ صلح منظور ہے گر انکھ لڑاتے جاؤ برش تیغ ادا کچھ تو دکھاتے جاؤ مجھے اتنا بھ نظر سے نہ گراتے جاؤ جان شارون سے کہ گروں کو جھکاتے جاؤ شریب وصل اگر ہمو پلاتے جاؤ ایک دو اشک تو انکھوں سے گر آتے جاؤ اک گوری میرے خاطر سے بھی کہاتے جاؤ</p>	<p>شعب سوزان مجھے تم صند سے بناتے جاؤ اگلی منت یہ بہاری ہے جین یا نہ جین ترچہ نظر سے تو کھلی گانہ کچھ کام سرا وقت رخصت سر عاشق ہے فلم ہو جائے سراوٹا ہے نسکون عین کے آگے بالکل وہ دم فحش قاتل کا یہ ہے ایما لمخی خج بھی دُور ہوئے جاتی ہے عش عاشق ہے ہنسی گانہ کوئی بھی تہر برگ گل رنگ بن ہر چہ مہار یلین</p>
--	---

صورت حرف غلط نام و نشان ہی اپنا

۱۲۶) ابرو و صفحہ ہستی سے مٹاتے جاؤ ۱۲۷)

پھانسیاں زلف کے وقتی ہو خطا وارونکو
داغ دیتی ہیں وہ اب عشق کے بیمارونکو
نالہ کش دل ہوا پہرتے بے نگاہیں اوسکی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں یہ گھٹائیں کالی
قتل کی وجہ بھی اک چیر چلے جاتی ہے
چڑھ گیا آتی ہے پیری کے عناصر میں
بوسہ مائی لبشیرین ہوں عنایت لیجان
تیری ابرو ہوں کیوں جان کسی یار غنیز
رستی قدر خیم کی نہیں ممکن ہے
آئینہ خانہ بناتا ہوں من سینہ اپنا
کچنہ کچنہ محنت وقت بھی بہکا ہے آج
خاک فرقت میں چوئیں لالہ و گل کو ایل

مارتے کیوں ہو گلکا ہونٹ کے بیچاروں کو
گل عطا ہوتے ہیں منزل کے تھکے باروں کو
چیر پر روک لیا یار کی تلواروں کو
میکشی یاد دلا دیتی ہیں میخواروں کو
خون سے میرے وہ رنگا کرتی ہیں سفاروں کو
رکھا اک کہیت ہم ضعف نے ان چاروں کو
وہ بھی کچنہ تو صلہ اپنے نمک خواروں کو
کہ برے دل کی طرح رکھتی ہیں تلواروں کو
ہتھمنا کون ہے گرتے ہوئی دیواروں کو
دل میں دیتا ہوں جگہ یار کے خساروں کو
گہیری مسجد میں لئے جاتا ہے میخواروں کو
لیکے کیا آگ لگائیں ہم ان انگاروں کو

۱۲۷) ہکو دنیا کے بکھیروں سے نہیں ہے نصرت
شاعری چاہئے اسی ابرو و بیکاروں کو
رولف مائی ہوز

ہو وصف کر کا جو رقم اور زیادہ
افزون ہو میحان تازگی باغ محبت
کیوں گردن عاشق نہ جھکے فرط الم سے
عشاق چلین سوئی عدم اور زیادہ
دین ہکو جو و داغ الم اور زیادہ
وقتی ہیں وہ اب زلف کو خم اور زیادہ

<p>اشکون سے شب ہجر جو بند جاتے تین لڑیاں کم ہو گئے کسی چشم غزالین میں یہ شوخی سرگوشیاں کرتے ہیں جو غیر وں سے وہ ہر بار اوبت خدا قلب سنجیدہ کو ہم سے اک بوسہ کے دینی یہ تو راضی وہ صغیر ہو ترغیب سے غیروں کے جو اوسنی کھا جاؤ دیکھناظر لطف سے اوسنت فی مجھے اب</p>	<p>کہلتا ہے مرا اس سے بہرہ اور زیادہ جس کو دل عاشق سے ہر دم اور زیادہ گھٹتا ہے سر اسینہ میں دم اور زیادہ توڑی گا ترا سنگ الم اور زیادہ لی لین گی لپٹ کر ا جی ہسم اور زیادہ مندی میں گیا نرم میں جسم اور زیادہ کیا ہو گا بھلا اس سے کرم اور زیادہ</p>
---	--



روکو نہ تم اسی آبرو اب طبع رواں کو
اس طرح میں ہوں شعر رقم اور زیادہ



<p>اب ہونگی کنیوں ہم پر ستم اور زیادہ گر تیغ میں ہے آپکے دم اور زیادہ ہو مہر مرے داغ جگر سے تو مفت بل جیتا ہے نہیں وہ جسے اوس زلف نے مارا کم ملتی ہے نبض اپنی طبع کو اچھے سے تو روز سہ مجھ کو دکھاتی نہیں کیا کیا بہتر ہے کہ اغار سے وہ ربط بڑھائیں کرتے ہیں پسند اہل خرد درجہ اوسط اوتر کہ چلین تیر مرہ کے یونہیں جس دم کیا بہت عالی ہے کہ سائل کی طلب سے جاننا زہم ایسی ہیں کہ مقتل میں بھی سب سے</p>	<p>اغیار پہ ہے لطف و کرم اور زیادہ اک وار کے شتاق ہمیں ہم اور زیادہ کھل جائیگا اک معہ میں کم اور زیادہ کیا ہو گا کیسے سانپ میں مسم اور زیادہ کیا جانے کریگی تپ غم اور زیادہ کالا ہو ترا منہ شب غم اور زیادہ کم ہم پہ کریں لطف و کرم اور زیادہ مرغوب نہیں رتبہ کم اور زیادہ آباد ہوتا دشت عدم اور زیادہ دیہیتی ہیں ارباب کرم اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں دو چار قدم اور زیادہ</p>
---	---

<p>کہتا ہے لغویں کا ہم پر جو کیجیو وہ</p>	<p>فرمائی ہیں الطاف و کرم اور زیادہ</p>
<p>ہے اکبر و جتنا سر تسلیم جھکاتا</p>	<p>فرماتے ہیں وہ مشق ستم اور زیادہ</p>
<p>یاں رات بہر ملا کئی ہم تملاکے ہاتھ بھیجا پیام بار لئے پیکِ قضا کے ہاتھ بدنامِ مفت ہو گئے عیالے لگا کے ہاتھ ہو دسترس تو چومنی دزدِ حنا کے ہاتھ میری گلی کے مار میں اوس دلہرا کے ہاتھ کیا خاک آیا پوچھو تو بادِ صبا کے ہاتھ شوخی کیسی پہنچی نہ آئی حنا کے ہاتھ وہ رنگئے نصیب سے قبضہ یہ لاکے ہاتھ کچھ اس واسے تمنی بتایا اوٹھنا کے ہاتھ مرقد سے لین شہیدِ محبت بڑا کے ہاتھ اب پڑ گئی ہے دختِ رز پارسا کے ہاتھ عقدِ کشتائی اپنے ہے بنِ دہقا کے ہاتھ چوموں ضرور پاؤں جو پیکِ قضا کے ہاتھ جو زندگی سے بیٹھا ہوا اپنی اوٹھا کے ہاتھ آئین گی بڈیاں نہ ہمارے ہما کے ہاتھ</p>	<p>وان دستِ غیر میں رہے اوس دلہرا کا ہاتھ فرطِ خوشی سے مر گئے آیا جو نامہ بر آخر ہوئی شفا نہ مہر کمرِ مریض کو اک ہتک نہ ٹھہریں گم کئی لاکھوں کی نقدِ دل تاثیر ہے یہ جذبِ دلِ دغدار کی اوس شوخ کے گلی سے اوڑا کر سرِ غبار برسوں اسے خیال سے قدموں لگی رہی دل میں ہمارے شوقِ شہادت بہار دل ابلِ نغم کے وہیں پامال ہو گئے منہ کا اوگا لاپے جو قاتلِ عطا کرے عصمت کا اسکے تو ہے جگہ بیان یا خدا یہ کہل گیا تو ساری امیدیں برائیں گے اگر چہوڑا دیا مجھے ہستی کی تیس سے کیا خوفِ جان ہوا و سکوتِ ترکِ جنگجو بعدِ فنا میں یہ سب دلدار کے لئے</p>
<p>دھی بیٹھے نقدِ دلِ نیت کا فرکو اکبر و</p>	<p></p>

۱۵۱) اکتبر و ہے مہارسی جی کی ماتھے ۹)

یہ کھان اسی منم کی کا منہ
ہے فقط جان من تھارا منہ
بے سبب ہم سے کیوں تھو تھایا منہ
تنتے گھونٹت سے جب نکالا منہ
آئینہ لے کے دیکھا اپنا منہ
چاند سا جب سے دیکھا تیرا منہ
گورا گورا ہے پیارا پیارا منہ
نیچلے ہوں ماتھے پاؤں کا لائنہ

چوٹی کی حکم جو تھارا منہ
غیر منہ آئینہ ہم زبان بلائین
کیا خطا کیا قصور کیا تقصیر
پردہ ابرو میں چھپے مہ و مہ
بوسہ رخ پہ صاف کہتے ہیں
چاک دل ہے مرا کتنا نکلی طرح
ہم نہ کس طرح مکتو پیار کرین
بولے مانگا جو بوسہ لب لعل



اکبر و عشق کا غصین گروگ
کیوں غل آیا ہے ذرا سا منہ



سو جان سے ہے دل کو تناسلی مدینہ
خورشید ہے ہر ذرہ صحرائے مدینہ
ہے برق ہر طور تماشا مدینہ
اشک انگہو نشی بھتی میں کہ دریائی مدینہ
گر لب کو ہلاوین گی مسیحا مدینہ
جب سے کہ چڑ ہے ہے تپ سودا مدینہ
گلشن سے کھیں ٹہر چکی ہے صحرا مدینہ
لبریز ہے اس شیشی میں صہبائی مدینہ

انجھون کو ہے گر شوق تماشا مدینہ
وہ چنہ فلک سے کہیں رُبتی میں مدینہ
وان کھیا رہیں مشتاق زیارت کی بجائے مدینہ
بوش غم دوری محمد ہے کہ طوفان
آجائی گی جان قالب بجان میں ہمارے مدینہ
ٹھار تارہتا ہوں میں مجذوب کی صورت
ہے گل سے بھی خوش رنگ ہر اک طرف مدینہ
اوس چشم سب مست کی ہے دلوں کی مدینہ

 <p>۹</p>	<p>کس سرینِ سخنِ ابرو سودائے محمدؐ و کون ہے جسکو نہیں پروائے مدینہ</p>	<p>۱۵۲</p>
<p>گلزارِ ارم ہے کہ بیابانِ مدینہ ہے زائرِ روضہ کہ ہے مہمانِ مدینہ شاہنشاہِ کوئینِ مہینِ سلطانِ مدینہ فردوس کے خزانِ نہیں خزانِ مدینہ ہے گلشنِ فردوس کہ بستانِ مدینہ اسی نوزِ خدا شمعِ شبستانِ مدینہ پردہ جو اولٹ دین مہتابانِ مدینہ یاد آئی گا جسوقت بیابانِ مدینہ</p>	<p>جو وصفِ مہرِ مہر ہے شایانِ مدینہ ہے طالبِ احمدؐ کہ ہے اُلمد کا جو یا کیوں اونکی غلامی سے ہندو مجھ کو بہلا فخر شہیدِ ای محمدؐ نہیں حورون کی طلبگار یہ لبیلِ طیبہ ہے کہ ہے طائرِ مدینہ پروانہ ہیں سب جن و ملک حُسنِ بہ تیرے خورشید و قمر شرم سے منہ اپنا چہ پالین جنتین ہی گہرائیں گی وحشتِ مہینِ ہوگی</p>	<p>۱۵۳</p>
<p>۱۸</p>	<p>جو وصفِ طیبہ ہیں و نہیں ابرو کیا غم سہوقتِ گنجہاں مہینِ گنجہاں مدینہ</p>	<p>۱۵۳</p>
<p>۱۹</p>	<p>ردیفِ بانیِ تختانی</p>	<p>۱۵۳</p>
<p>نفس گویا ہر اک موجِ نسیمِ باغِ سرمد سلا مونکی جو گلہ ستون سے پُرتاقِ زربعد بنائی روضہِ محبوب ارکانِ شہید ریاضِ ظلمین اوسکی لئے عیشِ مُخلد جو لام و جیم زلفین ہیں تو صدا و اکہارِ لفظ کہ وہ شعرِ مسلسل ہے تو یہ بیتِ معقد</p>	<p>ہمارے دل میں جو یادِ گلِ خسارِ احمد فلکِ پر خصالِ سرمدی کیے آد اکھڑے کس خورشید ہے اوسکا فلکِ ادنی سا گنبد چو گلچینِ نصالِ گلشنِ الطافِ سرمد نہیں ابروی پیوستہ یہ اک نونِ مشد بندِ مہی مضمونِ زلفِ ابروی احمدؐ بہلا کیونکر</p>	<p>۱۵۳</p>

گناہین کیونکہ انہوں نے جو میں کس لیاؤ کو
 لباس پاک میں وہ ہی جہاں کل علی حیر
 بغیر شوق سر نہ کی طرح او کو لگا نہیں گے
 بشر و کچھ نہیں جس کو نہیں کچھ آپ سے الفت
 صفت او کی کوئی لکھے نہیں مگر نہیں مکن
 خدا ہی نی کھا لا ہی غم دنیا کی پیندوں
 بنی کی نام سے بڑا خدا کا نام ہے جھکو
 گویا ہے عاشق شرکان احمد کیا سوئی صبرا
 کلیہ فکر کی دندان کیوں کر کند ہو جان
 کرین کیوں کر نہ او کو دیکھ کے سجدی پاہم
 بسج مصطفیٰ یارب چنانا اسکے مکر و ن

مشابہ خال رخ سی لگی کچھ سار سہو
 شمع روح افندی گل غلہ برین روئے
 کہ انگہوں کے لیے اکیس خاک پای احمد ہے
 برائی نام انسان ہے مجسم دام اور دہ ہے
 کہ باہر فہم سے وصف جناب خاص سرمد ہے
 دل وحشی سرا پا بند گیسوی محمد ہے
 جو رکھوں غیر سے مطلب ہے کسکے خوشامد
 زبان غار سے جاری جو ہر دم خیر با خدا ہے
 کہ مضمون دہن حضرت کا گویا نقل احمد ہے
 کہ بیت برونی احمد ہین محراب مسجد
 ہلی تخریب بر فرد بشر ابلیس مرتد ہے

مضامین منت میں بھی عاشقانہ آبر و لکھو
 اگر ہر مذاق شاعری سے تلو بچد ہے

قمر زبان سے جو تری فخر مسیحا نکلے
 ہو کے پویش جو برق تجلا نکلے
 دل میں ہر دم ہی اوس شمع نبوت کا خیال
 اسی غنچی میں رہی گلشن جنت کی بھار
 خواب میں ہی جو قد پاک نظر آجائے
 گویا سی میں پریشان ہوں شکل سنبل

زندہ ہو ہو کے ہر اک قبر سے فردا نکلے
 دل سے شور آرہے صورت ہوا نکلے
 دمہ مسینی سی اک نذر کا بگنا نکلے
 یا خدا دل سے نہ باور پڑ نہیا نکلے
 ہی یقین آج ہی دل سی غم فردا نکلے
 سر سی گیسوی محمد کا نہ سودا نکلے

شکر حق کام مری حسب تنہا نگلے
کعبہ سے جلد کہیں بہت ترسا نگلے
ہجرتِ مہر مری منہ سی وہ نالائکے
نہیں مکن سر مجنون سے یہ سودا نگلے
آپ جو قوت سوی عیشِ مٹکا نگلے
کچھ تو اس وصل و باقی کا نتیجہ نگلے

کلمہ گورامین ادنیٰ لب و دہان کا
الفت عزیز یارب مری دل سی کاؤر
بازی اور بجائی جگر دشمن دین کا جس سے
لیلۂ زلف محمد پہ ہے دل دیوانہ
طرخوڑا کی ہتھین صدائیں زسکاتِ اسمک
ملہوں بہ نعت شریف پہ دکھائیں جلوہ



آبرو کی یہی اللہ سے ہر دم دعا
مرتی دم منہ سے میری نام نہی کا نگلے



فکر دو جہان صاف مری دلی ہوا
ان انگہوں سے دیکھو کلامِ کلیدِ راز
آقا مری مختار مری مرشد و داد
گو آشتی آبی ہو کہ ہو خاک کی داد
دل کی لگی اس تیغِ نئی اکہ مین بھجیا
نانِ صفحہ دیوانِ مین جگہ چوڑی سا در
اکہ مین دوئی صفحہ ہستے عرشِ شادی
یون اس دل بیار کو قرآنِ ہوا دی
نالون نے مری عرش کی زنجیر ہلا دی
گبر مری ہوئی شمت مری خالق نے بنا دی
دل میرا نہیں ہی ابھی تکلیف کا عادی

وہ سا قی و شرنے می عشق پلا دے
میرزا مری گیسوی محمد کلمے سودا
پیارا میبت ہوں مدد کا ہے فحیوت
چاروں پہ پشتر سے شہید و سرا کا
نخی مری جان الفتِ ابروی بنی مین
مضمحل مگر کچھ نہ بہت نا اچھا مجھے
بیخدا جہان نام خدا میں ہر شہرِ لطیف
اندوچ مین باندہ رخِ احمد کا قصور
نالان جواب الفتِ گیسوی بنی مین
الفت ہوئی احمد سی گھا عشقِ بتوں کا
کس طرح سی غم فرقتِ احمد کا اوٹھاؤن

سوج آئی ہے کس مگر عطا کی انہیں بار او صاف رقم کرتا ہوں گیسوی نبی کے گنجینہ ثواب کا اسے مل گیا اچھ	تہی مسری گتھوں لئے جو رور کی بہادی نازان ہوں کہ خالق نے مجھے فکر بسادی دولت رہ محبوب بن جسے کہ لٹادی
---	--

۱۵۶	آئی آبرو سر خم کیا دیکھے جو وہ آبرو کس شوق سے گردن پی تسلیم چکا دی	۱۵۷
-----	---	-----

میں دین خسرو معظم ہماری آقا ہماری نادی نکوئی ثانی ہو اب تہا راند تا بروز حساب ہوگا تہیں ہو مرشد تہیں ہو نادی تہیں ہو دانشور تہیں ہی دعا کہ زندگی بہرہ موغین عشق نبی غفر صبا کوئی منہ لاکر سنگھائی انکو ہی مان قمر جوا کا شامل ہوا حال ہوئی ہی اداسی مر اسل مہاری شیدا کا مال اتہ کہیں ہی کل شئی آج ہو بروز محشر جو شاہ والا دکھا ولعت کو حق کا پل	خدیو اقلیم ہر دو عالم ہماری آقا ہماری نادی کہ ذات اقدس ہے فخر آدم ہماری آقا ہماری نادی مہین ہو افضل تہیں ہو کرم ہمارا آقا ہماری نادی سہی ہر جاری زبان سے ہر دم ہمارا آقا ہماری نادی ہوئی جو ہوشم خرد فراہم ہماری آقا ہماری نادی کہ نامہ نامی ہو اسمہ عظم ہماری آقا ہماری نادی اگر کہ اوپر نظر ہو اسد ہماری آقا ہماری نادی نہ ہو انجانا ہمیں تم اسد ہماری آقا ہماری نادی
--	--

۱۵۸	نہ آبرو کو ہی فکر عقبی نہ اپنی اعاج پر ہر دسا مقولہ اسکا بھی ہی یہ ہم ہمارا آقا ہماری نادی	۱۵۹
-----	---	-----

لیکا اد سے جو کوئی نام محمدی کسی مکان کی کرتی ہے باتیں کسپہر سے لاتی تہی جبریل پیام خدا کہے شانان ہر کھنڈرتی من سے فزون	پائیکا غیب سے وہ سلام محمدی اوجا کہیں ہی عش سے بام محمدی یجاتی تھی کہیں وہ پیام محمدی ہی خاص دل سی جو کہ غلام محمدی
--	--

ہر وقت لب بلب رہی جسام محمدی
ملی دام ناتھ آیا ہے دام محمدی
سب سے بڑا ہوا ہے مقام محمدی

اوس چشم کا دام قصور رہے مجھے
زلزلے سا یہ دل صد چاک آگیا
ابدال مغوث و قطب و پیمبر ہون یا ملک



کس منہ سی اوسکا وصف بیان آبر و کری
گویا کلام حق ہے کلام محمدی



ہر ایک سوچ صبا تیغ کی ہی دمار مجھے
ملا تمام خطون میں خطر غبار مجھے
خزان سی کم نہیں فرقت میں کچھ بہار مجھے
طیب لگے بتاتی ہیں لو بخار مجھے
ڈوبوندی کہیں یہ چشم اشکبار مجھے
دکھائی دیکھا ہو دم تیغ اکبار مجھے
کر گیا کور مگر انتظار بیکار مجھے
نہ ہو لا جلسہ خوابان گلزار مجھے
پہراؤ نکلی بات کا کیونکر ہوا اعتبار مجھے
جو شیخ کہتا ہی ہر دم گناہگار مجھے
ہوا نصیب قسمت سی وصل یار مجھے
پیر فتاہی وہی تیرا انتظار مجھے
طیش نے دل کی کیا ہی یہ بیکار مجھے
جو یاد آئی وہاں سیر کوئی یار مجھے

مع گل نہیں توچمن بھی ہے خار خار مجھے
لکھا ہے کاتب قدرت نے خاکسار مجھے
لکھائی کاغذوں پہ یہی یاد گلزار مجھے
یہاں تو سوز محبت سے جان جالتے ہے
ہوئی ہی خوگر گریہ خدا ہے خیر کری
اوڑا بھی دو کہیں سر کو کہ قصہ فیصل ہو
غبار انگھوں پہ چھایا ہے نور زائلی
نفور صحبت حورانِ خلد سے بھی رہا
ہزار مرتبہ وعدہ کیا نہ آئے کہہ
یہ اوسکی شانِ کریمی سے کیا نہیں واقف
فکارتے ہیں نہ شکایت نہ غبر سے ہی گلہ
کسے ہیں انگھیں لمحہ میں بھی صورتِ تصویر
نہ چین آتا ہے دکھ نہ راکھ آرام
لگی گی خاک طبیعت بہشت میں یار رب

<p>اودھنی تہین کبھی اس طرح نکھلیاں نہ پہنچے دل و جگر کو ملی ڈالنا ہی شوق وصال ہنرین ہے اسکا تعجب کہ عشق گلو میں کلام سنکے سر کیوں عدو نہ کٹھا میں</p>	<p>لیا یہ اُفت بہرہ لئے شرمسار مجھے دکھاؤ سن کی نہ سینہ کا یوں اوہ ہمارے ہجوم داغ بنائی جو لالہ زار مجھے خدا لئے وی ہے زبان مثل ذوالفقار مجھے</p>
---	---



تجسّس میں غارتِ دل میں کیا رقبہوں کے
دیا جو آبر و اوئے گلی کا مار مجھے



<p>ہو گیا عشق زلف یار مجھے میں پیسے ہوں آدمی خدا سی ڈر نزل گورنے کیا آخر جتنے دشمن وہ ہوتے جاتی میں ملکی طوبی سے خلد میں رویا فائدہ امتحان کے لینے سے عشق کب گھر خونا جاتا ہے عشق پستان میں جان بلبے نہیں</p>	<p>دوش پر سر کیوں ہو بار مجھے چھٹا اوبست نہ بار بار مجھے دوش اجاب پر سوار مجھے اونپر آتا ہے اور پیار مجھے جب ہوا یاد قد یار مجھے جب سمجھتے ہو جانن شار مجھے کوئی سمجھائی گو ہزار مجھے دمی کوئی شربت اتار مجھے</p>
---	---



آبر و کسب خاک ساری سے
کیون نہ حاصل ہوا حقار مجھے



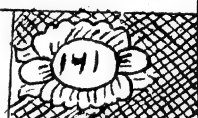
<p>تجسّس کہ کچھ نہیں تارِ رگِ گل سے سودا ہی سر عارض گلزار ہے سر میں کیا عاشق رخ کو ہی غرض موسیٰ کمر سے</p>	<p>وہ صاف پکے چٹکی مارِ رگِ گل سے بیٹی ہو سہری فصد کی تارِ رگِ گل سے بیل کو نہیں کام بہارِ رگِ گل سے</p>
--	--

دم گھٹتا ہے بیل کا فشارِ رگِ گل سے
دل اور اوجھ جائیگا تارِ رگِ گل سے
بیل نہیں واقف ہے بھارِ رگِ گل سے
لطف اس میں زیادہ ہے بھارِ رگِ گل سے
صدیادنے پر باندھے ہیں تارِ رگِ گل سے
کیون ٹانگی دمی جا میں نہ تارِ رگِ گل سے

کس کرنے کمر باندھ تو اسی ریشہ گلستان
جب مجھت گل سے ہے دماغ اوکا پریشان
عاشق کی نظر سے کمر بار ہے معدوم
اوس گل کی کمر تک ہے پڑی پہلوئی بڑھی
تقدیرِ عناد کے کھیلے دام میں اگر
اوس گل نے کھلائی ہیں گلِ زخم بدن پر



میں عشقِ مکر میں کسی گرو کے سوا ہوں
لازم ہے کفنِ آبرو تارِ رگِ گل سے



تو گلِ قندیل مہتاب اس پھر دوں چہرے
تو جہنجا کر مرا حیا تہہ سے ساتی نے دیکھی
کہ کر لیا ان ٹکڑی ٹکڑی اور گنیں زنجیر جہنم
دہک سہ میں ہونے کوئی اگر کوئی کلی چٹکی
اجی ہم جانتے ہیں بے باتین میں بناوٹکی
اوٹھا دو جان جان سوقت کیا جات ہے گھوٹ
کہ پہلو دل سے کیفیت میں پہلوئی کھینچ کر
ہوئی دشمن بھی جلدی دوستی بھی جہنم کی
کہاں اٹھ بیٹھنا طاقت نہیں باقی ہے کروٹکی
پڑی بندہ کی گولی اگر کوئی کلی چٹکی
ہیں اکیر سے بڑھ کر ہے مٹی تیری جو کھٹکی

جوشِ دلِ روی روشن پرتی زلفِ سیاہ لکھی
کہہ مینی طلب کے گریہ لے اوس سے تپٹ کے
دیکھا یا زورِ سرِ خجہ یہ مجھ وحشی کے جوش
اسی نازک دماغی جانتی ہیں ہم کہ گلشن میں
کیا مینے جو حال دلِ سیاہ اونسے تو فرمایا
بجز میرے ہمارے کوں ہے گھر میں شہِ صلت
لحد میں سو رہا ہوں میں سے کیا پاؤں پہلا کر
جو میں زود آشنا وہ زود رنج اکثر نکلتے ہیں
کہہ یا ضعف نے یہ زور اپنا مجھ کو فرقت میں
تری دوری میں ہی گل مجھ کو گلشن میں قتل ہے
سمجھتے ہیں فزون کنند سے تیری رنگِ خض کو

بگڑنے ہو جو تم میری قومین بھی بگڑتا ہوں بوقت صبح جب وہ غیرتِ خورشید یاد آیا دم آخر کسی حسرت دیدار باقی ہے	نہیں ہے اور کوئی بات اسی حسبِ کار و کس شعاعِ ہرکانِ ناب کے انگہو نہیں میرے گھٹکی اسی خاطر میری انگہو نہیں ہے جانِ خزنِ اگلی
---	---



بڑھتا ہے وقت یہ محبت اسی پر و کیسی
اہلِ گمراہی گردِ فرقت میں نہیں پہنکی



گلِ نامت سے ہو خورشیدِ سحر کی بتی
آتشِ رشک سے جل اٹھے اگر کی بتی
اس میں جلتی ہے سدا نارِ نظر کی بتی
یونہی سینے میں ہے ناسورِ جگر کی بتی
رگِ گلِ خود ہے چراغِ گلِ ترکی بتی
اس میں جلتی رہی ناسورِ جگر کی بتی
عمر توئی ہے بہت خوب سہر کی بتی
چینے بچتے ہے چہ اغانِ سحر کی بتی
بہرِ نہ جائی کہیں ناسورِ جگر کی بتی
نارِ مائے نگہ اہلِ نظر کی بتی
نقل ہے اک سری ناسورِ جگر کی بتی
جہلانے لگی روشن ہے اگر کی بتی
دیکھ لے شمع جو ناسورِ جگر کی بتی
کہ جہلانے کو سری غن میں ترکی بتی

دیکھ لے میری جو ناسورِ جگر کی بتی
زیبِ قامت جو کیا تھے لباسِ اگر سی
اشکِ روغنِ ہر سہری انگہو کی جلتے ہر چرخِ اغ
جسطرح رکھتی ہیں فانوس میں شمعِ سوزان
غیر کا سنِ خدا واد نہیں ہے محتاج
رہا محفوظ مرا خانہ دلِ ظلمت سے
شام سے صبح تک اوس ماہ کی صحبت میں رہے
نیم جان یوں تری اب نارِ نفس توڑتی ہیں
ہجرِ جانان میں مکرِ اشکِ نشانی ایدل
پردہ شمع میں ہر روز جلا کرتے ہے
داغِ دل سے میری خورشیدِ فلک کو نہایت
کیا میانِ کبھی حالِ شبِ تاری فرقت
بہرِ تن آتشِ غیرت سے لگ پھل جائی نگہوں
قتل کے بعد بھی قاتل نے جلا یا جھپٹا

ابرو شمع سرگور کی ثابت کیا ہے

قرین ملتی ہے ناسور جگر کی بتی

دہری ہوئی مین حد ناکضا کمان کی تلی
کیا ہی خلق جسی حق لے آسمان کے تلی
بچھاؤن اگھہین کیون پائی باغبان کے تلی
کہ ہکھو رہنا ہے اک عمر آسمان کے تلی
کہ اگیا ہے قمر آج کہکشاں کے تلی
نہ جھوٹ بولنا ای واعظ آسمان کے تلی
نہین مین خال یہ ابروئی جانِ جان کے تلی
سہوئی مین دفن بھی دیوارِ پستاج کے تلی
نہ اونٹہ سکین جو دین مورِ ناتوان کے تلی
فلک بنا ہی یہ اک اور آسمان کے تلی
جوانی دیتی نہ ستمی سایہ مکان کے تلی
پڑی مین بکھری ہوئی پر کچھہ آشیان کے تلی
ابھی تو ایسی سنخو زمین آسمان کے تلی
کھلی گاکال کہی تیج استخان کے تلی

نہین بلکین ہرین ابروئی جانِ جان کی تلی
صنور ہوگا کہی وہ زمین کا پیوند
ہوا کہی نہ مجھے سیرِ باغ سے مانع
اوٹھائیں جو نہ کسطح مہ جلیون کے
وہ مانگ اور چین دیکھ کر ہوا ثابت
یہ اثر اڑا کی ابھی گر پڑی گاسقف کہن
حریم مین مجسم کفار ہے مکاؤ اللہ
سوی تھی ہم جو محبت مین ایک گلرو کی
کیا ہی عشق کمرئی بہن یہ زار و خیف
ہر ایک دیکھی کھتا ہی قصہ جانان کو
وہ مجھکو آج بلاق مین گھر مین کیا باعث
ابھی خیر ہو بیل کی رنگ بیڈہ سب ہے
زمین شعر کو پہنچا مین عرش اعظم پر
تعلیموئی حد ولیتی مین تو لینے دو

عز و رجن پہ تہا ای ابرو خدا دل کو
ملی پڑی مین وہ گل پائی باغبان کے تلی

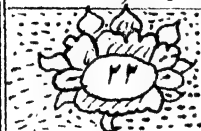
کروں تعریف مین اوس دلریا کے

کہ اوسکے غمزہ و ناز و ادائیے

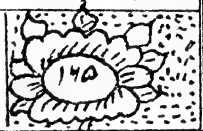
سگابت کبھی کس کس جفا کی
 سرسبز دل نے میرے یہ خط کی
 نہیں منظور کر میرا ستا نا
 بتوں کی گر یہی مشق ستم ہی
 چڑایا ہے میری پہلو سے دلو
 فقط شکوہ نصیبو کھا ہے اپنے
 بتوں نے دیا ہے کبہ دل
 شبِ فرقت بلا سے کم نہیں ہے
 تہاری غمزدہ بچا کے صبا
 مریض عشق کے بگڑتی ہیں بتوں
 اوٹھائیں صد مہانے جو کب تک
 کیا اون بت نے میرے مرگ منکر
 رخ و گیسو پہ مرتے ہیں تہا کے
 رہی و گرم صحبت غیر سے وان
 شبِ فرقت کے صد و ن سے بچا یا
 ستم کرتی تو جو ہم بیکسون پر
 مسلمانوں کی دل کیونکر نہ پہنچ جائیں
 نہ آتی تم تو پہر کیونکر نہ رھتے
 لڑائی لگے شب پہر کبکشان سے

مجھ کی ناز کی طرزِ ادا کیے
 بلائیں لیں جو اس زلفِ دوتا کی
 تو کیون منہ کو چہب یا کیون جیا کی
 تو زندہ رہ چکی خلقت خدا کی
 یہ شوخی ہے ترے دزدِ حنا کی
 بتوں کی ہم نہیں واسد شا کی
 دُعا ہے دُعا ہے خدا کی
 قسم مجھ کو ترے زلفِ دوتا کی
 سخاوت ہنرے کی بھی تو بجا کی
 نظر آتے نہیں صورتِ شفا کی
 ستمگر انتہا بھی کچھ جفا کی
 کہ مرتے والی پر رحمت خدا کی
 خبر ہو نہیں صبح و سہا کی
 بیان اک آگِ سنیے میں لگا کی
 صفت میں کیا کروں پیکِ قضا کی
 خبر ہو نہیں روزِ جزا کی
 کہ زلفِ یار ہے کافرِ بلا کی
 ہو س دل میں حصولِ مدعا کی
 جو آئی یاد مانگ اوس مہ لقا کی

سنائیں بے تکلف اپنے سو۔	جواک بوسی کے بہنے البقا کی
زمانے بہر میں شہت ہے سر جان	تہا ری جور کی میسر ہی وفا کی
اوتھائی سیکڑوں صدی شہ روز	لگے دل سے نہ مہر اوس مہ لقا کی
تہ کیا و صنم اسد ری نفرت	رسائی دیکھ لی آہ رسا کی



دل مومن میں کرتے ہیں یہ بُت گھر
عجب ہے آبر و قدرت خدا کی

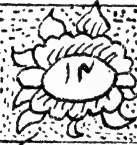


ماہِ فواک برہنہ تلوار ہے میرے لیے
چشمِ جانان باعث آزار ہے میرے لیے
بامِ می چشم بہت میخوار ہے میرے لیے
برقِ خرمین جلوہ دیدار ہے میرے لیے
زہرِ قاتل بادہ گلزار ہے میرے لیے
صحنِ گلشنِ دادی پر خار ہے میرے لیے
دشمنِ جان دیدار ہے میرے لیے
موت کا سامان خرامِ بار ہے میرے لیے
ابو کیساں سبب و زنا ہے میرے لیے
یادِ گیسو نافہ تار ہے میرے لیے
بنِ مین ایذا کہنیتا ہر ہے میرے لیے
بالِ ابرو کا ہراک تلوار ہے میرے لیے
وامی بیدردی کہ سبزہ خار ہے میرے لیے

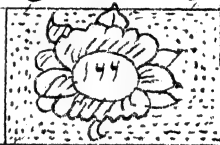
موت عشقِ ابروی خوار ہے میرے لیے
گر میحالب دمِ گفتار ہے میرے لیے
دیکھ کر حاصل ہو کیفیت بادہ کشی
دیکھنے کو غیر کی ہے چودہویں کا چاند وہ
باید روی یار میں ہو خاکِ لطفِ میکشی
کیا عوسانِ جن پر بھجیں ڈالوں نگہ
دیکھ لیتا خوابے میں شاید اونکی شکل میں
نازِ آفتِ قہرِ غمرہ ہے غضبِ انداز وہ
دیکھی دل ہر جاسی کو ہون قیدِ مذہب کر با
سو گنہتا ہوں رات بہر خوشبو معطر ہو داغ
گل گریبان چاک ہے گلشنِ مین تری می اسلی
بر چہیون گم نہیں ہیں موی خروگان صنم
خطرِ روی یار سے کیا کیا اوتھاتا ہوں ر

عشق کیسو میں زبان کا ذائقہ تبدیل ہے
 سنکے میں خوابِ عدم میں چونکا ہوا نمودار
 ولین اوکلی میری جانب سے جو ہے گردِ لال
 مصرعہ موزون سہتا ہوں قدِ دلدار کو
 اک کیلی جان پر ڈاتا ہی کیا کیا آفتین
 اگیا یاں دم لبونیر اور وان کل ہے وہی
 چومتا ہوں گاہ انگہوں سے لگا لیتا ہوں زین
 مانع الفت نہو اسی ناصح نادان خموش

شریت شکر ہے زہرِ مار ہے میرے لیے
 حشر اگر آواز پائی یار ہے میرے لیے
 اوٹھ گئی پردی کی یہ دیوار ہے میرے لیے
 بیت سیفی ابروی خوار ہے میرے لیے
 ہجر ہی کیا چرخِ ناہنجا رہے میرے لیے
 روزِ محشر و عد و دیار ہے میرے لیے
 سنگِ آسود خال رویِ یار ہے میرے لیے
 بجگو کیا تکلیف اور آزار ہے میرے لیے



خاکساری کیون نہ پہلے سے کروں ای آبرو
 خاک سونا جب مالِ کار ہے میرے لیے



بسل ہوئی ہیں ہمتو انہیں تین چار کے
 بادِ مصیبت کا نین کہنا ہزار کے
 کاڑھے پہ ہے سوار نسیم بھار کے
 جو بن رہا نہ وہ نہ رہے دن بھار کے
 دیوائے ہیں جو گیسوی مشکین یار کے
 آنکھیں چرائیں نہ گس شہلائے باغین
 کل شب کو مٹنے وصل میں اوس مہ لقا کی سات
 تنے تو ایک بوسہ پہ تیوری چڑھائی ہے
 زائد بلا سے غلہ پہ دیتا ہے حبان دے

ناز واد کو غمزدہ و اندازِ یار کے
 پہولاب خوشی سے تو کہ دن آئی بھار کے
 کیا ہے عروج ہیں میری شہتِ غبار کے
 میرے گلی کا ماروہ ہوا ہیں ہار کے
 اونکی نظریں خاک ہیں نافی تار کے
 تیور زالی دیکھی چشمانِ یار کے
 کیا کیا مری اوٹھائی ہیں بوسہ خوار کے
 ہمسے کہو تو رکھ دین ابھے سراو تار کے
 ہم مری بھی نہ جائیں گی کوچہ سے یار کے

وہ سیرِ باغ کو اگر لہیں تو رنگ و بو آیا ہے فاقہ کی لٹی کون رشک گل نرس کے پہول صدقی او تارون بوس لکھن پر کیا کیا بنا میں صورتیں اک مشت خاک سی	گل او سنے پہیک انگین کی دان سپار کو میں تختہ ہائی باغ جو تختی مزار کے مشک ختن کو پہیک دون گیسو پہ وار کے قائل ہیں ہمتو صنعت پروردگار کے
---	--

۱۶۷	اولوادی دشمنوں نے عداوت اور جبار اولو بھی آبرو سے تھی اک الفت دلی	۱۶۸
-----	--	-----

اک فعلِ عبث ہے غم دنیا میرے آگے بہو خیال سے کچھ کم نہیں رفتار تمہارے چاہر تو ابھی فیروزِ براہ سے کروں کیا مرگ یہ ہے زیست کو تفضیل یہ پوچھوں وہ رنر ملاؤش ہوں اس دیر میں ساقی وہ دشت نورِ درہ و حشت ہوں جا نہیں وہ بچ اوٹھائی ہر تہیجس میں کمر کے کتا ہے مہِ اعمال دلی سنکی وہ مہوش میں اولو لکھوں خط وہ لکھیں خیر کو نامہ خجبت میں بہت دوس کے لیتا تھا لیکن وہ بیل خوش لہجہ ہوں گلزارِ حجاز میں	اک خط ہے پیش و پسِ عقبی میرے آگے ہے فتنہ محشرِ قدِ بالا میرے آگے کچھ چیز نہیں عالمِ بالا میرے آگے آجائیں اگر خضر و سیاح میرے آگے اک گھونٹ سے کم ہے خمِ صہبائے آگے ہے چرخ بھی اک پاؤں کا جہاں لا میرے آگے اب راحت و آرام میں عفا میرے آگے کرتا ہے عبث شکوہ عجب میرے آگے آتا ہے یہ تقدیر کا لکھا میرے آگے بولا بھی عدو اپنے دیکھا میرے آگے جسٹا ہے نہیں رنگ سیکا میرے آگے
---	---

۱۶۸	کرتے ہیں ستم پر وہ ستم آبرو دیکھو اور لیتی ہیں پہر نام و فاکا میرے آگے	۱۶۹
-----	---	-----

ہوئی زلف سیدہ کو تو وہ ناگ ہو جائے
 ہم غل غیر سے جب وہ بت پر بن ہو جائے
 اسی صنم تم جو اٹھادو رخ روشن ہی نکلا
 قتل فرما کے سری لاش پھپھاتے عیث
 روئیں اوس رخ روشن کی تصویر میں اگر
 تم چلو ناز سے گراؤ عین مکر مہندی
 ہونیں وادی محبت میں وہ برگشتہ نصیب
 تیغ موج می گلگون ہی جو تیز اسی ساقی
 فاختہ پرنی جو ترکان پر پرو آئین
 ہو اگر نالہ دلسوز عفا دل میں اثر نہ
 دیکھ لی مصحف خسار جو تیرا اوست
 چوڑوی تیغ کا اک ماتھے کہیں اوسٹاک
 سیر گلشن میں بویا آئی تہ ساری نیاز
 ایک تو قاتل مودم ہے یونہی تیغ کچھ
 نیچے گلگون جو ترا دیکھ لے اوغچہ دین
 رخ روشن کا تصور جو کج دین آئی
 جس کی بہانہ نکالی دل عاشق سے کوئی

ملتی لب پر جو مسی و گل بسن ہو جائے
 طالب تیغ کیوں یان رگ گردن ہو جائے
 بھڑا سارا حمان وادی امین ہو جائے
 سنج دیکھو نہ کھین نوٹنے دہن ہو جائے
 غرق سیلاب ابھی ماہ کا خرمن ہو جائے
 بے یقین نقش قدم تخت گلشن ہو جائے
 رہبری کی لٹی خضہ آئی تو زہن ہو جائے
 قلم اک روز صراحی کے نہ گردن ہو جائے
 صاف اندر کا اکھاڑ اسرار میں ہو جائے
 شجر طور ایمی شاخ نشین ہو جائے
 کیا عجب چوڑ کے دین شیخ برہن ہو جائے
 کام ہو جائے مہر خوش دل دشمن ہو جائے
 خند کجکارتی سنگ فلاخن ہو جائے
 قہر ہو جائے جو برہم کھین چن ہو جائے
 شرم سے لالہ احمد گل سوس ہو جائے
 مشرق مہر مرگنبد دین ہو جائے
 مڑا یار ہے یار ب کہیں سوزن ہو جائے



آبرو تذکرہ زلف رسا خوب نہیں
 باتوں باتوں میں دیکھو کہیں اولمیں ہو جائے



جو کہ نگین تری امی مید گن دیکھیں گے
دشتِ غربت سے نہ جاو گنا تو اک مدت تک
سطح کرتی بین ہر گوش میں گل کی تاثیر
ہم کر نیکی قد بالائی صنم کی اوصاف
عور و غلمان یہیں جنت سی بسین گی اگر
اسکے سوزش نے بلا یا دل سنگین قریب
سراوٹھائی جو رہے اپنی یونہیں مائلہ دل
گر یونہیں یا ورغ وزلف سے تو ایک دن

نشت ہوش و حسد کو وہ ہرن دیکھیں گے
راہِ بیٹھے ہوئی یا ران وطن دیکھیں گے
ہم ہی نامے تری امی مرغ چمن دیکھیں گے
ایک دن اپنی بلند سی سخن دیکھیں گے
تیری کوچہ کو جو ای رشک حمن دیکھیں گے
آپ کیو مکر سے سینہ کی جلن دیکھیں گے
ایک دن تجکو بھی امی چنے کہن دیکھیں گے
دیکھ کر ملک ملک سیر سخن دیکھیں گے



آبرو اور بھی اس طرح میں پڑی شاعر
جس طرح میں اس طرح سخن دیکھیں گے



انکہ اوٹھا کر نہ وہ پہرے چمن دیکھیں گے
تو دکھا سنگا جو امی چنے کھن دیکھیں گے
آپ بہر کہ جو نظر سوی تمہیں دیکھیں گے
کاسیکو روی عزیز ان طن دیکھیں گے
گوش گل دیکھ کے غنچہ کا دھن دیکھیں گے
جو کہ بیداد بیت عہد شکن دیکھیں گے
ابتو گھر بیٹھے ہوئی لطف حمن دیکھیں گے
حشر میں اسد رخ یاران وطن دیکھیں گے
دوب مرنے کو ترا چہاہ فوق دیکھیں گے

غنی لب جو کہ تر گل سا بدن دیکھیں گے
بالیگی و سی نہ ان ماہ و شون کی الفت
ہوش اور جائینگے بلبل کی گلکھا جو بن
دشتِ غربت میں زخو درفتہ رہیں جو بن
یاد جب آئیگی گلشن میں تری گفت و شنید
فتمتہ حشر کو کیا لائیں گے وہ خاطرین
کثرتِ داغ ہوا جس ہم پہ فصل گل میں
دامی ایگر غریبی کہ چوڑا یا ایاب
تا کجا تشنہ دیدار رہینگے بیتاب

چشم زخم نگہ غیسے اللہ بچائے
کوئی رنگ مرے زخم کہن — دیکھیں



آبرو طرز خرام اپنان بولین گے صاف
پال ڈال اوکی جو طاؤس جن دیکھیں گے



شرارت کی ایدل جو خوبے کیسی :-
یہ بینا بان میں جو سینی میں ایدل
تروان ہے بلخ حبان دو عالم
کلی کا چنگنا بھی ہے بار غلام
صبا جو اڑاتی ہے تو خاک سر پر
بشر کوئی دنیا میں یکسان نہیں ہے
نہیں بی سبب تیر مرگان سینہ ہالی
و موجود ہے خانہ دل میں اپنے
نہ صندل سے جائیگا یہ در دس رکا
بہتر کتی جو ہی رات دن یہ سبب ہے
نہیں سخت پر کچھ اجارہ کیسا

تو کیوں پہر تجھے آرزو ہے کیسی
تجھے بھی مگر جستجو ہے کیسی
مہک کس قدر چار سو ہے کیسی
پسند او کو کوب ہائی ہو کیسی
بلا شک تھی جستجو ہے کیسی
کیسی بُری اچھے خوبے کیسی
ترسی چشم شاید عدوی کیسی
عبث جستجو چار سو ہے کیسی
مجھے خانہ بخش ہو ہے کیسی
میری چشم کو جستجو ہے کیسی
کوئی خوار ہے آبرو ہے کیسی



سمائی پہلا آبرو کیا نظر میں
مگر جبکہ مانند موسے کیسی



بہار آئی ہی پہر جوش خون کچھ رنگ لایا ہے
خیال رشت جب زندان میں جوش کو آیا ہے
نہیں جھیلی تن خاک کے بے اور ماطلت کی

مبارک نشتر و صا د خون نے جوش کیا ہے
سلاسل کی صدا سی بائی خفت کو گایا ہے
زمین نے فی الحقیقت آسمان پہر پڑھایا ہے

آئیا یا حسین نقہ جان و ایمان دل و دین کو
 چنان چشم فتان میں لگیوں جب سو ہی صبرا
 کہن چارہ تھا ہے شغل قوس ہر دم آپ کج طینت
 کہے سوڑا نہ منہ مہنی اذیت سے زمانے کی
 انتہا شغل اور کوی پھر جان میں سوا اسکے
 اُسک اسکو ہوئی کوئی بے قاتل میں جباہتی
 میں شغل راحت آرام کیا دیکھوں کہ خالق نے
 وہ لاغر ہوں کج دوست میں گیا جڑے صبرا
 نہیں بیوہ ہم تابش سحر خورشید گردن میں
 دل اپنا پس چکا تھا کیسوی پر توجہ میں افکی
 فزون ہوتا زور افتادگی میں خاکسار و کنا
 جو لکھا حسین مضمون اپنی کچھ مبتائی دل کا
 حسرتان پر پرو دیکھتے ہیں اکی کیفیت

محبت کا مزہ مہنی بہت کچھ کہو کے پایا ہے
 غزالوں کے سر سے تو دنگو انگھو لسی لگایا ہے
 کہنے ابروی قاتل یہ کب بدلہ چڑایا ہے
 لیا ہے سر پہ جو بار مصیبت پیش آیا ہے
 مجھ کیا ہے غم نے او غم کو مینی لکھایا ہے
 ہماری دلوں شوق دیدی ہر گد گد آیا ہے
 مجھے تو سر سے پاتک یاس کا بتلایا ہے
 ہوا سے ہید مجنون کی طرح تن ہر صبرا آیا ہے
 کسی آتش خسار نے اسکو جلایا ہے
 نڈھالی نے اسے موزی کی چٹیل سے بچایا ہے
 زمین کو دیکھ لو کیونکر فلک سر پر اٹھایا ہے
 قیامت سر زمین شہر میں ہو چال آیا ہے
 مرادوانہ پن بھی آجکل کیا رنگ لایا ہے



سخن سنجی کا بیشک ابرو دعویٰ ہے ناہمی
 بہلا کسے زمین شہر میں کس بنایا ہے

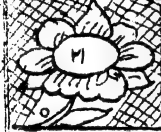


تری کیسوی سرکش نے نہایت سرا دھایا ہے
 بدن کہ شرم سے کسو اسطی تنے چڑایا ہے
 وہ خوش حال میں ہے جسے تنے دل لگایا ہے
 تو کیوں ہر شخص نے نظر و تپہ صبا کو چڑایا ہے

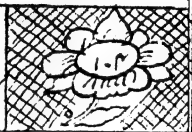
تو رام طاہر طائر دل کو پینا یا ہے
 شب و صلیت ہے اہل کیلو صنم آج اپنی ماشق سے
 خیال عیش و عشرت ہے نہ کچھ نکر اذیت ہے
 تماشا گاہ عالم کہ نہیں ہے جس دوز افزون

پاؤں دیکھو تماشا شاعی چمن اسے غیرت گلشن
 خیالِ جامہ زیبی تھا کھان پو شاک ہی ایسی
 ہر اک انداز میں سو سواد میں ہرین کرشمی میں
 گنچہ بچی کئی بیٹی ہی میں جو اس وقت محفل میں
 اثر کیا خاک ہو اس نالہ جامہ سوز کا میرے
 غضب آفت قیامت قہر ہے بندہ جانچو
 قدم کسطح کی اگر نہ اعجاز سیجے
 وہ ہے پیش نظر ہر وقت میرے دلوں حیرت
 لوٹھا دیتی میں پردہ کبر کیوں دیکھنے والے

ہو اے سرو ہے ابر سیہ ہر مت بچایا
 دعائیں دی ہیں اُوبت تھی انسان نہایا
 یہ وہ ہے جانتا ہوں جسے قسے جی لگایا ہے
 اہنہ نے دل سراؤز دیدہ نظر نئی چرایا
 خدائی دل تمہارا اسی بتو بہتر بنایا ہے
 عزام ناز نے صاحب جھانچ شہزادایا
 کہ متنی لطف قم کا ایک ٹھوکر دکھایا ہے
 یہ آئینہ ترے نظروں میں کیوں ایسا سمایا
 ہمارے جذب الفت نے اثر سا دکھایا ہے



یہ شب کو نیند کی ہر نہ دن کو میری ہے دم بھر
 کہو تو آبر و کس شیخ سے دلوں لگایا ہے



لہو دندان کی تصویر میں لہو پائی ہے
 لیلۃ القدر کی یہ زلف سیہ بانی ہے
 لختِ دل اپنی غدا خون جگر پائی ہے
 مہربان نکو سمجھتے ہیں یہ نادانی ہے
 تیز یون پر ترے خنجر کی یہ بُرائی ہے
 ڈھالی آفتِ فلک پریر کو جو ڈھانی ہے
 آگ اور بنین آتش نہانی ہے نہ
 دشمن بنان میرے خود اپنے گرا جانی ہے

دل بہا جاتا ہے یہ اشک کی طغیان ہے
 شعلہ طور کا باعثِ سُرخ نوزانی ہے
 غائے دلبرِ غم یار کی مہمانی ہے
 یہ ہی غفلت ہے کہ امید دفا ہے تے
 حسرت دیدہ رہی جاتی ہے میرے دل میں
 ہم بھی نالو لکھا دکھائیں کی اسی زور کھی
 جانِ دل پر نکدئی جب ریت میکش میں
 تیغ قاتل کا گلہ ہے نہ قضا کا شکن

کچھ جس شخص کی قسمت میں پریشانی ہے
 تیغ ابرو میں مہسار وہی نثرانی ہے
 یا شمیم گل شبنم گستانی ہے
 جس سے پیراج کچھ اسباب پریشانی ہے
 وہ گنہ گز ہے یا تیغ صفا مانی ہے
 بڑھکے سرشت سے ہے خیر کاتریانی ہے
 تجھے اچھا جان بھی الفتِ مانی ہے
 کہ یہ انداز ہے کنواں اس میں نہیں بانی ہے
 یادِ رخسار میں اوس گل کی گل افشانی ہے
 مدون خاک صبا توئی وہاں پہچانی ہے
 حسرت و یاس کی جودل میں فراوانی ہے
 اب تو اس جنس گران کی بہت از رانی ہے

چرخِ گیسوئی پر چرخ کسے لگا دے
 وہ رسی لوی کہ لاکھوں کو کھیا قتل گزے
 بہنی بہنی تری گیسو کی محک ہے یہ صنم
 ہر کسی کو چاہے گیسو کا ہوا سے سودا
 مرنا جسکے طرف اٹھ کر دیکھا
 کیوں نہ شیریں حرمِ زلفِ تن عاشق ہو
 پتہ تو یہ کہ بہت نہیں ہے دیکھے کی
 ذوقِ کاکر ایل چہ غصہ میں خیال
 خونِ لکھنؤں چمکتا نہیں یہ فرقتِ بین
 کوئی جانے کچھ پتا کچھ تو ہادی ہکو
 محک ہو نہیں سکتا سبب کچھ اس کا
 ہنا دل بتی زینت اچھو لاکھوں عاشق



آبرو ابروی قائل یہ جودیتی ہو جان
 دل میں کہی تو سہرے آپ نے کیا ٹھانی ہے



خانہ تن کو ڈھائی جاتا ہے
 غمِ بہان دلو کھائی جاتا ہے
 آگِ بانی لگائے جاتا ہے
 کوئی لکھنؤں چہ رائی جاتا ہے
 ضعف طاقت گھٹائی جاتا ہے

اٹھ لے گاں اٹھائی جاتا ہے
 خیر اندک سنسائی جاتا ہے
 جس میں پہنچتی ہو آتش تہ
 اللہ دای و فور جذبہ غرق
 مرد فرقت سے اور بڑھتا ہے

<p> بگلو خوف خدا نہیں اُویٹ رضت اسی صبر الوداع اسی خوش چال ہ قہر ڈٹائی جاتی ہے نامے لکھ لکھنے کی وہ رقیبوں کو اسی فلک یہ ہے ہو کوئی انصاف کیا وہ جام شراب ہے جو تو نہیں سکتا ہی اسی طیب جمی تیغ قاتل یہ خون سرا دم تسل وہ زندگ نگہ کی بسمل کو </p>	<p> کعبہ دل کو ڈٹائی جاتا ہے کوئی دلوں بھائی جاتا ہے مفتی وہ قد اوٹھائی جاتا ہے دل کی پڑی اوڑائی جاتا ہے ظلم پر ظلم ڈٹائی جاتا ہے غیر کو منت لگائی جاتا ہے آئینہ کیوں دکھائی جاتا ہے رنگ اپنا بھائی جاتا ہے چٹکیوں میں اوڑائی جاتا ہے </p>
--	--



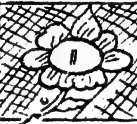
آبرو و عشق زانے سے باز آ
سانپ کو کیوں کہلائی جاتا ہے



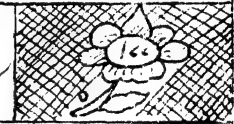
<p> جان دیدی دیکھتے ہی عاشق د لکیر نے حلق بھی تر کر دیا اب دم شمشیر نے چشم بندر رو دیا ہر حلقہ نہ بخیل نے کہہ تو دھڑکی تیری ہتی کچھ کیا شمشیر نے کرو یا بت ہلو صاحب ایک ہی تصویر نے آگ دی دوزخ کو برق آہ چمٹا شمشیر نے حشر برپا کرو یا اس نالہ سب بگیل نے گر کشش کچھ بھی دکھائی کچھ نہ شمشیر نے </p>	<p> آئینہ یہ کہ جب نظر کی اوسنست بی پیر نے تشنگی دیکھی بھائی ہتی مرثیہ کے تیر نے یرن وہ بیکس ہون کیا نالہ جو زندان میں کی ہی یاد مرگان میں خیال لبروئی جانان ہوا دکھو سکتا ہو گیا جسم نظر آئی شبیر میری گریہ سو سند درین تلاطم آگیا از زمین آسمان سے ایک شور الامان دیکھ آسمانیں گئے اک رو در سری گھر وہ آپ </p>
---	---

خوب ہے پتہ کیا او ترک تری تیرے
یاد مرگان جب ہو مارا قضا کو تیرے
خاک پاکا کچھ اثر حاصل کیا اکیرے
پاؤں پر سر رکھ دیا ہے بیشتر بخیرے
کر دیا اعجازِ قلم ظاہر تری تھیرے
تنگو بھی رسوا کیا آخر مری تھیرے

سینہ و دل توڑ کر میرا جگر برا گیس
پھر گیا خنجر گلی پر جب نظر ابرو پہ کی
طرز سیکھا ہے قیامت نے تمہاری چال کا
دستگیری تنکڑی نے کی ہنگامِ جنون
سیکڑوں مُردی جی جدم کیا منہ کو کام
ہر طرف سی اونگیاں اوڑھتی ہیں ای جانِ جہان




اس زمین میں آبرو منے کمی ایسی غزل
کی ہے تعریف آکی جس کے رُوح یاں کیرے



ہر نخل پہلا پہو لا ہے ہر شاخ ہری
یاں جان ہے ہنوتونہ و مانِ بخیری
تا پُرچِ خورشید چرخِ سحر ہے
زور و ن یہ بہت مدت سے زنگری
غماز ہوئی یہ میری شوریدہ مری
خلقت میں تری شیوہ پیدا گری
گہہ دشتِ نوردی ہو گئی جاہِ درسی
دیوانہ ہون میں بھی تو اگر شکری
ہر خاک کی ذری میں تری حل ہو گری
وہ دل نہیں جو ہر و محبت سے بری

گلزار پہ کیا فیض نسیم سحر ہے
اندری غفلت کے ہنسی بلبی بجا ہل
ہیما تاب کہ چمکے ترے رخسار کی آگے
دلِ آبی کی سخل ہے پہلو میں ہمارے
کر تانہ کہی رازِ محبت کو میں افشا
کیونکر ہو یقین ترکِ جفا کا ہمیں او ترک
اب شغل یہ ہے و حشی کاکل کو تمہاری
تو غیرت لیلی ہے تو میں صورتِ مجنون
وہ مہرِ جہان تاب سے تو اسی مہِ غولی
وہ آنکھ نہیں جس میں نہونشہ الفت

ای آبرو سب عشق کی آثارِ عیان میں

۹	ہو نہ وہ جو خشکی ہے تو آنکھوں میں نمی ہے	۱۴۸
<p>مرد و مہمان کی کیا ہے ظالم سحر کی شب سے کھان لعل بدخشاں کو ہی نسبت اپنی لبت جگر اور دلیں پہلو میں جاری منتظر کب سے بتوں پر جان دی دلیں گر ڈرتی ہی رہی ہے سمجھتے ہیں وہ مجھ کو بھی کلم اک طبع کب سے ہوئی آزاد الفت میں لنگی چند مہر سے نہ چمکیں بات ہر انگہیں سچے چشم کو کب سے یہ انداز داد سچے میں منی ہر بان کب سے</p>		<p>نہ صدف دل سے ہوں غافل بر لسان ہونے سے و نہ سرخی و نیراکت میں نہیں پاسکتا ہے اسکا بنا انگوہ فتر نگاہ ناز کا قاتل لحاظ دین ایسا عشق بازی میں بھی تھا سکو سب سے جو لوگ بڑھتی ہیں کجا بہشت دکھا رہا کچھ سچ سے مطلب کچھ نہ ناسی رشتہ رہن و ایاد افشاں جبین پلیر جانے میں نہیں اس سب سے صورت پر میں کیا آئین کے تان</p>
	<p>نہ واقف تھی ادا لسنے نہ تہا نہ نظر غمرہ ہوا خواہو نہیں ہے سرکار کی یہ آبر و جب سے</p>	
<p>اوجی نظردن میں مہ و خورشید تاری ہو گئے گدھی گدی گال ترے پیاری پیاری ہو گئے قرص مہ میں جلوں گدھی گدھی ستاری ہو گئے ماہر آگے ترے گہٹ گنگٹے تاری ہو گئے کشتی می کی بدولت ہم کنارے ہو گئے مشتعل ہر آنش غم کے شہراری ہو گئے باد جب اس ماہر و گے گوشتاری ہو گئے بے تکلف ای تو بندی تہاری ہو گئے</p>		<p>جو کہ شیداروی روشن پر تہاری ہو گئے اور گلگونی کی ملنی سے ہوا جو بن فزون یہ نہیں بختوں پسنی کی جبین پار پر تو وہ ہے مہر پہر حسن ای زہر و جبین بھر غم میں ہاتھ پاؤں مارتی کہ تک نہ بہر دل سوزان میں کچھ معلوم ہو چکی جلن حق پر وین سے لڑائیں سمجھنے لگائیں تہا کچھ نکی ہنسی برت کبہ ایمان پر نظر</p>

دیکھیں جب انگلیں تڑپی ہو چکاری ہو گئی
 دکھو حاصل ذاتی دین کی ساری ہو گئی
 ہاتھ پیرہے کیا جب ہم تمہاری ہو گئی
 حوصلی دہنی فقیری میں ہماری ہو گئی
 گور کی اس آرزو میں ہم کھاری ہو گئی
 مہر و مدغسی کھلی ایسے کہ ماری ہو گئی
 ہم تمہاری ہو گئی جب تم ہماری ہو گئی
 سو کہہ کر تنکا غم فرقت کی ماری ہو گئی

سطح موٹی جی نظروں میں اسے کی بہلا
 اوس لب شیریں کا بوسہ جب کبھی مہنی لیا
 کہتے کہتے راز دل ایسا جان کر کتنی ہو گیا
 نقد جان جی میں دل کیا مال ہی اشیائے
 ایک دن بھی خوش کیا مٹی نہ ہو کر ہر قسم
 دیکھ کر تیری رخ روشن کو ایسے سفال
 دل سے دیکھو راہ ہوتی ہو مثل مشہور ہے
 اور کیا باعث بتائیں اپنی حال زار کا



آبرو کچھ بھی نہ سمجھے غیر اپنی رزق کو
 یاری انگھون ہے آنکھوں میں اشاری ہو گئی



اور اوس پہ کٹاری تری درگاہ لگائی
 سینہ میں یہ آتش اسنی دان لگائی
 آنچل میں گرہ گوشت نادان لگائی
 ساو کلی چٹری دیدہ گریبان لگائی
 یہ آگ ہے کسکی تپ ہجران لگائی
 ہو کر اگر اوس عیسیٰ دوران لگائی
 شاخ ہین ہی اوس سرو خزان لگائی
 گولی مری ہر غنچہ بستان لگائی
 کیا بہت مری دل بہ تری مان لگائی

سینہ پر سان زگر گسفت لگائی
 لوشلہ رفونسی دل سوزاں لگائی
 وہ ایگایان عدہ پہ باد رہن مجھ کو
 یاد آگیا بارشش میں جو وہ ساقی مہوش
 پہلو میں پیکی جاتے ہیں از خود جگر و دل
 کہتے اسی اعجاز میں زندہ ہوئی مرد سی۔
 ششاد کہوں قد کو تو ہو حبا ماہی شرا
 بی بار کی گلشن میں گیا میں تو چشم کرم
 ای بلکہ کیا غیر سے جب بوسی کا اقرار

مائل تو ہو آپ یہ اوس لشک پر ہی پر
 من رگینی ہاتھوں سے کیجے کو پکڑ کر
 خونِ جسم کا بالکل رگ گردن سے بہا کر
 پیاس اور مجھے غنچہ بزان لے لگائی

وہ دیکھ کے اسی آبرو و درپہ مجھے بولے
 یان آمد و رفت آپکی دربان لے لگائی



وہ دیکھ کے اسی آبرو و درپہ مجھے بولے
 یان آمد و رفت آپکی دربان لے لگائی



ور و لب سے مکے وہاں مثل علی ہوتا ہے
 دم سراغِ متن سر سے تیغِ قضا ہوتا ہے
 صورتِ ماہِ نوا انگشتِ ناز ہوتا ہے
 دیکھئے سرو پہ کیا حشر ہوتا ہے
 پارِ جو دل سے سر سے تیر قضا ہوتا ہے
 شکلِ آئینہ دلِ اہل صف ہوتا ہے
 ان تبوں میں نہیں کیا نورِ خُدا ہوتا ہے
 اب سجا بھی اگر آئین تو کیا ہوتا ہے
 تیغِ قاتل کا انہیں یاد مزا ہوتا ہے
 عشقِ تیرا جسے ای زلفِ دوتا ہوتا ہے
 کوئی مونس نہیں اس دلی سوا ہوتا ہے
 اب سکندر کو نصیبِ آبِ ہوا ہوتا ہے
 اکبر و شہر آشوب کا کنگ ہوتا ہے
 سرِ کرمی دم میں سراغِ تیرا ہوتا ہے

جس جگہ ذکرِ شہرِ ہر دو سرا ہوتا ہے
 وہ صنفِ جب مری پہلو سی جلا ہوتا ہے
 ساری عالم میں تراز غمی تیغِ آبرو +
 باغ کی سیر کو جاتا ہے وہ رشکِ شمشاد +
 کیا خیالِ مژد چشمِ سحر ہے مجھے
 کیوں نا احوال بدو تک ہو اس میں چھس
 طبعِ دید ہے کسو اہلی نما ہر ای ل
 کشتہ تیغِ ادا ہی بُتِ بیہر ہوں میں
 کیوں نہ بہر آئی سری زخمی کی نہ میں پانی
 یہ ہوتا ہے کوچہ و بازار میں سودا گسٹا
 جب بد ہی دشمنِ جان ہے تو کسی بھی نہیں ست
 اپنی لبِ بکلی آئینہ میں نہ کہتے ہیں
 وائی تقدیرِ دیا عزیز کو خطِ قاصد نے
 چشمِ پوسر نظر کرے ہے تیغِ قاتل

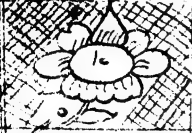
<p>میر ہی تربت سے منو نخل منسا ہوتا ہے خون عشاقی بہر طور روا ہوتا ہے تجسہ اتنا بھی نہیں پیکر صبا ہوتا ہے</p>	<p>نکشتہ دوست خنای ہون تو مہر کیے عوض پینے پوچھا سبقت قتل تو بولے ہنر نالی بیل کی پہنچ جائیں جو گوش گل تک</p>	
	<p>اکبر و دل میں نہ کہہ اپنے رہائی کی امید زلف کا کوسے گرفتار رہا ہوتا ہے</p>	
<p>تیغ کی طرح سے فقرہ کوئی چل جاتا ہے میں آنکھوں میں سرے آگے چل جاتا ہے جان مان دل مرا کچھ اس سی پہل جاتا ہے عطر گل آگے میرے یار جو مل جاتا ہے</p>	<p>وعدہ وصل سے جو یار بدل جاتا ہے تری شوخی سے بدستگ آگے ہون لطف جاتا ہے کیون نہیں سے لگا ہی رہون نصیر تری جیتے جی خاک میں ہے مجھ کو بلانا منظور</p>	
	<p>ایسے ہر جگہ سے اسی اکبر و ملتی ہو عبث نہ جہان جاکو اوس سب سے وہ مل جاتا ہے</p>	
<p>وہ بکلی کی طرح تڑپیں اور دہریوں ہو تو بہتر ہے ہمارے نالہ دل میں اشریوں ہو تو بہتر ہے گذر تیرا دمان اسی نامہ بیرون ہو تو بہتر ہے کہ روشن شمع اسکے قبر بیرون ہو تو بہتر ہے میری قاتل کی گرفت نظر یوں ہو تو بہتر ہے ترے افروغیوں افروغیوں گرفت یوں ہو تو بہتر ہے ہمارا چارہ نہ خیم جگر یوں ہو تو بہتر ہے کوئی دن کوئی جانا نہیں گذر یوں ہو تو بہتر ہے</p>	<p>برہن ہم ابرسی گریبان دہریوں ہو تو بہتر ہے یہ محبت بھی صورت ناقوس چھانے میں ملتا ہے نکوئی دیکھنے پہلے لکھن و باد صبر صبر کا میر ہی تربت پہ لکھ کر دست نہ لکھ لکھنا طلبہ لی حنا کی خون عاشق باقیہ یافتہ میں میر ہی آغوش میں خود اوندہ کی وہ رشک پر ہی ہی نک افشان ہو ہنس ہنس کروہ قاتل و مبدع یہی مردن ہوا سخی خاک اوڑا کر وہان پہنچی</p>	

بہنی کو چلیں سر سے در کعبہ پر سر گر گزین

جہاں ہند سے ایدل مغربوں ہو تو بہتر



رہے اسی آبرو و دل نوکِ خُشکان شکر پر
جو پیدا نخل الفت میں تروں ہو تو بہتر



تر و حشی جو صنم قیدی زندان ہو گئے
زخمِ دل میرے جو گلزار میں خندان ہو گئے
رخسہ گرد لہیں جو یوں ناوکِ خُشکان ہو گئے
وار جو تیغِ گندمی سر میدان ہو گئے
گر یونہی صدمہ در دشتِ حیران ہو گئے
ہاتھ سے اپنے اگر وہ نمکِ اُشکان ہو گئے
ہم و جانبا زہین میں جو ہر اس ان ہو گئے
لیکے چوڑی بن گئے لب نہرہ جبین کا بوسہ
گہرین اوس شوخ کی ہم جاین کی مثل مصر
اک فضلِ بھاری ہے پہر ای جو شہنشاہ
بُروہ کچھ حشر میں رہی بیگنا او کا قاتل
اوس کمان دار کی دیکھیں کی جو تیرِ مہرگان
میں جسکو سوختہ کیا جاؤں بی سحر
مصحفِ رخ کی تلاوت کو نہ چوڑی بن گئے
رکھ کر زلف کو رخسار کی دیکھیں گے بہار
جانِ شاری کا دکھاوینگے کسیدلِ بھار

چاک و امن بجا داشت میا بان ہو گئے
غنجہ سان سیکڑوں گل سرنگر بیان ہو گئے
دور یک لختِ غم و حسرت و حرمان ہو گئے
خونِ اکدم میں ہزاروں کی میر بجان ہو گئے
پتہ قربان ہم اک روز میری جان ہو گئے
کیون نہ پوری دلِ مجروح کی امان ہو گئے
جانِ دل دیکھی بھی تھو نہ پشیمان ہو گئے
اب تو ہم مشتری لعل بہ خُشکان ہو گئے
تاجِ غیہ نہ منت کش دربان ہو گئے
ہو گئے تو ہی سرے اور خارِ میا بان ہو گئے
جو ترے زخمی شمشیر گر بیان ہو گئے
میں تو کچھ ہوں ملکِ ملت ہی قربان ہو گئے
بہول لاتی مجھے داغِ عزیزان ہو گئے
جو یہی جی میں کہ اب حافظِ قرآن ہو گئے
ہو کی کافر ترے عشاقِ مسلمان ہو گئے
اینا سر کا کئی ہسم آپ پہ قربان ہو گئے

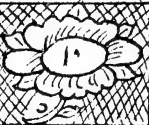


آبرو کیما گلہ داد سخن نادان سے
داد دین کی وہی جو لوگ بخندان سے

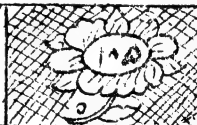


جان کو مفت ہم جلا بیٹھے
آگ میں آگ ہم لگا بیٹھے
آبرو ناک میں لا بیٹھے
وہ میا جو پاس آ بیٹھے
فتنہ حشر کو جگا بیٹھے
پاس اغیار کے وہ جا بیٹھے
تیری پاس آ کی کوئی کیا بیٹھے
اولٹی سید ہے نہ وہ سنا بیٹھے
غم دینا دین میں بھلا بیٹھے
اگر میان کر کے دل جلا بیٹھے

شعلہ رویوں سے دل لگا بیٹھے
دل سوزان پہ داغ کھا بیٹھے
آئینہ رومی دل لگا بیٹھے
بے اچھا مر لیغ غم ہو جائے
کس قیامت کی میری نالے ہیں
کل سرہنم ہو کے شے پردہ
مہربانی نہ حال پُر سہی ہے
طلبیہ سہ پر یہ ڈر ہے مجھے
ایک ہی جام میں ہم اسی ساقی
ایسے دل اچکا ہوا ٹھنڈا



آبرو عشق سادہ رویان میں
مفت تم آبرو گنو اسیٹھے



محبت شہ کونین و چار یار رہے
تو باغبان کو نہ پہر خواہش بہار رہے
لباس آئینہ پائی بھی وقفہ فار رہے
جو ماہ دیکھ لے آ کو تو شرمسار رہے
اسیر خلقہ گیسوئی تا بدار رہے

زبان پہ کٹھن پہر ذکر گرد گار رہے
گد چمن میں عواوس گل کا بار بار رہے
ہوئی بن حبیب گریبان جو صرف دستِ جون
ہر ایک انج حکمر شاک بہر رہے
اکہی سنی میں جب تک رہی دل و حشرے

نہ سیر باغ کی خواہش رہی فرا دل میں - چمک دکھ ہے اپنی بہت خور اسکو گواہ رہنا سہی رونی کی شب فرقت لیا تو صل کا وعدہ ہی آج اوس جنت لے	فروغ چشم جو حسن رخ نگار رہے دکھا دو چہرہ کہ سورج کو یاد گار رہے جو تب صبح تو اسی شمع برقرار رہے عجیب لطف ہو گزرت نعت ساز گار رہے
---	---



گناہگار ہوا ای گبر و ہزار انسان
مذاکی فضل کا لیکن امیدوار رہے



بس بوہنیں تارِ رگِ جان میں دیکھ کھینچتے
رُوبرو کیا سر ترے سرو و منوہر کھینچتے
داس صحرایِ مجنون ترے مضطر کھینچتے
تیز ہو کر برگِ طوبے اوس پہ خیر کھینچتے
لائی ہیں کیوں آپ جگو اپنے گھر پہ کھینچتے
عرشِ اعظم کو ہلاتے نام لے کر کھینچتے
میاں سبقت میں تم جس روز خیر کھینچتے
دستِ نازک سے عبت ہیں آبرو کھینچتے

جنتی میں تارِ مینِ صراطِ زر گر کھینچتے
خوش قدی کا تری سکھ جم گیا اسی شاہِ جن
اور چندی تو جو رہتا غافل اسی لیلے سنش
عاشقِ فامت ترا جاتا اگر جنت میں بھی
گر کشیدہ دل میں ہیں مجھے تو یہ فرمائے
ہیں وہ ناشاد و حزن میں اسی چرخِ تیری کیا کھل
کون تھا ایسا نہ کر تا جو سر تسلیم خم
دشنہ خراگان ہے کافی ہی ہمارے قتل کو



جب تھی واقف ہے ن موی میاں سے آبرو
مائی و ہزاراد او کے شکل کیونکر کھینچتے



گاہی گاہی جو ادھر سے گزر کر آئے
آج دنیا سی و بیمار سفر کرتا ہے
ان مجنوں کا جو کوئی وصف کر گیا ہے

نالہ دل میرا کچھ پہچھو اثر کرتا ہے
آئی تھی جسکی عبادت کی لیٹی کل سرکار
واقفِ راہِ عدم خوب وہ ہو جاتا ہے

میں تو شکوہ نہیں کرتا ہوں جفا کا اوتکے
پند بے سود سے اسی حضرت ناصح مطلب
سبزہ خط کا ترے دہیان نہیں زہر سی کم

نامی دل کرتا ہے فریاد جگر کرتا ہے
جو کوئی دیتا ہے دل اپن ضر کرتا ہے
پر زری کرتا ہے یہ دل ٹکڑی جگر کرتا ہے

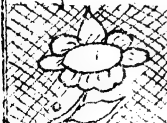


آبرو صد مہ فرقت سے کہاں نکٹے
روز طوفان بپا دیدہ تر کرتا ہے



گھٹا ابر بہاری جب ہمارے دیدہ تر سے
لگا بھی دو کہ پہر زلف قاتل ناز ہو جائے
تمہاری آتشیں خسار کے مین دیکھنے والے
صفِ مرگ کا جن کی الفت عبث توئی دل
سمندر کو گھٹا یا چشم دریا بار لے اپنے
بھاری پیڑا او پلہن مین پہر اپنا دل وحشی
نصیب اپنے کھلے چہر کی جبین ہر پر افشان
جنال چشم نیگون حضرت دل باد ابرو مین
پینے وہ کس طرح تالے دل پر داغ عاشق کے
بت بی دین کج دل دیتی زین نادانی فرا دیکھ
برے نالوں سے واپس چوٹ پڑتی ہو جنوں کی
نہا انگاہ کا او س ترک کی یاد گیا اٹوم

تو بجلی کب ٹپکتے ہے زائد قلب غطر
عبث مہر ہے تگوا ای میجا ایک ٹوکے
ہیں بجا خاک ڈر ہو آفتاب روزِ محشر
بچا ہے آج تک کوئی نہیں ان ترکوں کی لشکر
جو کچھ ہے ابر کو دعوے تو اگر سانی ہے
کسی گیسو کا سودا ہو گیا سرین نئی سر سے
چمک اٹھا ستار آفتاب ذرہ پرور سے
چلے میخانے کی جانب پہرے اسد کی گہر سے
دیا جاتا ہے جو گل پیر مین پہلوں کے زیور سے
لڑائی دیتی ہیں ناصح بھی ہم خدیشے کو پتھر سے
اُڑاتا ہوا نشان فی بیخدا اس تیرے پر سے
کل کر محبو خنجر نے جو گہو را چشم جوہر سے



خیال آبرو دیندی سہی او سنی قتل کر ڈالا
کہا اسی آبرو عقدہ نہ ہو کہ اب خنجر سے



دیکھو ادھر بھی خود نہ لے ہو چکی	دیکھو ادھر بھی خود نہ لے ہو چکی
ان بتوں کی گرہیں سے تاک جہانک	ان بتوں کی گرہیں سے تاک جہانک
خبر سہوہ آئی نہ آئی زور سے	خبر سہوہ آئی نہ آئی زور سے
دل سختہ کا نہیں ممکن علاج	دل سختہ کا نہیں ممکن علاج
سر ہیکالی تین یہ پیش اہل زر	سر ہیکالی تین یہ پیش اہل زر
تیغ ایروسے اگر دل بچ گیا	تیغ ایروسے اگر دل بچ گیا
ادب کا اثبات دہن ممکن نہیں	ادب کا اثبات دہن ممکن نہیں
صبح ہونے کو بے کھنا مان لو	صبح ہونے کو بے کھنا مان لو
دل ہے پیر سنج والم کی سامنے	دل ہے پیر سنج والم کی سامنے
اب وہ اکثر کھاتی ہیں اسکی قسم	اب وہ اکثر کھاتی ہیں اسکی قسم

آبرو اسین نہیں ہے کچھ کلام
خستہ او نیر بیوفائی ہو چکے

در صنعت فرو چکرین

دیکھو دیوانہ سناتی ہیں مجھے	دیکھو دیوانہ سناتی ہیں مجھے
پہر وہ کیوں نگین کہانی تین مجھے	پہر وہ کیوں نگین کہانی تین مجھے
زلف کی بودہ سرنگہانی تین مجھے	زلف کی بودہ سرنگہانی تین مجھے
آپ کیوں یاتین ستانی تین مجھے	آپ کیوں یاتین ستانی تین مجھے
چنگیوں میں وہ اوڑاتی تین مجھے	چنگیوں میں وہ اوڑاتی تین مجھے
شغلہ رخ وہ دکھاتی تین مجھے	شغلہ رخ وہ دکھاتی تین مجھے

فائدہ شب کا یہ ایدل ہے اثر
صبح سے وہ جو بچائے میں ہے



آبرو و شب کو وہ کیسو کے خیال
سانچ بن بن کی ڈراتے ہیں مجھے



نا پسند او کو مٹی جیالی ہے
دل بیتاب کی خبر لاتی ہے
مجھے بہتر سہری کدورت ہے
ہلکے اوس دلمین باریابی ہے
کیونکہ دریا بہاؤن انگہو منی
پہنی جوڑا وہ شوخ آبی ہے
کوئی گاہک جہان بہرین نہیں
دل عاشق کی کیسا خرابی ہے
میری لاکھون سوال کو کافی
ایک امنیت کی لا جوابی ہے
مہروش ترالو سہ لب سرخ
ہلکو گلقتہ آفتابی ہے
اک بہانہ تشنہ شہادت ہو
تیغ قاتل کی یہ خوش آبی ہے
فاش ہو کیونکہ پردہ الفت
او کو منظور بیجا ملی ہے
تاری گستاہی شام سی صبح
تیرا مشتاق بھی حساسی ہے
دل دادان و لاپنہ آیا ہے
نہیں جبجا پہ باریابی ہے
دل پوچھو نہ مجھے کچھ احوال
یہی تو باعث خرابی ہے
مژدہ ای سیکشوبھار آئی
فصل سرا بھی اب گلابی ہے
جلوئے دخت رز جو بھی اسمین
جامہ ہر ایک آفتابی ہے
شاخ گل بین ہوتا ہلتی ہے
بھومتا بسطرح شرابی ہے



آبرو و دل نہیں ہے پہلو میں
تپ فرقت نی آگ دابی ہے



ایسی محرم کی بھی کرتا نہیں قاتل ٹکڑے سے
 طوق کی طرح سی اور جائے سلاسل ٹکڑے
 ڈٹا مل غور شہید کی ہوا سی مہ کامل ٹکڑے
 کردی لیلی بھی اگر پردہ محل ٹکڑے
 تیغ ابرو سی نکلیں ہو مہ کامل ٹکڑے
 ہو گئی کشتی مقصد لب ساحل ٹکڑے
 تیغ غیرت سے کریں اپنی امانل ٹکڑے
 کہ نظر پڑتی ہے انگٹھوں کی ہوئی تل ٹکڑے
 یتری دیوانے کریں سر سے اگر سل ٹکڑے
 جان جان سینی من ہوتا ہے مراد مل ٹکڑے

یوں کہ تیغ نظر فی تری یہ دل ٹکڑے
 نہ ہو دست جنوں ایک کڑی تک باقی
 تیغ ابرو جو تری اگلو ادھنسا کھینچے
 چاک دامانی مجنون کا اثر جب جانیں
 ماہ نو گھٹ کی ہے جب ناخن پاسی اونگی
 پہر گیا گھر سے میرے آگے وہ بحر خوبی
 تو وہ یوسف سے کہ دیکھیں جو حسین ہاتھ تری
 تیغ ابرو نے مہار سی یہ دکھائی تاثیر
 اسی پری عشق پہ فراد کے پتھر پڑ جائیں
 تیغ ابرو سی اشاری ہنوں انیثار کی سمت



خوب چپان کنی ای امرو الفاظ ہم
 بوڑا ورنہ ہین انسان کو مشکل ٹکڑے



تقدیر چکی اپنے دل و غدار کی
 رخصت قریب آئی عروس بہار کی
 کیا احتیاج ہم کو ہے شمع غرار کی
 بربش دکھائی آج مجھے ذوالفقار کی
 مینوش جانتا ہو اذیت خمار کی
 کیا ہے ہوا بند ہی ہے نیچم بہار کی

فرمایش اونکی سمت سو آئی ہے ارکیے
 سنا ناچار سو ہے گلستانین آج کل
 بعد فنا بھی دہیان ہے رخسار کاتری
 تنی تو ابرو وونکی اشار میں جب ارجان
 عاشق کو دل سی بو چہے صدمہ فراق کا
 جاتا ہے سیر باغ کو وں گلزار روز



انگٹھن کالی چار پھر ہننے ابرو



اسد ری ہیتہ اری شب انتظار کی

فرط غم سے سانس ہر اک بائیں ہو توار کی
کو چھ شمشیر سے ہر اک روش گلزار کی
لڑکھئی تقدیر پھر کچھ روزن دیوار کی
اکبر و پل میں گہا دی ابر دریا بار کی
زور بازو میں طاقت پاد میں رفتار کی
پہرے ہی انگھونکی اندر شکل روی یار کی
وہ صدا کا نوغین ہے زنجیر کے جھنگار کی

جان لیگی ہجر میں یاد ابر و می حنار کی
ہی کھاری ہجر میں ہر ایک مجھ کو برگ گل
از سر نو شوق او میں نظارہ بازی کا ہوا
فوج کی طوفان کو چشم تر نے قطرہ کر دیا
جاؤں کیونکر دشت میں ہو چاک دہن کسطح
بہر شکنیں کسلئی دیکھوں نہ مہر و ماہ کو
شورِ محشر کو سمجھتے کچھ نہیں وحشی تری

عشق ابرو میں ہوا دل خاک جگر آبرو
پیچ کھا ہے پتہ ہوتی ہو بری توار کی

محو رخ کوئی ہے کوئی زلف کا دیوانہ ہے
آمد و رفت نفس سینہ میں بیتا بانہ ہے
شوق سے مانند چشم منتظر پیمانہ ہے
کتے میں جسکو کفن وہ خلعتِ شانہ ہے
یہ مکان آباد ہو گا ہی گہی ویرانہ ہے
تجسسا عالم میں حسین پیدا ہو امو گانہ ہے
آری تھی لڑائی آنکھ گستاخانہ ہے

جان و دل سے ایک عالم عاشقِ جانانہ ہی
اگیا ہے دلیں اسدم کسکی شوخی کا خیال
کون مست نازِ میخانہ میں آتا ہے کمر آج
تختہ تابوت کو ایدل سمجھتے تخت روان
ولیں اس رخ کا قصور ہو کبھی سودا کلف
ہی لباس بی مثالی قطع تیرے ذات پر
شکلِ انیہ نکلیں ہوش و خردیان دنگن

مسجد و غنیمت ابر و روشن کر و گہی کی چراغ
دلسی تیرے آجکل وہ شمع و پروانہ ہے

وقت خرام ناز ہی وہ چاہا چل گئے
 سب اپنی ناہائے دلی نی محسّل گئے
 منہ سے تری سننے یہ سخنہائی تلخ غیر
 کشتہ جو مردہری کا اونکے نہیں تہا میں
 جوار زائے عشق سرے دل پہنچ نہاں
 صبر و شجرتاب و توان دلیں ایسا نہیں
 غالب بلا بلا ہے دیکھو تو جانِ جان
 بیکار پہوٹ پہوٹ کی روتی تہیں آہلی
 رعب جمال رانی پٹری و ہین قدم
 تر گس کو تہنی انگہ دکھائی اگر نہیں
 سودائی زلف میں نہیں ہوش و خرد بجا
 اندری زور و شور جنون وقت قتل ہی
 پوشیدہ گیسو و نمین نہیں خال لائے رخ
 لیتی نہیں جو ماتہ سی میری وہ جام می
 آیا وہ رشک باغ جو گلگشت کی لٹی
 اکبر ہی جو زلف چھوٹ گیا شانہ ماتہ سی

دل عاشقونکے سیکڑوں تلوؤں لگئے
 پنکھا دلِ خدو پہ صد افسوس جھلگئے
 ہم گھوٹ نہر کی تری خاطر لگ گئے
 پہر اکی کیوں کفن میں وہ کافور لگ گئے -
 بن بن کی نالی حیر میں منہ سے نکل گئی
 اوس جانِ جان کی جاتی ہے وہ بھی نکل گئی
 گیسو متہاری موسیٰ کمر سی نکل گئی
 انگہوں کی سویاں تہی جو کانٹنی نکل گئی
 دربان کی انگہ ہم جو بچا کر نکل گئی
 پہر کیونکر اس مریض کی تیور بدل گئی
 سر پہ بلا پٹری تو یہ حضتہ ہی ٹل گئی
 قواری سری خون کی ماتہوں اوچل گئی
 گویا کتہ چھوڑ دیکو این اثر در نکل گئے
 ثابت ہوا حسود کو جی جوڑ چل گئے
 پہولوں کی رنگ اوڑ گئی نقشی بدل گئی
 غصی کی ماری یار کے تیور بدل گئی



اور آبرو بدل کی کہو قافیہ غزل
 اشعار یہ تو طبع کی ساچی مین ڈہل گئے



عاشق کو راہ ملک عدم کی بتا گئے

وہ قص میں چپک جو کر کے دکھا گئے

وہ ایک دم مین دلی لگی کو بچھا گئے
 پہلی خیال زلف تو اس خط کی یاد ہے
 اہو من سے جگر یار مین دل سر ہو گیا
 جھیلے دل و جگر نے مرے یار کی ستم
 اغیار پر رہی کرم و لطف کی نگاہ
 اندر ہی ان بتوں کی تلون مزاجیان
 اپنے ہی دل نے ڈالا ہمیں مضطربین
 وہ لینگے شکیب مرے دلو توڑ کر
 افنون و سحر بہر گئے چتون مین یار کے
 اک نالی کا اثر ہوا دل مین یار کے
 سی جان تیغ ابروی قاتل پہ عہد بہر
 اوس شعلہ رو کا دہیان جو گلشن مین اگیا
 کشتہ سبھ کے محکو کسی بحر حسن کا
 ویتی مین شور و عد سے کا لون مین انگلیان
 ہوسو تم جو اوٹھی تو دل بیٹھ سا گیا
 لکھتے ہے یار کے گل خسار کی صفت
 اصرار سے شہ کا نام لے کر مین

زخم کی سمنہ مین تیغ کا پانی چوا گئے
 ہم بچ گئی جو سانپ سے تو نہر کھا گئے
 جہونکی ہوا کے شمع کو آخر بجھا گئے
 یہ دڑھی آفتاب سے انگلیں لڑا گئے
 جب میرا سامنا ہوا تیور سی چڑا گئے
 آخر بڑا کے ربط یہ ہم سے گھٹا گئے
 اپنی ہی نالی ہوش ہماری اوڑا گئے
 لو ایک اینٹ کے لیے مسجد کو ڈبا گئے
 بن بن کے شوخی چال مین فتنے سما گئے
 صد حیف اپنی تیر سر اسر خطا گئے
 ہم وہ جڑی ہین آپ سے پیش قضا گئے
 جہونکی نسیم کے مرے دلو جلا گئے
 تربت پہ لگی ابر کی آنسو بہا گئے
 نالی ہمارے ہوش یہ او کی اوڑا گئے
 غم سے متہارے ہوش ہمارا اوڑا گئے
 بزم سخن مین رنگ نسیم اپنا جما گئے
 پتہ اوتارے کو مرانہ چوا گئے

یہ ہرے ہے چشم یار کی دیکھو تو ابرو
 کیا بیان ملیٹی محکو مہر د کہا گئے



کیون نہ پہچاں ہے سر و طالع کا اختر چاندنی
چاندنی کی پہول سے پیدا ہو کس چاندنی
روبر و ترے ہے مثل گرد لشکر چاندنی
لوشی ہے کیا مری اوپر ہے اوپر چاندنی
مجیدین اور انہیں ہوئی سہ سکنہ چاندنی
لوز رخ کو دیکھ کر ہو جائے شہر چاندنی
پاؤں کیا پیلا بیگی چادر سی باہر چاندنی
ہی اند میرے گھر میں دشمن کی سہ گھر چاندنی
تم بھی بیٹو آج کو تھی پر پہچا کر چاندنی
چاند سے ظاہر نہیں ہوتی ہے دن ہر چاندنی
خاک میں لجا بیگی اسی ماہ پیکر چاندنی
بنگئے از خود مگر قدم کی یاد چاندنی
میری نظر میں ہے ایدل خاک تہر چاندنی
چشمے عیان توج کو ہے بیکار چاندنی
کٹکلی باند سے گے مثل چشمہ اختر چاندنی

ہے شرب و صلت میں روشن دہلی بکر چاندنی
عکس تری رخ کا پڑ جائے جو اسی رشکِ قمر
اسی شہ خوبی ہے تو غیرت وہ شمس و قمر
چو دہریں شہ رہتی ہے تاصبح اون کی بام پر
پاس رسوا گئے ایدل وہ شہ میں رخ آئی
بہت پر گرا رہا وہ دیر کی شہ کو وہ مہر و چتر ہے
چار دن کی چاندنی ہے پیر اند میرا پاک ہے
ابھی شہ جلوہ فرما ہے یہاں وہ رشک
چو دہریں شہ ہے میرے تھکان چاندنی کی بھی بھار
خاک پیری میں ہو داغ مہر کی اپنی نمود
ون شہ ہتھاب میں رکھو نہ اٹھلا کر قدم
ماہ دیو کی گئی الفت بعد مرگ بھی
جیت سے پہلو میں نہیں ہے وہ بیت رشک
خاک کوئی یار ہے نہرا بھونا اوڑھنا
چاند سامنے شہ کو تیرا دیکھ کر اسی رشک مہر

یاو آجی شہ میں جو وہ زلف سیاہ

آبرو کالی گہا زبانی یکسر چاندنی

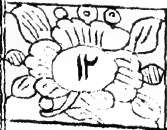
۱۹۹

نارِ دوزخ سے شربِ فرقت ہے بدتر چاندنی
دیتی ہو بہر کی جب نام آتش تر چاندنی

کیا جلائی ہو دل عاشق نکل کر چاندنی
کیون ہوش کبکے ٹھکان شہ ہتھاب میں

روشنی داغ دل سے ہے مگر چاندنی
اور بن جایی تری بستر کی چادر چاندنی
شعلہ رو کا نور ہو سیما بے نگر چاندنی
بگلے ہر حفاظت پر وہ در چاندنی +
ہو گئی حق میں ہماری صبح حشر چاندنی
بنتی ہے اسی ماہوش لوٹن کو تر چاندنی
پاؤں پڑتی ہے تر سے ہر ہر قدم پر چاندنی
زیست کرتی ہو ہماری روز و دہر چاندنی
نور جاگھونین ہے اور دلی اندر چاندنی
سنگ موٹے ہے اندھیری سنگ مرمر چاندنی
ماہ اپنے سر پہ لیجائی اوٹھا کر چاندنی
صحن میں لا کر بچھائے اپنا بستر چاندنی
خوف سے آتے نہیں ہے جسکی اندر چاندنی

پہنٹ گئی مہتاب کی منہ پر ہوائی آہ سے
چاند کر تجھ ہی اسی ہر روشن تر کجا عجب
کہ سرک جاکے کسی شب تری عارض ہی نقاب
تا نہ کی کوئی انوس مد کو گناہ مہر سے
بھر کے شب یہ جو بخلی دلیر آفت آگئے
نور عارض پرتی اسکا پہرک جاتا ہے دم
آپ سے پامال ہوتی ہے یہ ہنگام خسرام
بھر کی شب میں دلا کر اس رخ روشن کی یاد
وہیاں اسدم مجھے کس چاند سے رخسار کا
ہجبت میں ناتوان وہ ہوں کہ میری جسم پر
آنکھ اوٹھا کر ہی نہ دیکھو گنا شب فرقت ہی
کہ مرے آئی کبھی شب کو جو در رشک فر
ہے سید سختی سے ایسا تیرہ و تارا پنا گھر



ہی شب مہتاب برین ہے وہ رشک مہتاب
آبرو یہاں سے وہاں تک ہے برابر چاندنی



نہ اس رخ روشن سے منور تو نہیں ہے
دن حشر کا ہے یار کی ٹھوکر تو نہیں ہے
وہ چاہِ ذوق چشمہ کو شر تو نہیں ہے
خورشید سا ہر جامی وہ ولبر تو نہیں ہے

خورشید جین سے ترے ہم تو نہیں ہے +
اسی صورت کر شور زیادہ کہ اوٹھیں گے +
ہے چاہ جو ہر ایک مسلمان کو اوسکی
حسن اپنا دکھاتا جو پہرے ساز جی نہیں

کیون اگ ہوئے ہاتھ لگانی سی پیرو
 ہم دیکھیں گے گو آزر کو شمع دم نہیں
 کیون وحی میں پیغام زبانی کو سمجھ لو
 یاکس نکرو صل سے اوسنت کی برن
 کیون کو پو بازار میں ہے شہرہ یوسف
 قاصد ہے بشر آئینک وہ آنی ہی آتی
 فرماتے ہیں کچھ حضرت ناصح کی نہیں

میرا سر انگشت کہہ اگلے تو نہیں ہے
 آئین ہے کچھ سہ سکندر تو نہیں ہے
 کچھ قاصد دلدار پیسہ تو نہیں ہے
 کچھ ہاتھ ترے سر اشد تو نہیں ہے
 صورت میں وہ کچھ آپ سے بڑا تو نہیں ہے
 اوڑھ کر جو پہنچ جائے کیو تر تو نہیں ہے
 پیر بس میں ہمارا دل مضطرب نہیں ہے



اسی پروکتے ہیں جسے لوگ خریدا
 سر کا یہ کسی ماہ کی جھومر تو نہیں ہے



وہ ہو لی کہیلنی میں ہی تم ایجاد کرتا ہے
 جو ہنڈی گرمیاں وہ آتشیں جبر کرتا ہے
 ترش روی سی جاتا ہے کوئی خوش فہمی
 لب شرین کا بوسہ دیدار اوسنت لی بی گ
 پیر واک طرف ترک فلک کے سوش اور تی ہیں
 تمہاری جھوٹی وعدہ دن بھی ہو جی نہیں
 گلی کو کات لینا یاد ابرو میں ہی کیا شغل
 عجت جراح کو نکمرین علاج زخم دلی ہیں
 تصور جبکہ آتا ہے لب و دندان جان کا
 نہ کیونکر خاکساران محبت انکے لیے جان

کہ خون عاشق کا چپکا ریمین ہائی رنگ ہے
 تو کیا کیا دل مرا سیلنے میں کین مر رہتا ہے
 یہ وہ نشہ نہیں ہے جو کٹھالی سوا کرتا ہے
 شکر خوری کا منہ سچ ہر خدا شکر سوا کرتا ہے
 وہ سبہ رنگ غصی سی جب اکھیں لال کرتا ہے
 تمہاری غالی باتوں سی بھی یہ دل اپنا بہتا ہے
 جو سر پر کھیل جاتا ہے وہ بھی کر گزرتا ہے
 کہیں مہم سی اس تیغ زبان کا زخم بہتا ہے
 لہو پانی دل بیتاب اپنا ایک کرتا ہے
 نشیب کفر جان ہوتا پانی وانہ مر رہتا ہے

نہیں آتی ہیں ہم بچکیاں بوجہ فرقت میں
 کبھی تیوری چڑھتا ہے سنا تا ہی کبھی تین
 برنگ بلبل بقور جنبش کر نہیں سکتے
 ذرا رنگ اثر دیکھو مہک جاتا جو شو بو
 خندنگ ناز قاتل بالئے کیونکر نہو پیارا
 آلا یا ایھا الساقی اور کسا ونا و لھا
 سبوی نافہ کا خضر صبا زان طرہ بکشا ید
 مراد منزل جانان یہ آمر و عیش چلن دم
 ہمہ کارم ز خود کامی یہ بدنامی کشید آخر
 شب تاریک ہم موج و گردابی چیں ہائل
 بدم گفتمی و خرم خندم غفلت کنگو گفتمی
 پیشانی پہ سودا خرچہ در اول خطا کردی
 ز عشق ناتمام ما جمال یا مستغنی ہست

فرشتہ موت کا شاید کہہ یو یاد کرتا ہے
 نہیں دم بہر بھی اوس فکال کا غصہ اترتا ہے
 فراخ گلرخان میں اپنا نقشہ گزرتا ہے
 جو رشک چمن کا غذا کوئی گل کرتا ہے
 جگر کو توڑ کر یہ گھر دل عاشق میں کرتا ہے
 جمن میں ابر پانی سے کٹور اگل کا بہرتا ہے
 تو کیا کیا باغ میں سنبل او لہجتا ہی بکھرتا ہے
 رقیب رویہ آ آ کی اوسکی کان بہرتا ہے
 ہوا جسکے لئے بنام وہی نام دہرتا ہے
 مگر کبھی غم نہیں وہ دم میں میٹا پار کرتا ہے
 بڑا کہتا ہی کیا اک تو زمانہ نام دہرتا ہے
 عبت امی ل او لہجہ زلف میں فریاد کرتا ہے
 عبت و صاف اوسکے حُسن کی تعریف کرتا ہے



مہی سجادہ رنگین کن گرت پیر معان گوید
 بجا در پردہ حافظ اکبر و ارشاد کرتا ہے



ظہورِ وقت عالم تمہارا حسی چشم فغان ہے
 برنگِ نکبت گل جو داغ اپنا پریشان ہے
 جنونِ وحشی سے تری کس لئے دستِ گریبا
 انگون پر بہارِ سبزِ معنی گلستان ہے

بدارِ گردش دوران تمہارا دورِ دامن ہے
 دل شوریدہ میں عشقِ رخ و گیسوی پیمان ہے
 نہ جیبِ آستین باقی نہ ثابت تارِ دامن ہے
 چلو امی میکشو ہرست جو ش ابر باران ہے

دہان فطر نزلت سے جو تیرا بار دانا ہے
 ہوئی جار و کبش اگر پریر و بعدِ مدون ہے
 غدار و زنازل سے ہرین تمہاری زلفِ شگوفہ
 ہوئی مدتِ مگر پورا نہیں ہوتا نہیں ہوتا
 کھسک پاشی نہیں کرتا جو قاتل میری زخمی
 خیالِ خام کسی گچی گھڑی کی چکر گئی زائد
 رہوں ساکت کیونکہ طوطی تصویر کی صورت
 دلیلِ سرِ خردی زردی رخسارِ عاشق ہے
 کیا کھانِ نالغ ہے خنابھی ہو تم کو
 چلو بس ہو چکی گرمی تا شاید کہہ لو اگر
 نہیں کم تا پہ داغِ الفت صحت و دشت
 دل و جان لوٹ ہن از بسکہ تیری جامہ زینہ پر
 ہفتاد و دو وقت گردش چشم تو می سازد
 چو شمع از کشتن بادِ مہنی رنگین نمی گردد
 بزم می پرستانِ سرکشی بر طاق نہ زائد
 بزرگ غنچہ ام جز بوی او در دل نمی گنجد
 حیاتِ جادوانِ خاکی بھرائی فنا و کن
 حدیث از مطرب می گو و رازِ دہر کہتر جو
 گریبانِ میدردا شکم قیامت می کند آہم

یہاں زورِ خوشی طوقِ ہشک گریبان ہے
 شہیدِ ناز کی شربت ہے یا گورِ شکیان ہے
 ہمیں اتل ہے سے صبحِ طیشِ امِ غیبان ہے
 تمہارا وعدہ ہی شاید میری دکھ لڑکان ہے
 عدو کی شورِ مہنتی سے بہر شاید حکمران ہے
 زمانی بہر میں گمشہور تو بچا مسلمان ہے
 بیشکل آئینہ پیشِ غفروہ رویِ خندان ہے
 شکستِ رنگ ہی گویا کہ لک فوجِ نمایان ہے
 جسے کہتے ہو آئینہ کیسے چشمِ حیران ہے
 دلِ پرداغِ میرِ اغرتِ سرو چرخان ہے
 کہ پہنچا تا بلاسن چاک ہو گریبان گریبان ہے
 ہلالِ عیدِ قربان انگو شمشیر گریبان ہے
 جسے کہتی ہیں دو برجِ تیرا دورِ دانا ہے
 مگر آبِ دمِ تیغِ تیرا خونِ شہیدان ہے
 عبت اس گنبدِ دستارِ یرو تیرا زان ہے
 بغیر اس گل کی صحنِ باغِ مجکو کچ زندان ہے
 کہ تشنہ لب میں جسکے خضر یہ وہ آجوان ہے
 چمنِ سرسبز میں ہر سمتِ جوشِ ابرار ہے
 گو بھر عشق بھی غضبِ آفت کا طوفان ہے

گزر در کلبہ تارم بنا شد روز روشن را
جہاںی اندو آسان است پیوستن جو۔ مشعل
موا لا اول ہوا آخر ہوا الظاہر ہوا الباطن

ہوا جب سے مجھے سودا رفت عن لسان
جدامو کر عدو تھے عبت طنی کا خا اٹک
اوسیکانوز ہر تن میں شکل رن نہاں ہے



غبارِ خاطر داناست اظہارِ سخن کروں
بیان راز دل امی آبرو بس کا پناہ دان



پیرہ یا شاہ عرب رخصی او ٹھاتی جاتی
یابنی خالہ خفتہ کو جگاتے جاتے
آپسین مادی کل آپ بن دین کے رہر
دیتی بن دلیں جگہ عشق رخ احمد کو
آستان پرتے سر دہری تین ہر کشاکی
بادشاہی جہان کی نہیں کہتی پیر وا
چہوڑ کر کا کل شبنم رخ روشن پر
عشق لہر سے دل و جان بیکر ہن پر نور
کتبے جاتے میں وہ بال گنگوین ہو کر والے
جہنہ پاک کی الفت نے بنایا دوشے
ہوتی جاتی تین پانوار سے اکٹہ کی تل
پنہیں گے کعبہ مقصد کو نہ وہ جو کہ الگ
ان دونوں لکبتے ہیں ہم ہر نبوت کی صفت

دولت خن خدا داد لکاتے جاتے
خواہے میں مجھے دیدار دکھانے جاتے
ہونین گمراہ مجھے راہ بتاتے جاتے
ہم ہی اس اوجڑی نگر کو بن بساتی جاتے
دریہ مغرور ہن گردن کو جھکاتی جاتے
در دولت پڑن بولوگ کہ آتی جاتے
ابر کی قدر ذرا آپ گھٹاتے جاتے
پہلوئی مہر ہن درسی دباتے جاتے
دام الفت ہن ہن ہم دلو ہنستاتے جاتے
دامن دشت کی درزی ہن اوڑاتی جاتے
شکل مردم ہن وہ اکھوین سکتے جاتے
اپنی ٹیڑا فیت کی سجدہ ہن بناتی جاتے
کشور نعت میں سکتے ہن ٹھاتی جاتے

لجہ اللہ کو کہتے تھے کہ کل جائیں گے

آبرورنگی تو جی جانے جانے

اشعار لغت

محمد زینت کون و مکان ہے
محمد مزار کن چکان ہے
محمد فخر جملہ انجمن جان ہے
محمد سرور قدوسیہ جان ہے
محمد سرو باغ لامکان ہے
محمد نے حقیقت جان جان ہے

محمد تابعدار دو جہان ہے
محمد باعث تخلیق آدم
محمد راز دار خالق کل
محمد مہبط جبریل اکرم
محمد ہے کل گلزار وحدت
محمد ہے جیب خاص داور



خزای آبرو حامی وہ ہی ہے
کہ جو سالار میل مرسلان ہے



خوشی ہے سرے جہن اوکی خوشی ہے
کیکا ہی رونا کیکی ہنسی ہے
ہیں کیا غرض یون قحط لبی ہے
یہ کہتا ہوں وہ بات مند پر دہرے ہے
دہان عرض مطلب سخن پروری ہے
تہیں دور ہی سے میرے بندگی ہے
نظر کو بھی اہ کی نظر ہو گئی ہے
بتاؤ تو کیونگی یہ کیا منصفی ہے
کہیں بات گجری ہوئی بھی جی ہے

نیا زعدو گو کہ رنج دلی ہے
طبیعت کی آتی سے جان پر بنی ہے
سہا ہی جو دلیں اوس سی سہی مطلب
زبان کو نہ کہہ لو کی پردہ لٹوٹا سا
کریں حال لہار پہر کس طرح سے
اجی حضرت عشق تم تو ہو مرشد
تہیں دیکھتے ہیں نگہ ہر کے جسکو
آجما سے نفرت سے غرضت رنجت
ہوا مستون سے نہ راضی ستگر

<p>سمجھتے ہیں ہم خوب جو دل لگے ہیں خطا کیوں نہ سرزد ہو پہر آدمی ہے</p>	<p>غرض مدعا چھیڑنے سے عرو کے ہی نہ بیان سے اکو وہ انسان ہلے</p>
<p>۱۱</p>	<p>نہیں اکبر و علی سب لب پہ نالے طبیعت کہیں اپنی لگے ہے</p>
<p>آہلی سے کیلئے خاں غمیلان دور ہے آہل سمجھ ہو گئے کچھ لو کا دربان دور ہے اس عبارت سے تو آدمی خطا کا عنوان دور ہے دیکھ لو دوسری سے غور شید و خشان دور ہے باد و شمس کی لٹی تو دل سے نسیان دور ہے کہا ہی جو رخ کی قسم کہاں سے قرآن دور ہے آپ سے تو مشغول سن پاس احسان دور ہے اوس سے ہوتا ہوا اس شکل کا آسان دور ہے جلبازی سے تو یہ مرد مسلمان دور ہے تو کہی جانا بھی اونی کہ مان مان دور ہے</p>	<p>کیوں دل پر آرزو سے نوک پر نشان دور ہے پاس تک آنے نہیں دیتا ہو ملنا و کنار کس طرح آئین کی میر سے پاس وہ ایسا نہ بر مہر و بادشاہ چند پر آئے اس سے آؤ کی کو ہر فیض بہول جانا ہے ہمارا یاد ہو ای ہر بان کب قرین فہم ہو سکتا ہے قول مرعی جائے نشانی کا صلہ الزام ہے جکول تسل کیا پاس عرو سے وہ مجھے فرما سیکے دل فدائی رخ ہے رشید ائی خرم گشتوں وہ چلی ہے آئین کی مندر سی برے گھر ناسکے</p>
<p>۹</p>	<p>شعر جو کہ پاس ہوں وہ ہی سناؤ و اکبر یہ تو مانا آگیا اس وقت دیوان دور ہے</p>
<p>تیرا شہر ہے کھائی میری نہیں الفت ہے زبانی میری ای منعم رام کھائی میری</p>	<p>تیرا جو ہے جوانی میری دل تو کھیا جان بھی دید و نہ کو گویش و لسی کھئی سنی میری</p>

<p>دیکھ کر لشک فشان میروی موت ہے دشمن بانی میری</p>	<p>چشم دشمن میں بھی آنسو پیر آئی کیوں شب وصل نہیں سنا دی مرگ</p>
<p>۹ آبرو و عشق بہت کم سن ہیں لکھے بائی جوانی میری</p>	<p>۲۰۸ آبرو و عشق بہت کم سن ہیں لکھے بائی جوانی میری</p>
<p>یاد شو خمی بستان آتی ہے پردی پردی میں خسان آتی ہے لوحی لوح حسنہ ان آتی ہے کان میں صورت اذان آتی ہے تا در پیر تنہا ان آتی ہے خاک اڑائی کو بیان آتی ہے دل سے لب تک جو فغان آتی ہے ایسے ویسی یہ کہاں آتی ہے</p>	<p>جب نظر برق طہان آتی ہے دل چرائی کو وہ ہندوین نظر آبرو شیبہ بکے جاتا ہے شہ باب چونک پڑتا ہے وہ کا در جدم توبہ توبہ کی صدا مسجد سے کل پھلانے ہی صبا گشت میں منہ کو آتا ہے کلیجہ میرا کھٹکھٹا ہے طبیعت میری</p>
<p>۱۰ آبرو وعدہ و صلت پہ مگر اک نہیں یار کو مان آتی ہے</p>	<p>۱۱ آبرو وعدہ و صلت پہ مگر اک نہیں یار کو مان آتی ہے</p>
<p>مدرس در بیان ولادت باسعادت</p>	<p>مدرس در بیان ولادت باسعادت</p>
<p>ہر نخل بلخ دہر بنا کھل طور ہے گلزار سی جہان کو خزان دور دور ہے</p>	<p>آج آمد جیجہ خدائی غفور ہے جوشن بھار عشرت و عیش دہر دور ہے</p>
<p>۱۲ کھانہ ان احمی کا چین میں ٹھہر ہے</p>	<p>۱۳ کھانہ ان احمی کا چین میں ٹھہر ہے</p>

	ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
یہ دن ہے روزِ مولدِ محبوب و دو جہان ہر برگ گل ہے مدحت و الامین تر زبان	سامانِ خرمی ہے بہم نیر آسمان یہ کہہ رہی ہے باغین ہوس کی باغبان	
	کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
جب تک کہ نورِ دیدِ مقرر میں تہا بینائی جبکہ خالقِ مطلق نے کی عطا	انکھیں ہوئیں نہ سخی حقیقت سے آشنا اوس وقت دیکھ بہاں کی بیساختہ کھا	
	کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
جس سے کہ شانِ نوزِ نبی ہو نہ جلوہ گر آخر یہی کہا دل دانا نے سوچ کر	جب ایسی شئی جہان زن نہ آتی کوئی نظر اگل بھوڑ دیکھ کے ہر شاخ و برگ و بر	
	کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
تہا پیشِ لہریں نہ عالم ہستے کا کچھ نشان اوس نے ہے باغِ باغ ہوا گلشنِ خندان	جیسا کہ اب ہے ایسا نہ آبا و تھا جہان کہتے ہزار سی ہے یہ سوسن بعد زبان	
	کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
شاو اب و بزرگ گلشنِ جنتِ طوسی سے ہو غیجوں کی منہیو نہیں بیساختہ لوسی سے	ہر پھول پہل کی شوخ یہ رنگت اوسی سے باغِ جہان کی رونق و زینت اوسی سے	

	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
کھمکنی قہقہی بھی اونہیں کے سب سے ہیں گلزار و بڑھی بھی اونہیں کے سب سے ہیں	بلبل کی چھچھے ہیں اونہیں کی سب سے ہیں سنری یہ لہلہی بھی اونہیں کی سب سے ہیں	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
غیفہ ہی قد تنگ لی سے فراغ ہے یاں عند لب عقل کا بھی گل چراغ ہے	کل اونکی رنگ رنگے سبب باغ باغ ہے لالہ کار پچ ہجر سے دل داغ داغ ہے	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
ہر پھول پہل کی ہے رخ احمد کشت بود کیونکر نہ قمریوں کی زبانوں پہ ہو درود	کیون متصل نہ رحمت باری کا ہو درود ہر ایک سرو باغ کی اوس قدسی ہے نمود	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
قدموں پہ پہر عروس چمن کیوں نہ نوشتار طاؤس وقت رقص یہ کہتی ہیں بار بار	ا دلنے غلام ایکا ہے موسم بھار قربان لاکھ جان سی عناد دل میں صد ہزار	
	کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
جب تک زبان میں نطق کا جوہر ہے یا خدا	جب تک دہن میں عقل ہی یاد ربان کا	

ہوئی ایک دم کو کہے نام مصطفیٰ | لب پیرہ آبرو کی رہے شعر ترسدا

کیا شان احمدی کا چمن بن ظہور ہے | ہر گل میں ہر شجر بن محمد کا نور ہے

سراپای نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قلم جس نے قدرت سے پیدا کیا
بنی جسکی خاطر مکان و مکین
بلا ریت ہے جو میں جسد خدا
دلیل اونکی سردار مہوئی کی تھے
بنا گوش تک تھے وہ کیسوئی پاک
اونہیں کی تو قرآن تو صیف ہے
عیان تھا جبین سے بھلا خدا
کہ نازک کہیں پھول سے تھی سوا
وہ حسن رسول بشیر و نذیر
اور اوج چشم حق بین دوری حق لال
سیاہی تھی بس کھل کا زاغ کے
یہاں نہ اوڑھتے تھے ہر گر نگہ
کہ لیجائی عاشق سے صبر و شکیب
نہ تھا یا مہر خواست خدا

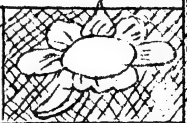
سیر نامہ لازم ہے حسد خدا
لکھوں پہ سراپائی سلطان دین
یہ ہے حلیہ سرور انبیا
بزرگی سر شاہ کو نین کی
سیہ اوپر چھین تھے موئی پاک
اونہیں کی تو والیس تعریف ہے
رخ شاہ تہا رشک شمس الفتح
عذارِ مہار کی کایہ رنگ تھا
صباح ت ملاحت میں تھا ملی نظیر
تھی ایروئی پیوستہ رشک ہلال
کہی سرمہ دینی کی حاجت نہ تھی
کیلا تھا ہر ایک موئے مرثہ
وہ بینی بلند ہی میں تھے دل فریب
لکھوں وصف اونکی دھن کا مین کیسا

تو ان مان فی گما اسی سب جہان
 تبسم وہ تہا رشک صبح بہار
 جسے شک ہو قرآن زین دیکھ لے
 وہ گردن ہتی شفاف آئینہ سان
 کہ دل جس سے مانوس تھا خضر کا
 صفائی میں آئینہ معرفت
 ز صدر بنی تا بسا ف بنی
 مگر دونو شانوں کی ہتی درمیان
 کہ ہر اہل بینش کو مر غوب ہے
 ہر انگشت موزون لطافت کی ساتھ
 روح بین ہتی مثل دریا روان
 کہ شان خدا جس سے ہتی آشکار
 مجھے عشق آل بنی کر نصیب
 چہ را مز و راحت کی چاہت نہیں
 مجھے بخش دینا پے مصطفیٰ

کہوں عشقِ خاطر عاشقان
 ہر اک دانت ہتا گوہر اکبار
 صفت سین دندان کے یسین ہے
 ز سندان وہ تھی سیب باغ جنان
 وہ ریش مطہر تھے نور خدا
 وہ سینہ تہا گنجینہ معرفت
 سید ایک بالوں کے تحریر تھے
 جی نہر رسالت کر پر عیساں
 بہت دست و پا بھی خوش اسلوب تھے
 عالم ہتی قائم سے افزون وہ ہاشم
 وہ پائے مقدس سدا بنی بکان
 ہر اہل وہ ہتا قدرت کردگار
 لکھی حق جناب - حبیب
 مجھے مال و دولت کی الفت نہیں
 یہی آرزو ہے کہ روزِ جہاں



عجب کیا طفیل جناب رسول
 جو اپنی دعا آبرو ہو قبول



اشعار متفرقات



<p>تجربہ سے جس نے کبھی حور کی صورت ہوگی یاد آئی جو ہمیں شر میں اونکی قیامت ہوں وہ عاشق کہ مجھی زمرہ عاشاق میں ہی رو ز فردا پلک و وصل کا طعیرا اقرار</p>	<p>بڑی بلی بگڑ نہ تری کو چہ سے جنت ہوگی دیکھنا اور قیامت میں قیامت ہوگی پیش تسبیح کی مانند امت ہوگی پھر تو ای جان یقین ہی کہ قیامت ہوگی</p>
<p>تازہ ہر روز دل پہ آفت ہے ہکو قرآن سے ہو گیا ثابت نکویہ مال کچھ نہیں کھلتا</p>	<p>یاد قیامت ہے یا قیامت ہے فرط غمت دلیل عشرت ہے دل سے رحمت کو کیوں عداوت ہے</p>
<p>نہیں ہیں داغ میرے تن پہ اونکی چٹوکی وہ سوز ہے سرے تلو اونکی آبلو نہیں بھرا</p>	<p>کئی ہیں عشق نے روشن چراغ کا ٹمٹم چنبھی جو پاؤ نہیں پڑ جائی داغ کا ٹمٹم</p>
<p>ایں درد گر اگویم و دران نہ کہہ پرہم صبر تلخست و لیکن بجز شربتین دارد قاطر بہستہ لغزہ داؤن نہ زیر کیت پارہ خواہ شد ازین مست گر بیانی چند صد جان فدائی آنکہ زبان مد لکش کیست عمر آن بود کہ در غم جانان بسر شود تا مردی و مردی قدمی فاصلہ دارد</p>	<p>کوئی مجھے ہمدرد جہان میں نہیں ملتا ہکو غم کہانی سے بوسہ لب شریں کا ملا ایدل جہان میں دوسوہ ایں و آن نگر کچھ مجھے پر نہیں ٹاہتہ اپنا کیا اوسنی صفا عاشق ہزار جان سے ہیں با وفا یہ ہم بی دل لگائی زیست کا کچھ بھی مرا نہیں میدان محبت میں ہی سب سے ہم آگے</p>

آوازِ سنگان کم سخت رزق گدارا۔

ایضاً

بعد وصلت ہے وہی ہے اضطراب
بڑھ چکے کوچہ گیسوسی کھان حضرت دل
الفت کہان کی ذکرِ نبتان بھی ہی اب گراں
یہ لی سبب نہیں خاموش بزمِ رندان میں
خجر کو پھیر اتونے گلوئی امام پر
یتری تن سے گل کے خوشبو سے پیمان
آبر و لب آئی اوس کا فر کی یاد
ننگہ ویر دیر نے مارا
کیا نیک روی اپنا تو سن عمر
طو سینا سے یا کلیم ہمد
غیر آیلے لیکے نامہ شوق
حشر کی دن بھی خاص بخشش
رُوبرو عین کے سناتے ہو

درِ باقی ہے مَداوا ہو چکا
رستہ بھول گئی خضر طریقت ہو کر
ایسے دلی بین بارِ نجات اُوٹھا کی ہم
لکھائی کا سن زائد صدائی قفل پر
ای شمر تین حرفِ سدا تیری نام پر
لوٹا ہین ہو زری اسی بوباس پر
جب نظر ڈالی گلِ عجباس پر۔
محکو قسمت کی پھیر نے مارا
نقش تک گام کا نہیں ملتا
نقشہ اوس بام کا نہیں ملتا
بہید پیغام کا نہیں ملتا
اذن کیوں عام کا نہیں ملتا
لطف و شنام کا نہیں ملتا

ایضاً

غیر کا خط وہ مجھے یوں تو کہا دیتی ہیں
ہاں بیا بہن زور بہر طور دکھا دیتے ہیں
دل جان لیکے مجھے دیتی ہیں اور کیا الزام
مدا جس سے عبارت ہے مشا دیتی ہیں
دلو لی ادب کی میرے دل کو بیٹھا دیتی ہیں
آپ فرمائی کیا لیتی ہیں کیسا دیتے ہیں

مردم دیدہ تریے دید کے غلام شیوخ غیب کا بہید ہے یا ہے کوئی امر تو ہم منگئے پر ہی مرے جور وہی ہیں اوکی ولولہ دلین نہ وہ ہے نہ وہ دلکا چکر نذرانہ از ہے جان نازہ قربان ہی دل سخن تلخ بھی ہے قند سے بڑھ کر ہمو سننے پر دلکی لگی کو نہیں کسو سے آپ کم گنجائی کو بھی لیتی نہیں سستے مولوں شہنشاہی شہنشاہی چلو گھر حضرت دل کہا ہوا اہر و باند کھینچ لگی جانان کا خیال	خود چشم سی پردی کو اوٹھا دیتی ہیں کچھ وہیں کا بھی رد وہم پس دیتی ہیں نام کچھ لکھ کے سر لوح شاد دیتی ہیں صبر مرحوم کو ہم دل سے دے دیتی ہیں آپا سیر بھی بہ فرماتے ہیں کیا دیتی ہیں تو کھی فخری ہی تری بار مراد دیتی ہیں دل لگی کے تو گجہ کان لگا دیتے ہیں جنس دل ہم رقم جان سے جدا دیتی ہیں اپنی دامن کے تہین کتبہ ہوا دیتی ہیں روز ہم دگو نئی سیر دکھا دیتی ہیں
---	---

ایضاً

کیا تہر ہے کہ تکتو پاس وفا نہو پاس حجاب او گل رعنا ضرور ہے بیتا ہوں خموش میں غلوت میں سطح	تاکید مجھ یہ کہ لب شکو و انہو پردی میں رخنے گر مجھے ڈر ہی صبا نہو مکن نہیں کہ دل میں کو می حوصلہ نہو
---	--

ایضاً

کون شیمان تگمہ کا نہیں ایدل مرض زندگی سے تنگ میں لف و قرہ کی شہین	سیکڑوں کو کرتے ہیں بیمار یہ بیمار و وار خنجر کا ہو یا پیلہ نسی ہمیں ولہار و
--	--

ایضاً

روز ہوتا ہے یہاں پیر ہی طلوع آفتاب	ہے بجا مشرق کہیں گروانہ خشت ارکو
------------------------------------	----------------------------------

شک سے یہ کو زیادہ فائدہ دینا میں ہے | پہول یا اگر سپر نے پہول لا تو ار کہ

ایضاً

رسم اپنی حتیٰ کو کیوں مٹائیں یہہ کچھ کیسکے کمر نہیں ہے
 وفات سے ہم انھیں کیوں مٹائیں یہہ کچھ کیسکے نظم نہیں ہے
 جفا میں مائی نہیں تمہارا وفا میں سبب نہیں ہے
 کہاں نہیں ہے ہمارا چرچا تمہارا شہرہ کدھر نہیں ہے
 ہیں قصور میں جائیں اول تک جو لولن ظاہر گدڑ نہیں ہے
 پیام ہو سچا میں آپ اپنا ہو اگر نامہ بر نہیں ہے
 اشرمیان میں ہو آبرو کیا کہ در دے میں اشر نہیں ہے
 لگاؤ تھا جسکو دل لگے سے وہ دل نہیں وہ جگر نہیں ہے

مہربانی کیجئے یا ظلم مجھ پر کیجئے
 ایسی کچھ گولیاں کہیں نہیں ہم بخچہ کار
 آپکی نزدیک ہو جو بات بہتر کیجئے
 یہ خیال خسام اپنی دل سے بہر کیجئے

ایضاً

لگاؤ ناز چلنے سے ہو گیا ثابت
 یہ غیر ہیں کہ سدا ترے کان بہر تہ ہیں
 سر ہی پیٹ میں ڈرے نہ غیر آجائے
 تمہاری دلکاشت وصل کم ہوا سے غبار
 جی کا فخر خواہی سے رنگ پہو کو نکلا
 کہ پردہ دار قافل ترے جیابھی ہے
 میری زبان سے کہی تو فی کچھ سنا بھی ہے
 کہ پیش دستی قاتل میں ہتھکنڈا ابھی ہے
 یہ ٹکڑا البر کا مان ٹکڑی کچھ گھٹا بھی ہے
 حساسی ماتہ میں قاتل کی خوش بھابھی ہے

ایضاً

انے جانبر ہو کوئی کیسا ممکن	حضرت عشق بن عجب کو لے
ایضاً	
قبر پر کشتہ ابرو کی چٹرائی تری	دم شمشیر سے جو پہول جڑا کرتا ہے
ایضاً	
ہمہ تمہاری قامت موزون تہوتا ہے	احسن ہے سرو بلغ کہ قد کا دراز ہے
محسن بہ نخل نجم الدولہ دبیر الملک حضرت اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم کو	
مہ تولیہ جی ہنہن ہر سے گال اچھا ہے	دانت تارون ہی تنفق سے لب لال چھا ہے
ماہ نو سے کہیں ابرو کا ہلال اچھا ہے	حسن مدگر چہ پہنگام کمال اچھا ہے
اوس سے میرا مہ نور شیدہ جال اچھا ہے	
سنگدل کیسی مین و اللہ بتان گمراہ	ارغین بیر جمی بیر جمی بے خالق کی پناہ
ویکٹے منت بڑی انکے عیاذاً باللہ	بوسہ دیتی نہیں اور دل پہ بے ہر خطہ گلا
جی مین کہتی ہیں کہ مفت آئی تو مال اچھا ہے	
مین ہون مست نئی وحدت نہیں کہتا پروا	محتب دل سنگنی ترے یہ سب کچھ بوجھا
فہین پایندہ خلعت دل و حشی اپنا	اور بازار سے لی آئی اگر ٹوٹ گیا
جام جم سے یہ مرا جام سفال چھا ہے	
مانگنی والو کو جگر سنج کی کیا ملتا ہے	جو کہ تقدیر مین جسکے بے لکھا ملتا ہے
گر قناعت ہو تو گھر بیٹھے خدا ملتا ہے	ملی طلب دین تو مزا اس مین سوا ملتا ہے
ون گدا جب کو نہو غوی سوال اچھا ہے	
بجیر مین تنگی حکر گرچہ مرا رنگ ہے فق	یہ خبر اونکو ہو سطرے کہ اسکو ہے قلق

لکھو وہ آئیں گے یاں پھول لگی چہرہ شوق	اونکے دیکھے سے تو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سار کا حال اچھا ہے	
دیکھو ناپاؤسنی مرے حال پہ ہو کس فیض	شجر شمع سے کیا پائی گل پر وانا فیض
سرو کا قمر پہ بلبل یہ ہو کیا گل کا فیض	دیکھئے پانی ہر شوق بتولسی کیا فیض
اکل برہمن نے کھا ہے کہ یہ سال اچھا ہے	
آؤ بلبل نے کیا چاکل گریبان گل کا	شمع کو سوزش پروانہ سے جلتا ہی پرا
وحشتِ قہر نے لیلیٰ کو دکھا یا صحرا	ہم سخن تیشہ لے فرماؤ کو شیریں سے کیا
جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال چہا	
وہ ہی عاشق ہے جو محشوق سراپا ہو جائے	خود نامی نہو آئینہ اسے کا ہو جائے
دل سی نقش دوئی اوٹھ جائی تو کیا ہو جائے	قطرہ دریا میں جو مل جائی تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہی و جس کا کہ مال اچھا ہے	
آبرو کو کچھ دلدار کے جو ہیں ساکن	اونکو کوئین سے مطلب نہیں اوس کو چہ بن
نامناسب ہے کہ اظہار ہو رازِ باطن	ہمکو معلوم ہے جنت کے حقیقت لیکن
دل کی خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے	
نامہ	
بیون سی جو یکتا مثل جان ہو	خدا یا وہ نمک خوار فلان ہو
دور دولت پہ ہوا قبال حاضر	پریر ویون کا جلم ہر زمان ہو
وہ در ہے مطلع خورشید تابان	جبین پر داغ سجدہ ہر زمان ہو
دور دولت کا وہ پایہ ہو عالی	زمین اونچی ہو نیچا آسمان ہو

سپر غور شید داغ دل خنان ہو
 پیر بیضا صفت منجھڑ کھنان ہو
 تہی دستی عصائی زرفشان ہو
 اگر چاہ زخندان بے نشان ہو
 ابھی داماں محشر دہجیان ہو
 کوئن کیا مہر گر نامہربان ہو
 زمین ہو یا محیط آسمان ہو
 حنائی پاسے ہمدستی کہان ہو
 وہی ہے جان ہو یا جانِ جان ہو
 چمک کر قامتِ دلبر عیان ہو

کوئی دربان اگر تلوار کینچے
 عصائی موسوی و مست تمنا
 بنی گر زرد روئی میرے حاجب
 پتہ یوسف و شوکنا دل میں لگ جائی
 جنون کی تیز دستی گر دکھ وں
 ہوئی ہم خاک در پا مال ہو کر
 ترے توسن کی ہے کاوی کا چکر
 قدمو سے نہیں قسمت میں اپنی
 خداوند جہان خلّا و عا لم
 مجھے کردار پر بھی رکھ دی واعظ



ادب کو آبرو اب طاق پر رکھ
 شامی پاک سے رُطّب اللسان ہو



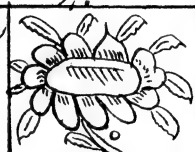
وہ سایہ سر پرست خاکیان ہو
 خدا جانے سر سے جان تم کہان ہو
 مراسر ہو مہارا آستان ہو
 وہ جل جائے جو تھم سے بد گمان ہو
 شب یلدا ہو یا زلغ کمان ہو
 زبان پر نالی ہوں لب پر فغان ہو
 لئی کیون پہر ہی تیر و کمان ہو

وہ پایہ من اہل جہان ہو
 پرستان میں ہو یا ہندوستان میں
 لحد میں بھی متنائیں رہیں گے
 مہارسی نور سے ہے نار پیدا
 تل برو کا تہ گیسو دکھا دو
 نظر آجائی جب نقشہ مہارا
 گناہن تیر بل ہے ابرو وں پر

رگِ جان پر میرے نشترِ روان ہو
ستم ہے یہ کہ نمِ دہرِ کشان ہو
ترجمہ کی نظر دارِ الامان ہو
پڑی طلِ کرم دل نو جوان ہو
پڑی آنکھ کا سایہ حرزِ جان ہو
مرا خطِ اما کی کہ کشان ہو
دعا کا ماتہ دستِ زرفشان ہو

خدا گناہ کا مین ہوں نشاندہ
گر بیان چاک خاک افشان پہرین ہم
دکھائی گردِ دم تیغِ ادایا کا
دکھائی گردِ جومِ یاسِ پمیری
رہوں پیوں کے جگمگات مین ہمیشہ
اگر محنت سے وہ چین بر چین ہوں
دعا کو تری گنجی اوٹرا لکین

رہی سب گزرا جوانی
دو بالاسن تیرا ہر زمانہ



سہرا بقریب شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب
خلف الصدوق جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب

فیروز جنگ سی آیس۔ آسی نائب الہیہ ووائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کوئٹہ

بنگیا ہے شجرِ طور سراسر سہرا
مہرِ لوز ہے رخِ ماہِ منور سہرا
نارِ خورشید کا ہے سہر کی اوپر سہرا
کالی زہرہ بھی خوشی سے ہے فکرت سہرا
دکو ہر شخص کے کرتا ہے سحر سہرا

آج تیری رخ پر نور پہ اگر سہرا
کہ کشان بد ہی تو ہے عقدِ نیا سہرا
میری خوشی کا ہو حسن و چندان کیوسر
شجہت میں ہو زبس دھوم جواس شادی
خُنِ رخ سے تری بانی ہے غیبات اسنی

ہمسرہ کا اسی خورشید سے اب دھوی جا پہول کیونکر نہ بیلا مارے خوشی کے کہل جائیں جب بنی میرا خوب پہنکر پوشاک اسکو کہتے ہیں خوشی کہتی ہیں اسکو شادی	نچ روشن سے ترے ہے یہ نور سہرا سیر کرائی ہیں تو سے آج یہ بندہ سہرا قاف میں پر یان کیوں گائیں بنا کر سہرا گایا جاتا ہے ترا شہر میں گھر گھر سہرا
---	--



نخورداران ہے بلا شک خلفِ فخر الملک
آبرو جسکے لئے لایا ہے کہہ کر سہرا



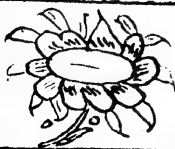
گلشن بہرین جینکے رہیں گل خندان	خوبیاں بتی ہیں سب کا ہوتے سے سہرا
--------------------------------	-----------------------------------

سہرا بقرہ شادی کتھائی صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو

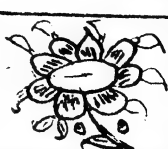
خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر خیریل شکر ظفر

پیکر بند گان حضور پُر نور نور اصاب خیر اور دام افتادہ

آرزو کی رنج روشن یہ جو آیا سہرا جس نام سے اسے ہر شخص شعلہ خورشید چشم خورشید چکا چون زمین کیوں کہ اسدم جو وہیں رات کا ہے چاند تراخ بٹری کیوں نہ بتاں ہوں کیوں نہ طبیعت مثال آبرو یوسف ثانی ہے محمد یونس	ہیکے تقدیر بنا ماہِ دو ہفت سہرا چاند سے رنج پہ ترے ہے جو سہرا رنج پر نور سے کیسے اوٹھایا سہرا آفتابِ فلکِ حسن ہے سر کا سہرا آج سر پر ترے خالق نے دکھایا سہرا کیوں تصدق نہو مانند زلیخا سہرا
---	--



رسم نزوح مروج ہے الھی جب تک
باغِ عشرت رہی سر سبز و مطر سہرا



سہرتہ شادی کتھائی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب الصدق انتھارا لامر فخر الملک

جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحبزادہ فیروز بیگ سی ایس آئی۔ نائب ملکاست و و ایسی نرینہ

فکملہ محنتہ کوسل ابن حضرت نوابزیر الدولہ بہادر جنت آرا مگاہ

وہ روپ ہے ترے اس درنگار سکریر	کہ ہر بھی ہے فدا دوزہ دار سہرے پر
بہار گاتی میں غرمان گلستان کیسا کیا	یہہ کے رخ کی ہے چالے بہار سہرے پر
دل کے عقد ہی کیلے ہیں کہ ہیں یہ دل کیلے	یہ مکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہرے پر
جو پیاری پیاری ہے صورت تو گوارا گوارا	پیارا آئی کیوں بار بار سہرے پر
جو وہ بہار میں ہے وہ یہ ہے خندہ گل	ہی چون رخ یہ فدا دل شارسہرے پر
گلی گیار بعد دل بہار عشرت سے	ہزار جان سے فدا ہے ہزار سہرے پر
جو سے باندہ ہی ہے عبد اللطیف خان	خوشیکو ناز سے ہے انتھارا سہرے پر
رے طاقت عارض زہی جنت حن	خوش الفیبتہ طرفہ بہار سہرے پر

کیا ہی ابر بہاری نے آئید چہر کاؤ
اب اوڑکے آئی گلیوں کنار سہرے پر

سہرتہ شادی کتھائی صاحبزادہ محمد شیع علی خان صاحب شہر خلف

الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالریم خان صاحب شرف مرحوم شاکر دھند

<p>سر پر اوس ہر تھلی کی جو باندھا سہرا ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جو اتر چک تو وہ ہی رشک قمر تری لی زیبا بی مہر تابان ہے سرائے میں کمال ہے جین سوئی سر شب میں تو ہی سرخی رخ نگشت گوری گوری تری عارض میں سیلی انگیز آب و تاب لکھتے تھی خسی تھی بلی شب تری لئے اہم سے بنائی تہ ہے</p>	<p>بگیا نور سے رشک پر بیضا سہرا اور یہی عارض نور سے چمکا سہرا تار خورشید کا طرہ ہو تریا سہرا بنام گیسوی سید نور کا تر کا سہرا نظر ہے بچم سحر نور کا بچا سہرا پیاری پیاری ترے صورت ہے پیارا سہرا لہریں لہیا ہی پڑا صورت دریا سہرا روزنی نور سحر لیکے بنایا سہرا</p>
--	---



جشن شادی یہ مبارک ہو سچے شیر علی
 اکبر ولی تری خاطر یہ بنایا سہرا



سہرہ بقر شب ہی کئی لائی صاحبزادہ محمد الیاس صاحب خاں صاحبزادہ حافظ محمد احق

خالص بہادر ابن مہینا لدولہ وزیر الملک لواب محمد علی خاں صاحبزادہ

<p>ایک جوت میری نوشہ گھنچ پر سہرا رشک خورشید تاروئی منور ہے مینی ہون بہار رخ نوشہ پہ کہ سہرہ پشمار کیوں چکا جوندہ نو چشم قاشا مئی کو بڑی تو حسن میں ہے اہل جہاں کو نوشہ اگیا اور ہی جو بن جوی رخ پر سیر طے</p>	<p>بگیا مطلع الوار سہرا سہرا پر تو رخ سے کیوں ہو میرا نور سہرا اوس سے یہ بڑی ہے اور اس سے بڑی کر سہرا کہ چمک میں نہیں کچھ برق سے کتر سہرا جسکے سہرے تھکے کیوں ہو ترا بہتر سہرا ہی گر آئینہ حسن کا جو ہر سہرا</p>
---	---

<p>سورہ نور پڑھو دیکھ لے اوز سہرا کہ بلائیں ترے لیتا ہے یہ جبکہ سہرا سایہ عمر خضر کا ہو عرسے سر سہرا</p>	<p>نظر بکی حفاظت کی لٹی لازم ہے کیئے کس طرح سے آویزش جیبا اسکو چمن بہرین بر سبز ہے تو الیاس</p>	
	<p>ہو مبارک تجھے یہ شادی نوشہ اکبر و ترے لئے لایا ہے لکڑ سہرا</p>	
<p>سہرا بقر شبادی ختم کلام ربانی بر خور دار نور الالبصار سعادت مثیلہ</p>		
<p>محمد اشرف علی عرف سید جان فرزند مصنف</p>		
<p>منع نوشاہ سے جوت کہ سر کا سہرا کالی ہی جائی میری رشک فقر کا سہرا طرہ ادرا د سپہ ہوا ناریہ نظر کا سہرا سر پہ پوشہ کے جو کیا گل تر کا سہرا حق کرے تجھ پہ مبارک تری سر کا سہرا سر رہے ترے بنے فتح و ظفر کا سہرا</p>	<p>صاف گر جائی کا خوشید کے سر کا سہرا کہد و مان سے اگر گوند تہی ہے سہر کیو اہل محفل کی نگاہیں جو پیرین سہری پر فرط شادی سے یہ پہولا کہ ہوا رشک چمن شادی ہر روز مبارک ہو تجھی سید جان ترے مان باب کا نہنڈا ہو کلیہ و شاد</p>	
	<p>اپنی بیگانی کہیں اسکو نہ کیوں منکر اکبر و خوب کھا لخت جگر کا سہرا</p>	
<p>سہرا بقر شبادی کئی ائی خاتصا محمد عبدالعقاد خان خلیفہ محمد آغا صاحب لہور</p>		
<p>ہو مبارک یہ سدا بار خدایا سہرا دہوم محفل جن بھی دیکھو وہ آیا سہرا</p>	<p>واہ کیلنچہ ہی نوشہ کی شہا نا سہرا سبہ گہڑی دیکھ لے سہر کیو جلا کے مان</p>	

کس گل اندام نے یار بجے کو نہ سہرا نظر آئی لگا آنکھوں میں مسنہرا ایسے اکیلے کو تیرا ہے چیلہ سہرا اپنی چہرہ سے جروز شہ نے ادھنیا سہرا ایک عالم سے سزا ہے تو کھا سہرا سر پرنت نرت ہو ترے غل ہکا سہرا	آئی پہولوں سے ہے برباس جو بیٹے بنیے چننے رنگ کا جب عکس پٹا نوش کے پہول سب رنگ کی تو گوند ہنا اسپین مالن نظر آنے لگا غور شید کا جلوہ سب کو مکتلی کیوں بند ہے دیکھنے والو کی ہلا شادی تم تم ہو مبارک تجھے عبدالقادر
--	--



آبرو کیوں دل عالم کو نہ مستغیر کری
نقش حب کا بخدا کہتا ہے نقش سہرا



قطعہ

اب ایسے ہو گئی یارن کچھ تیل ہے نہیں
گویا کہ ان تو نین اب تیل ہے نہیں ہے

وہ خالہ لائے رخ سے دل چین کر ہمارا
کجا برمل مثل ہے اسی آبرو یہ بیشک

اگر با عی

فاخر کوئے یارن ہے با حساب ابجو
ہر کس بخیال خویش خطے وارد

کوئی تو نجوم پر ہے نازان جید
کرتال کوئے ہے کوئے جنت

قطعہ تاریخ ترتیب مشنوی فطامید محمد حنین صلیب سمل

غیر آبادی مکیل سرکار ٹونک حاضر باش محکمہ رزیدنسٹی راجستان

اچھے مضمون ہیں اور زبان اچھی
ہی یہ کلمہ و بھار بلغ و ملی

واہ کیا مشنوی ہے ہوش نرہ
تک تاریخ آبرو گر ہے

احمد لکھنوی دیوان بلاغت عنوان بحر مال مسمی بہ خیابان خیال تفتیش شعر فصاحت
بیان ششہ زبانی زبان نام علی سرگشتی حکیم سید محمد امجد علی آبرو خلف الصدق
زبدۃ الفضلا قدوق احکما حکیم محمد اور علی صاحب مصطفی آبادی
دستخط ملی ربط بدعو ان پیکار زبانی حافظ محمد عزیز الرحمن خان انتظام پیریا
قطعہ تاریخ آغاز طبع دیوان من نتائج اخبار گھر بار شاعر مستند جناب
نواب محمد سلیمان خان صاحب لکھنوی لکھنؤ عبدالقوی

دار اسد اذواق صاحب

مطبع کلام آبرو شد

گفتیم حجاب و غرائب

تاریخ چین طلسم آن

قطعہ تاریخ اختتام طبع دیوان از حضرت اسد لکھنوی

ہمہ پاک صاف زمیہ بنظر گرفتہ زبانی
بی سال طبع اسد گو شد آبرو سخن آبرو

شد طبع بسکہ درین زمان جو کلام شعر خوش بینا
پہ فصاحتی پہ بلاغتی پہ مذاق شعر و چندشی

قطعہ تاریخ طبع فراد جناب صاحب فرادہ محمد شیر علی خان صاحب ششہ خلف
الصدق جناب صاحب فرادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف تلمیذ حضرت مصنف

تہی مدتوں سی جسکے ہر اہل سخن کو چاہ
کہدو تم ای شرر سخن جیتال واہ

اوستاد کا وہ طبع ہوا انتخاب
بہسے کہا یہ ناف غیبی لے بہر سال

قطعہ تاریخ طبع فراد سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی شکر گرد شہد حضرت

پہ دیوان اوستاد من طبع شد

بہد شوکت و زینت دلفریب

کہ ہر شعر او ناظر از سختہ دان

دل از دست نبردست و از دل شکیب

بجفت از سر دانش از من سر و شش



بی سال او مطلع علم غیب

۱۳۳۰

<p>ایضا</p> <p>کھی نے بجلت اوسکی تاریخ گھارستان لغت اوسکی تاریخ</p>	<p>چہا استاد کا دیوان جو ناظر دل ہزار گہو کرینے لکھے</p>
<p>ایضاً</p> <p>کہ اہل سخن جکا بہرے میں دم دیر لہا رہا شک باغ ارم عکین ہوئی خود تو شادان ہو جیب دیوان سخن کا پہول تو اساد غلب</p>	<p>چہا حضرت آبرو کا کلام کہا عیسو سے سال ناظر فیون قطعہ تاریخ موزون کردہ محمد ابراہیم خان تخلص مرزا گرد حضرت خند فضل خط سے رمز دیوان ہوا جو طبع لکھہ سیف ظمہ سی سراند کو کا ٹکر</p>
<p>ایضاً</p> <p>فزاہم گشت رمزین بی بہا گنج زجبت کینا رو سہ صد و پنج</p>	<p>کلام آبرو مرغوب دل بہت بی تاریخ دیوان گفت باقف</p>
<p>ایضاً</p> <p>طبع رسا بقطعہ تاریخ گشت مست تاریخ طبع این چمن بینظر بہت قطعہ تاریخ رقمزادہ صاحب و فا۔ برادر زادہ جناب ضبط شاگرد حضرت مصنف</p>	<p>دیوان آبرو جو ہر سال باقف بہ دل زر مرزے سال زندا قطعہ تاریخ رقمزادہ صاحب و فا۔ برادر زادہ جناب ضبط شاگرد حضرت مصنف</p>
<p>دیوان آبرو جو ہر سال باقف بہ دل زر مرزے سال زندا قطعہ تاریخ رقمزادہ صاحب و فا۔ برادر زادہ جناب ضبط شاگرد حضرت مصنف</p>	<p>جب چہا دیوان استاد زمن فرق یدین کا ٹکر لکھدو یہ سال</p>

الفصل

کیا وفا منتخب چہیاد اللہ	جو کہ مجھ سے بلاغت کا
فرق بدین کو دور کر کی کہو	ہی عیان گلستان فصحا کا
قطعہ تاریخ منسلح افکار گہر بار مولوی عبدالحکیم خان صاحب تخلص مخمر	
آبرو آنکہ نام عالی او	سید اصغر علی زبان زد دہر
چون حسن بیج و صحت تام	طبع دیوان شدش بمطبع شہر
سال تاریخ علیوے ہجری	بدو مصرع نمود مجتہد حصر
آبرو بی سخن ہمے بخشہ	سخن آبرو می زندہ عصر
سہر ابقریب شادی دیگر حکیم مولوے مشتے	
سید محمد اصغر علی صاحب آبرو طبع زاد	
صاحب زاوہ احمد سہر خان صاحب تخلص	
عاشق خلف اکبر صاحب زاوہ محمد سعید خان سعید	
سیر نوشاہ پر بند با سہرا	جامہ زیبی سے کیا کہلا سہرا
سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی	ہو مبارک تجھے ترا دھرا
پہلا سہرا بند ماہتا اچھی گہری	کہ بند ما آج دو سہرا سہرا
کہہ رہے ہیں یہ سب تماشائی	مُخ نوشہ سے اب او ہٹا سہرا
کہ ہی آپس میں الفت و اخلاص	کرتا جھک جھک کہ ہے دُعا سہرا
آٹا بچہ ہے ایک مدت میں	بیترا سہرا ہے باوفا سہرا
یہ خدا سے دعا ہے عاشق کی	

کہ ہمکنار ہے سدا سہرا		
مبارک باد		
اک نیا دلربا مبارک ہو تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک جب یہ رہے گا مبارک ہو تیرے عاشق دعا مبارک ہو	بیاہ یہ دوسرا مبارک ہو ہم سنیں کہہ رہے ہیں دلہن سے تم بھی استاد سید اصغر علی تھنے دلہن کی کہو لہیے قسمت یار دل شاد ہوں حد و پامال	
رنگ		
ہے شادی شادی اُتار کا رنگ جسے دیکھو تو دیکھو گی گیارنگ تیری شادی میں کچھ اتنا اور رنگ کرو خوشیاں کہ یہ ہے دوسرا رنگ	اُپنی توجہ کیا چھا گیا رنگ کوئے افشان گلانی ہے کوئی یہاں لب معشوق میں بھی اب نہیں ہے مذاق کہتے ہیں نوشہ سے ہم	
	کر پند عاشق مسبا و ستاد یہ کہتی ہیں کہ اچھا تو کہا رنگ	
دہوم شادی کی ہو گئے گھر گھر لکھہ کے لایا کہ خوش ہوں سب ٹپکڑ مجھ میں کچھ مجھے نہ تھا کوئی جو ہر اس میں ہی نا تمام تھا حقیر یہ سہری ہو اگر تو میں ہوں بشر	میںے دو لہا جو سید اصغر علی کوئی سہرا کوئے مبارک باد میں کہ ایک خوشہ میں ادا لے تھا آخر الامر فکر سال ہو گئے جیسے کہہ ہو سکے ابھی کہہ لے	

شعر آخر کا مصرعہ ثانی سن کو گئے پوچھے تو ابھی کہہ دو	سال شادی بتا تا ہے کبیر اہل اخلاص شادی سویر
تقریباً پچیدہ کلک جواہر سلک صلح بکند شہر ملازم سرکار ابد قرار ٹونک	نہیں ناظر حسین صاحب ناظر ساکن سکندر آباد شاگرد رشید حضرت مصنف
مطبوع دل اہل جہان ہے یہ کلام ہر شعر نے پایا کسرا یا موزون	ہین حورو پری اسکے مضامین تمام ہر مصرعہ پر جستہ ہے اسکا کلام
<p>اللہ اللہ یہ دیوال ہے بامرقعہ نقاویر کھنکھاتی ہے شہار آباد ہین یا گوہر دھیلے معاف + ہر غزل عاشق فرازون کے حبسِ حال + ہر بیت شل بیت ابرو و ہمیشا ل + ہر فقرہ چلبلی معشوق سے سوانہ ہر مصرعہ سوز و نیت میں فقر غنا بطرا + جملہ معاملہ بندی کے ہے + اوس عالم کی عینہ تصویر کہندی ہے + جہاں کہیں مضمون عالی کا خیال آیا ہے زمین شکر کو آسمان بتفہم کر دکھایا ہے + طرز بیان کا انداز سب سے جدا روزمرہ صاف ستہرا سجا ہوا الفاظ کی شدت ایک دوسرے کا پہلو دبا لے ہو کر محاورات کی صفائے عذار مصفا کا رنگ ڈھنگ اڑائی ہو کر دلیف و قافیہ عاشق و معشوق کی طرح ہم دست و گریبان پھونچ قبیلہ کے مطلع غزل سے مثل عدم بے نام و نشان + ادا بندی کا انداز نرالا سنجائیت کی بوچھاڑ و کتا بول بالا + پیہر کے گلے کا ڈھنگ ہر جگہ اظہارِ رشک و کائنا پہلو کٹا ہے + حق تو یہ ہے کہ شاعر کا اس کا نام ہے اور مملوئی حضرت ابرو کا کام ہے انکے اوصاف حمید کی چار سو دہوم ہے + ذات مبارک مجمع العلوم ہے نیمہ فیض تحفہ کشاف اسرار خفی و جلی ہے اسم گرامی مولوی منشی سید صغر علی ہے + علم یاسی ہین شانِ اہل</p>	

نظم و نثر میں کھتا ہے جہاں میں تسلیوں کہنے کو جب تک کوٹھا ہے میں اسم یوسف کو
یوسف ثانی کرو لہا جین انکو سب منصف مزاج آہیں مدگو بظاہر نہ انہیں مگر دلیں جاہلین
انکی تعلیم و تعلیم سی اکثر شاعری جو جو کچھ بھی سلیقہ نہ تھا وہ اس پر جو کچھ انکا ہر طفل دبستان
اوستاد و زمان کسج تو یہ سب کہاں سے اور انکی قافیہ و تالیف سی اکثر کھابین اردو فارسی
نظم و نثر مثل - مثلث اور اک - باغ اخبار - خلاصۃ الاخبار فی ذکر انبیاء - معوذات کشمیر
التعوذات - خلاصۃ البیہان ^{۱۲۹۹} فی ذکر الایمان - کار آمد طلبہ - کلید امید - گنجینہ نصیحت
جوہر اکبر و احمد نامہ - انشاء صغیر - وغیرہم مکمل و مرتب ہیں انشاء اللہ العزیز عفرین طبعی
شائقین کی نظر ہر پرورے گذرے شیک اس کلام فصاحت انعام کو مشت نمونہ از خوارے
تصور فرمائیں اور مصنف صاحب کمر شریف اس قطعہ تاریخ سے معلوم ہو سکتی ہو
سے مشوق من حکیم و ہم سید + یافت فرزند مثل ویرجیف + اتقی گفت از پی تاریخ +
کہ بلو آفتاب پرچ شرف + مصنف صاحب مدوح المدح علاوہ جمیع کمالات کے عالی خاندان ہیں
مشریف التنبہ سردار جہاں میں اپنی والد ماجد زبدۃ الحکماء قدوة الفضلا مولانا حکیم سید
محمد انور علی صاحب مرحوم مغفور فن طبابت میں شہور نزدیک و دور تھی بعد خاندان
امیر اللہ ولد بہادر شمشیر جنگ اپنی وطن دارالریاست مصطفی آباد عرف رامپور کے یہاں تشریف
لائے اور معراج خاص حضور روح الصدر تھے اور جناب نواب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ
مرحوم و مغفور نے بشرف او ستادی خود معزز فرمایا اور تاحیات خود روز بروز ترقی کرتے رہا
خیال رکھتا شاگرد و منیر حکیم مولوی عبد العلے صاحب حکیم مولوی عبدالغفار خان صاحب
مرحوم برادر قاضی مولوی عہد الکرم خان صاحب مغفور وغیرہم بڑی نایا گرامی طبیب و مولوی
ریاست ہذا میں ہوجین اور انکی اکثر شاگرد رامپور میں ہی ہیں اور حکیم صاحب موصوف نے

سلسلہ احمدی میں بعد جناب میر الدولہ بہادر اسحاق خان فانی ہو بلکہ ادوانی صفت ذرا بی بی چاہیہ قطع کر کے ملتوی

حکیم کہ انور علی بود نامش

روانش روان مانتی لکھنؤ

تبریز سلسلہ سرسید باقی

مسح الزمانی بخت روان شد

واضح ہو کہ جناب حضرت اکبر کو تہذیب و ادب ان بابت قطع قصیدہ نقابت محسن کتاب فصاحت
سندس ہیاض بلاغت فارسی ہمدار کتبہ دانی شننا در بحر خوش بیکے غالب شاعران سرور فرغت
سبحان شیر بیشہ سخوری گوہر دریا کھنر پروری سلیمان سیرت سلمان طبیعت خاورہ
دان اگر دو صاحب زبان لکھنؤ سر کہ شغرائی پیر خرد جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر آمد
خلف الصدق نواب محمد موسیٰ خان بہادر مرحوم ابن نواب محبت خان بہادر مدظلہ شہباز
جنگ خلف الرشید کرم الدولہ حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک و مملکت
نور اللہ مرقدہ سے ہے اور وہ شاگرد رشید جناب تیسیر الدولہ مدیر المکاتب سید مظفر علی خان
بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم کی ہرین اور جناب منشی صاحب مغفور کہ زانہ حال میں ایک کو پیغمبر سخن کیسا
بلکہ حلاق سخن کہنا روا ہے ملا زانہ جناب غلام احمد مصطفیٰ مہرور سے تہی سائنہ تہذیب صاحب

سلامت رکھی

تقریر طبع تاریخ انکار کا سرسرا بکھشا محمد اسیر سیم خان المتحقق مزاریم تاریخی اصغر
خلف الصدق منشی محمد خان نیو ڈاکٹر دارو عہد سائر امیر گنج شاگرد جناب سید

بعد حمد و ثناء تعزیت سید الانبیاء سرور مہینا احمد عیسیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و سلم خاک پائی شغرائی شاعرانہ خیال محمد اسیر سیم خان رفزورہ مثال تجد مت ناظرین باکین عرض ہوا سے
کہ جو رنگ و ہنگ اس دیوان جا دو میان مینی سحر طلال سہی چیا بان خیال سحر و بے منتخب اکبر
تصنیف بنا افضل الفضلا زیدہ العلماء جو ہر عرض سخت دانی گوہر مرجع محمد اسیر سیم خان حضرت ظل سبحانی

مظہر خفیہ و علی مولوی سید محمد اصف علی صاحب اکبر و کاہے بجا یہ حسن بیان و ترکیب پیش و لطف
مضامین کسی یا با اگرچہ صدا دیوانہ - اور دہلی کے فطرت سے گزری مگر ایسے مضامین کی کمی
نہ ہوتی - مآشا ارشد دیوان کیا ہر وقت محو - چشم بد دور عاشق فرا جو کا کہلو نہ ہے گلگونہ -
مضامین سے ہر غزل کا رنگ و نالکہ آج آج کے رنگ کی گنج پانی ہو اسے سطلاب -

ہر شعر انتخاب غیر بیضامین کا آئینہ بچایا جو کہ ہر ایک سفید انکوش شدہ رو صلا
طرز رنگ ہے آرو کلام کا عجیب رنگ ہی میرا بیان ملا تعلق ہے دیکھنے سے د

ہو احد علی و فارسی زبان کے آئی زبان معاون آرو دین شہر جہان میں گن گنایا - سر سبز
مامہ میں شیکہ ہمام میں شلیش اور اک - باغ اٹھار - ملا حیدر اکبر نے ذکر الاخیار گو چتر کب و تر کہ
ایا ب گنجینہ نصیحت - معونات فی تشریح التوفیات کلید امید - کار کو طلبہ - انشائیہ وغیرہ -
واحد نامہ - خلاصۃ الکلیۃ نامہ فی ذکر ایمان - یہ عجیب و غریب کتاب ہے اس میں کل حال شریعت
دارالاسلام محمد آباد عرف لکھنؤ کا انتخاب ہے حق تو یہ ہے کہ مصنف صاحب نے دریا کو زمین بند کیا
ابتدائی سیرت ہذا سیرت آجکاس کی صورت حال کا آئینہ بنایا ہے علاوہ ان کتب مندرجہ کے اور بھی کتابیں
ایکے تصنیف ہیں اگرچہ اس کم استفادہ کا تقریباً لکھنا گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر بعد ازاں
مصرعہ ہذا - نہان کے ماذان بازی کرو سازندہ مغلہا + مصنف صاحب کا اس شہر پر کیا موش
دور دور شہر لای لہذا یہ خاکسار اس تحریر تقریباً کو کلمہ دعا پر ختم کرتا ہوں حضرت اوستا
صاحب کے حق میں دوائے فیروما فیت فرین انگتا ہی مصرعہ این مازہر دوچاندین

تمت الخیر

۲-۷

۱۶/۳/۱۹۱۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

سربراہ
کتاب خانہ

۱۶/۳/۱۹۱۵
سربراہ

۱۶/۳/۱۹۱۵
سربراہ

